از تصنیفات مولوی عباس علی

بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جاجموی

خلاصۃ الضیغم



علی اعداء ابن مریم در [illegible]

مطبع [illegible] طبع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کی لائق ہی خدای وحید | کوئی نہین جسکا شریک و ندید
حمد کی لائق ہی وہ ربّ قدیر | جسنی مسیحا کو بنایا بشیر
تا خبرِ آمدِ احمد سے تھی | مدحِ محمد کری جب تک رہی
ہون محمد وہ شفیع الامم | جانِ جہان مخزنِ لطف و کرم
احمدِ مرسل شرفِ انس و جان | فخرِ زمان سرورِ پیغمبران
مہ کو دو پارہ کیا انگشت سی | مہرِ نبوت تہی عیان پشت سی

اب جانا چاہیے کہ راقم اس رسالی کا عباس علی بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی
جاجموی کہتا ہی کہ آگی مینی کتاب صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم مذہب نصاری کی
رد مین جمع کی تہی لیکن جو اوسکا حجم بہت تہا اسواسطی مینی یہ مختصر ترتیب دیا جسکو اسی

کسی طرح کا شبہہ نہ تھی وہ اصل کی طرف رجوع کری **فصل** نصاری کہتی ہین کہ توریت و انجیل بھی
قرآن کی مانند تحریف سی مبرا ہین کہتا ہون کہ انجیلین چار ہین اور چارون باہم مختلف ہین
جن سی معلوم ہوتا ہی کہ ضرور تحریف اور تبدیل واقع ہوئی ہی اور توریت کی نسخی
بھی مختلف ہین اور بالفعل اوسکی چار نسخی موجود و مشہور ہین ایک فرانسیسیونکی پاس
ایک بانیونکی پاس ایک نصرانیونکی پاس ایک سامریونکی پاس سو یہ سامریہ نسخہ
اون تینوسی زیادہ ہی اور قرآن تمام مسلمانونکی پاس ایک ہی ہی علاوہ اسکی
ان انجیلون اور توریتونکی ترتیب کتب تواریخ کی موافق ہی کہ اونمین حضرت عیسیٰ
موسیٰ علیہ السلام کا حال بیان ہی کہ وہ فلانی جا گئی اور فلانی سی ایسا کیا اور ایسا کہا اور
احوال کی ضمن مین اونکی اقوال بھی جا بجا ہین یہ نہین معلوم ہوتا کہ ان کتابونکا منشی و
صناع خدا ہی ہماری کتابونمین جو طرز روضۃ الاحباب وغیرہ کی ہی ہی طرز انکی ہی علاوہ
اسکی کتاب پیدایش کی ۳۴ باب مین ہی کہ یعقوب کی بیٹی سی شخام نی زنا کیا
اور ۱۹ مین ہی کہ لوط پیغمبر کی بیٹیان لوط سی ہم بستر ہوئین اور کتاب الحساب کی
۱۴ مین ہی کہ مین باپ دادی کی گناہونکو اونکی لڑکونسی مطالبہ کرتا ہون حالانکہ یہ
عدل کی خلاف ہی اور مناقض اسکی کتاب استثنا کی ۲۴ مین ہی کہ اولاد کی بدلی
باپ دادی مارے نجائین نہ باپ دادونکی بدلی اولاد قتل کیجائی ہر ایک اپنی گناہ کی سبب
مارا جاویگا اور اسی قول کی طرف قرآن مین اشارہ ہی کہ اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ
مُوسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ اور صحیفہ حزقیال ع
کی ۱۸ مین ہی کہ نہ بیٹا باپ کی عوض گرفتار ہوگا نہ باپ بیٹی کی عوض اور پیدایش کی
۶ مین ہی کہ خدا نی فرمایا مین آدمیکو بنا نی سی پچھتاتا ہون حالانکہ وہان ندامت کا دخل

نہین ایسے تو لازم آتا ہی کہ حقتعالی بی خرد ہو کہ مآل کار کا اندیشہ نہین کرتا صاحبو یہ
وہ کلمہ ہی جسسے نصاری بہی احتراز کرتی ہین چنانچہ دلائل واضحہ مین لکھا ہی کہ اگر ہم قائل
ہون کہ خدا نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی آئتین توریت مین نازل کی تہین
بعد ازان اوٹہا لین تو لازم آوی کہ خدا اپنی فعل سی پچتایا نعوذ بہ من سخطہ
پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا نادم ہونا نصاری کی نزدیک بہی غیر ممکن ہی لیکن
یہ اعتراض نصاری کا بیجا ہی کیونکہ مسلمان یہ نہین کہتی کہ خدا نی وہ آئتین اوٹہا لین بلکہ
یہ کہتی ہین کہ یہود و نصاری نی نکال ڈالین اگر کوئی کہی کہ خدا نی کیون نکالنی دین کیا
وہ مفسدونکی ہلاک کرنی پر قادر نہ تہا تو ہم کہین ہم بیشک قادر تہا لیکن باتفاق جزا
اعمال کی قیامت پر موقوف ہی اور جب نصرانیونکی نزدیک خدا کی ندامت کا قائل
ہونا کفر و گناہ ہوا تو اونکو ضرور پڑا کہ توریت کی اس محل مذکور کو محرف کہین اب
انجیل کا حال سنو متی نی ۲۷ باب مین لکھا ہی کہ ارمیا نی خبر دی تہی کہ لوگون
نی اوسکی قیمت مین تیس درم لیی اور کمہار کی کہیت کی قیمت مین دی سو ارمیا کا
نام و نشان صحیفہ ارمیا مین نہین نہ اصل مین نہ ترجمونمین اور پادری اسکی جواب مین
کہتی ہین کہ کاتب کی خطا ہی سو یہ محض جہالت ہی اسواسطی کہ عقل سی بعید ہی کہ لاکہون
آدمی اٹھارہ سو اٹھائیس برس تک کاتب کی غلطی پر اتفاق کرتی چلی آوین باوجودیکہ شرعی
کتابونکی تصحیح مین رات دن غرق رہتی ہون اور انجیل متی اجماعی انجیل ہی اور سب انجیلونسی
عمدہ ہی جب وسکا یہ حال ہوا تو اورونکا کیا اعتبار ہی اسیطرح کاتبونکی غلطی سی
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بہی انجیل و توریت سی نکل گیا ہوگا اور انجیل
یوحنا کی ۲ باب مین ہی کہ عیسی علیہ السلام نی پانی کو معجزہ سی شراب بنادیا اور باقی تینون انجیلونمین یہ ذکر ہی

ہمین پس اگر یوحنا سچا ہی تو اونہون نی کسواسطی ترک کیا ایسی وقتونسی باتین اوٹھ جاتی ہی
عجب کیا کہ ان لوگون نی فرائض اور بعضی اخبار آیندہ چھوڑ دیی ہون دیکھو قرآن نی
کہین ایسا امر نہین کہ بعضی سورے یا بعضی احوال بعضی مصحفونمین ہون اور بعضونمین نہین
اور یوحنا کی ۱۳ باب مین ہی کہ مسیح نی اپنی شاگردونکی پانو دہوئی اور اپنی لنگی سی پونچھی
تینونمین نہین اور متی کی ۱ باب مین ہی کہ یوسف جو مریم کا شوہر تہا یعقوب کا بیٹا تہا
اور یعقوب متان کا اور متان الیعازر کا اور لوقا کی ۳ باب مین ہی کہ مسیح بیٹا یوسف کا
تہا وہ بیٹا ہلی کا وہ بیٹا متات کا وہ بیٹا لاوی کا اور متی کی ۱۶ باب مین ہی کہ مسیح نی فرمایا
کہ اونمین سی جو یہان کہڑی ہین بعضی ہین جو موت کا مزہ جب تک ابن آدم کو اپنی
بادشاہت مین آتا نہ دیکہہ لین نہ چکہینگی لیکن وہ سبکی سب مرگئی اور اٹہارہ سو
برس گذر گئی پر حضرت عیسیٰؑ اپنی سلطنت و بادشاہی مین نہ آئی اور مرقس و لوقا نی
لکہا ہی کہ عیسیٰؑ بعد مرنیکی گیارہونکو دکہائی دیا اور قرنتیہ مین ہی کہ بارہونکو
دکہائی دیا اور مرقس نی لکہا ہی کہ سولی دینی کیوقت لوگ عیسیٰؑ کی پاس شراب
لی گئی تاکہ وہ پئی لیکن اونسی نلی اور تینون نی لکہا ہی کہ سرکا لی گئی اور یوحنا کی ا
باب مین ہی کہ یحیی نی عیسیٰؑ کو اپنی پاس آتی دیکہا اور کہا دیکہو خدا کا برہ جو جہان کی
گناہ اوٹہاتا ہی یہ ہی وہ جسکی حق مین مینی کہا کہ ایک مرد میری پیچہی آتا ہی اور وہ مجہسی
بہتر ہی اور یحیی نی گواہی دی کہ مینی روح کو جیسی کبوتر آسمان سی اوترتی دیکہا اور وہ
اوسپر ٹہہری اور مین اوسی نجانتا تہا پر جسنی مجہی بہیجا کہ پانی سی اصطباغ دون اوسنی
مجہی کہا جسپر تو دیکہی کہ روح اتری اور ٹہہری وہ ہی وہ جو روح قدس سی اصطباغ
دیتا ہی سو مینی دیکہا اور گواہی دی ہی کہ یہ خدا کا بیٹا ہی اور متی کی ۳ باب مین ہی کہ عیسیٰ

اردنکی کناری تیرہ یحیی کی پاس آیا تاکہ اوس سی اصطباغ پاوی ور یحیی نی اوسی منع کیا اور کہا کہ مین تجہہ سی اصطباغ پانیکا محتاج ہون اور تو میری پاس آیا ہی تب عیسیٰ نی جواب میں اوسی کہا کہ اب اجازت دی کیونکہ ہمین یون مناسب ہی کہ تو اب کی سب راستبازی پوری کرین تب اوسنی اوسی اجازت دی اور عیسیٰ جب اصطباغ پا چکا فی الفور پانی سی نکل کر اوپر آیا کہ ناگاہ اوسپر آسمان کی دروازی کہل گئی اور اوسنی خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتی اور اپنی اوپر آتی دیکہا اور دیکہا یک آسمان سی ایک آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہی اور اوسیکی الامین ہی کہ یحیی نی قیدخانہ مین سی اپنی دو شاگرد مسیح کی پاس بہیجکر اوس سی پوچہوایا کہ آیا وہ جو آنی والا تہا تو ہی یا ہم دوسری کی راہ دیکہین اور مرقس نی نہ بروہ کا ذکر کیا ہی نہ یحیی کی دونو شہادتونکا اور نہ اصطباغ سی منع کرنیکا نہ شاگردونکی وساطت سی خبر منگانیکا سو یہانسی تینون انجیلونکا اختلاف ظاہر ہوا کیونکہ یوحنا نی ثابت کیا کہ یحیی نی مسیح کو بیشک پہچان لیا اور متی کی قول آپس مین متناقض ہی کیونکہ اوسکی پہلی قول سی معلوم ہوتا ہی کہ یحیی نی عیسیٰ کو پہچانا اسواسطی کہ اگر نہ پہچانتا تو یہ کیون کہتا مین تیری اصطباغ کا محتاج ہون اور دوسری قول سی صاف ظاہر ہی کہ نہ پہچانا تہا اسواسطی کہ اگر پہچانا ہوتا تو شاگردونکو نہ بہیجتا اور سوا اسکی یوحنا نی آسمانکی دروازی کہل جانیکا ذکر اور آسمانسی آواز آنیکا حال کچہہ نہین لکہا اور متی لکہتا ہی کہ عیسیٰ اصطباغ کی بعد فی الفور پانی سی نکل آیا اور دیکہا یک آسمان سی آواز آئی کہ یہ میرا بیٹا ہی بہلا ای متی سنو تو اگر یہ آواز آئی ہوتی تو یحیی جو وہان موجود تہی ضرور اوس آواز کو سنتی اور سنکر پہچانتی کہ مسیح ابن اللہ یہی ہی اور اگر پہچانتی تو پہر کاہیکو شاگرد بہیجتی اور جب بہیجی تو

معلوم ہوا کہ آواز نہ آئی تھی اور یہان سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پیشتر سے عیسی ع کو کچھ معلوم نتھا بعد
اعطاء نبوت کے آسمان کے دروازے کھلے سب کچھ انہون نے دیکھ لیا اور یہ شان کے نبوت
و رسالت کی تھی نہ الوہیت کی اور یہ بھی نکلتا ہے کہ مسیح پیشتر سے روح اللہ نتھے بعد اطاعت
کے ہوئی اور یوحنا کے ۸ مین ہے کہ مسیح نے فریسیون سے فرمایا کہ میرے بیٹے ہونے پر دو گواہ ہین
مین اور میرا باپ جسنے مجھے بھیجا ہے اور دو مردونکی گواہی تمہاری شرع مین صحیح ہے
یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یحیی ع نے عیسی ع کے بیٹے ہونے پر گواہی دی ہوتی تو وہ ضرور
کہتے کہ میرے دو گواہ ہین ایک خدا ایک یحیی اور اپکو گواہ نہ بناتے اسواسطے کہ وہ مدعی تھے اور
مدعی کی بات دعوی کہلاتی ہے باتفاق اور اپنی گواہی اپنے لیے درست نہین چنانچہ
فریسیون نے بھی یہی کہا تھا اور علاوہ اسکے اس قول مین خدا کو مرد ٹھہرایا ہے اور یہانسے
یہ بھی نکلتا ہے کہ عیسی و خدا دونو ایک چیز نتھے اور متی نے ۲۷ اور مرقس نے ۱۵ مین
لکھا ہے کہ عیسی کے ساتھ دو چور صلیب پر کھینچے گئے سو وہ دونو بھی ویسے ملامت کرتے
تھے اور لوقا نے ۲۳ مین اسبات سے انکار کیا اور کہا ایک نے ملامت کی اور دوسرے
نے تعریف سو عیسی ع نے تعریف کرنیوالے سے کہا کہ آج تو میرے ساتھ فردوس مین ہوگا
پس لوقا نے متی و مرقس کو جھٹلایا اور سوا اسکے یہان سے تو یہ ثابت ہوا کہ عیسی ع
جسدن موئے اوسی دن بہشت مین جا رہے اور نصاری بالاجماع کہتے ہین کہ عیسی ع
مر کر جہنم مین گیا ہماری نجات کیواسطے اور تیسرے دن مردونمین سے اوٹھا اور آسمان پہ
چڑھ کر خدا کی داہنی بیٹھا اور اسکے سوا اور بہت اختلافات ہین کہ بعضے ان مین سے ہمنے
صولۃ الضیغم مین لکھے ہین اور قرآن کو حقتعالی نے آج تک بے محفوظ رکھا کہ وانا لہ لحافظون
وگرنہ یہود و نصاری و فلاسفہ وغیرہم ہمیشہ تغییر و تبدیل کی درپے رہے لیکن حرف مین

ثابت نہ ہوسکا اور بڑا معجزہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو آج تک موجود ہی قرآن
ہی کہ بآواز بلند فرماتا ہی وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة
من مثله یعنی ای عرب کی فصیحو اگر قرآن کی کلام اللہ ہونی مین تمہین شک ہو تو اسکی
دو آیتین نہین بنائی دیتا ہون تم جہتہا باندہ کر خوب سی محنت کرو کی اسکی مانند ایک سورہ کہنی
پر مستعد ہو جب تمسی کچہ نہ بن سکیگا آپہی تمہارا شبہہ دور ہو جاویگا اور جان جاؤگی
کہ یہ کلام خدا کا ہی کیونکہ اگر آدمی کا ہوتا تو تم بہی اسکی مانند کہہ سکتی

فصل

نصاری کہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر کسی نبی نی نہدی اور مسیح کی خبر آدم کی
زمانہ سی ہوتی آئی کہتا ہون کہ اثبات نبوت مین ضرور نہین کہ اگلا پیغمبر خبر دیوی
بلا معجزہ دکہانا ضرور ہوگا دوسرا جواب موسیٰ کی بعد سیکڑون پیغمبر ہوئی
جیسی داؤد و اشعیا و حزقیال و دانیال و صموئیل و ناتان و ارمیا و زکریا وغیرہم
اور توریت مین کسیکی خبر نہین اور عیسیٰ کا نام بہی تصریحاً نہین اسی سبب سی یہود
منکر ہین عیسیٰ کی پس ثابت ہوا کہ پچہلی پیغمبر کی خبر اگلی پیغمبر کی کتاب مین ہونا ضرور نہین
بلکہ جائز ہی کہ ہو اور جائز ہی کہ نہو اسی سبب سی بعضی پیغمبرونکی خبر بعضی کتابونمین ہی
چنانچہ ایلیا کی صراحتاً اور عیسیٰ کی ضمناً و کنایتاً اور بہتون کی نہین محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خبر اگلی کتابونمین تصریحاً و کنایتاً مسطور تہی لیکن محرفون نی صریح نام چہپا ڈالا
اور بعد تحریف کی بہی ابتک سیکڑون اشارتین اور بشارتین باقی ہین مشتی
نمونہ از خروارے بیان کرتا ہون سنو منسوب یہودا کی ۱۴ آیت مین ہی کہ حنوخ یعنی
ادریس نی جو ساتوان بیٹا آدم کا ہی فرمایا کہ خدا آویگا ہزارون فرشتونکی ساتہ تو سب
آدمیون پر حکم کریگا اور منافقونکو زجر و توبیخ کریگا بسبب اعمال نفاق کی اور خطاکارونکو

بسبب اقوال دعنت کی نتھی کہتا ہو مین منصوص علیہ اس قول کا چاہیے کہ تیغ زن قہرمان و موبخ و مہدد ہوا و رحضرت عیسیٰ میں یہ کوئی صفتین نتھین اسواسطے کہ وہ زہاد و فقرا کی لباس مین ظاہر ہوئی او کسی پر زجر و توبیخ نکرتی تھی پس نصاری کہ اس قول کو عیسیٰ ع کی خدا ہونی پر دال سمجھتی ہین صاف غلطی کرتی ہین ہان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مقدس مین یہ صفتین جو مذکور ہوئین موجود تھین اور نبی الملاحم آپ کا خطاب تھا وقد قال ع م انا رسول اللہ بالسیف اور قول وسکا خدا آویگا اس عبارت مین مضاف محذوف ہی یعنی فرستادہ خدا کا یا جلال خدا کا اور حذف کرنا مضاف کا جس جگہہ قرینہ موجود ہو سب زبانون مین شائع و ذائع ہی علی الخصوص خدا کی کلام مین چنانچہ قرآن شریف مین بھی ہے وکاین من قریۃ عتت عن امر ربھا یعنی اھل قریۃ فاتٰھم اللہ یعنی عذابہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول ای من اثر حافر فرس الرسول اور فرشتونسی مراد بدر کی فرشتی ہین اور اگر نصاری اس قول کو عیسیٰ ع کی خدائی پر دلیل لاتی ہین تو چاہیے کہ سلف سی لیکر آج تک جس پیغمبر سی توبیخ و تہدید واقع ہوئی ہو اوسی خدا کہنا شروع کرین کوئی کیون نہو اور استثنا کی ۳۳ مین ہی کہ خدا سینا سی آیا او رسعیر سے طلوع ہوا اور فاران کی پہاڑ سی ونیر چمکا یعنی طور پر موسیٰ ع کی واسطے توراۃ اترا اور سیکڑون پیغمبر اوسکا اتباع کرینگی ور سعیر شام مین ایک پہاڑ ہی اسمین اشارہ ہی کہ عیسیٰ ع پر انجیل اوتریگی اور نئی حکم جاری ہونگی اور فاران مکہ کا پہاڑ ہی یعنی وہان محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی و قرآن نازل ہوگا اور نئی حکم نافذ ہونگی پیدائش کی ۲۱ مین ہی کہ اسمعیل دشت فاران مین رہا کرتا تھا پس یہ خبر صریح ہی ہماری حضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور خدا کی آنی سی مراد یہ ہی کہ اوسکا جلال و جمال ظاہر ہوگا
اور نامہ و پیغام اور نامہ بر و پیغامبر اوسکی ان تین مکانوں میں آونیکی پس مضاف
بسبب ظہور قرینہ کی حذف کیا گیا والا لازم آوی کہ شہر سینا کا پیغمبر اور جبل ساعیر کا
پیغمبر اور کوہ فاران کا پیغمبر تینو خدا ہوں سو سطی کہ ان تینو مکانوں میں پیغمبر یعنی موسی و
عیسی و محمد صلی اللہ علیہم اجمعین ظاہر ہوئی ہیں آپ خدا نہیں ظاہر ہوا اور پیدایش کی
۲۷ امین ہی کہ خدا نی ابراہیم سی فرمایا ولیشمعیل شمعتیخا هنه برختی اتو وهفریتی
اتو وهربیتی اتو بماد ماد شنیم عسر نسیئم یولید ونتتیو لگوی گدول
یعنی میں سمعیل کیواسطی تیری بات سنی ہان میں و نی کت دہ و نکا بہت اور برومند
کرونگا بہت اور افزایش دونگا بہت بوسیلہ ماد ماد کی اور اوس سی بارہ رئیس
و بادشاہ پیدا ہونگی اور میں اوسکی بڑی امت بناؤنگا نصاری کہتی ہیں بارہ بادشاہ سی
بارہ بیٹی اسمعیل کی مقصود ہیں لیکن یہ باطل ہی کیونکہ وہ بادشاہ نہیں ہوئی اور دعوی
ملک و سلطنت کا دعوی نہیں کیا اور حق یہ ہی کہ ماد ماد محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم کا نام ہی اور بارہ رئیس دوازدہ امام ہیں اور اسمعیل ع کی نسل سی زمان سابق
میں کوئی نبی نہوا سو وفای عہد کیواسطی آخری زمانی میں حقتعالی نی اسمعیل کی
سیوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی بنایا جسکی امت ایسی بڑہی کہ ستاروں سی افزون
ہوئی پس بحکم وعدہ سابقہ کی بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسمعیل ع کو افزایش
دی اور ظاہر ہی کہ کوئی امت عظیم سوای امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسمعیل ع
سی منسوب نہیں ہوئی اور دلائل وافیہ کا مؤلف لکھتا ہی کہ مسلمان ماد ماد کو محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام جانتی ہیں اسواسطیکہ دونو لفظ ابجد کی حساب سی عدد میں

ہیں لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ بی علیحدہ کلمہ ہے اور حرف جر کا ہے اور ماد بمعنی
نسبت کی ہے اور دوسرا ماد تاکید ہے انہی کہتا ہوں کہ عدد کا موافق ہونا ضرور
نہیں اور بماد ماد ہی سمیت ہم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نہیں کہتے بلکہ صرف
ماد ماد انکا نام ہے چنانچہ روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ میں اور امامیہ اثنا عشریہ
کی کتابوں میں مسطور ہے اور بی حرف جر کا ہے اور لغت عبرانیہ میں جو ماد ماد بمعنی کثیر
یا اشد الکثیر کی ہے سو علمیت کو مضر نہیں اکثر عربیوں اور عجمیوں کا کثیر و ابن کثیر و عظیم
و یزید و ملا مزید و افزود خان و شیخ بڑی نام ہوتا ہے اسیطرح ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی توریت میں ماد ماد کہا اور وجہ ماد ماد کہنے کی یہ ہے کہ وہ
اسمعیل علیہ السلام کی افزایش کی باعث ہوئی اور اگرچہ انکا نام اور بھی لیکن یہ نام اس مقام
میں مناسب تر ہے اور ماد ماد و محمد اگرچہ لفظ و عدد و معنی میں متحد نہیں لیکن تینوں باتوں میں
قریب قریب ہیں میم دال اسمیں ہے سو میم دال اسمیں اور اسکی عدد نوے ہیں تو اسکی
بانوے اور اسکی معنی بہت زیادہ ہیں تو اسکی معنی بہا سنہرا اگر دوسرا ماد اسمیں
تاکید کیواسطے ہے تو محمد کا لفظ بھی باب تفعیل سے ہے جسکا خاصہ مبالغہ و تکثیر ہے اور
اگر تفحص کیا جائے تو عربی اور عبری زبان کی اکثر الفاظ میں تقارب پایا جائے جیسے
ادریس و درس و یعقوب و عقب و یوسف و یوسف و نوح و نوحہ و یشمعل و
اسمعیل و سلیمان و سلامت و شمعتیخا و سمعتک و ہنہ و ہا انا و برکتی و ابارک
و شنیم عشر و اثنا عشر و یولید و یولد و تابی و نبی و ایلوہیم و اللہ و عل و علی و یوم
و امر و یدبری و ارض و ارض و غیر ذلک میں اور نہیں کہ اسی قسم سے ماد ماد و
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو اور بالفرض اگر دونوں لفظوں میں کسیطرح کا تقارب نہو

تو بھی نقصان نہیں جسطرح بقول تمہاری ہی نصرانیوں عیسیٰ کا نام عبرانیوں عمنوایل تھا
اوسیطرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ماد ماد تھا اور استثنا کی
مین ہی کہ مین بنی اسرائیل کیواسطی اونکی بہائیونسی تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا او
اپنا کلام اوسکی مونہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوسی فرماؤنگا وہ اونسی کہیگا اور جو
کوئی اوس نبی کا حکم نہ سنیگا قوم سی کاٹ ڈالا جاویگا او مین اوس سی انتقام لونگا
انتہی کہتا ہون مین بیچ اعمال الحواریین کی ۳ مین بہی ہی اور بنی اسرائیل کی بہائیون مین سی
یعنی بنی اسمعیل سی کوئی نبی سوای ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر نہین
ہوا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ کی مانند آدمی تہی اور دونہین کی مانند شرائع
کی صاحب تہی اور دونوکی شرع جبر و انتقام مین موافق ہی اور حضرت عیسیٰ تو خود بہی اسرائیل
سی تہی سی اسرائیل کی بہائیونسی اور نصرانیونکو چاہیی کہ اس خبر کو ہرگز حضرت عیسیٰ
کی خبر بنجانلین کیونکہ موسیٰ نی فرمایا کہ میری مانند پیغمبر قائم ہوگا اور حضرت عیسیٰ نصاری
کی نزدیک پیغمبر نتہی بلکہ ابن اللہ تہی اور موسیٰ کی مانند نتہی بلکہ موسیٰ کی خداوند تہی
اگر کوئی نصرانی انصاف کی آنکھین موند کر کہی کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی تو ہم کہین یون ہی سہی
لیکن عیسیٰ کا پیغمبر ہونا اور موسیٰ کی مانند ہونا ثابت ہوگا سو یہ ہماری مذہب کی موافق
ہی اور نصاری کی مخالف اور قول اوسکا حکم نسنیگا مراد یہ ہی کہ وہ نیا حکم لاویگا
جو توریت مین نہین اس سببسی لوگ اوسکی ماننی مین ہچکچاوینگی سو حقتعالی فرماتا ہی کہ جو
کوئی نیا حکم جانکر اوسکی نہی پر عمل نکریگا کاٹا جائیگا اور اوسسی انتقام لیا جاویگا اور
عیسیٰ نی حکم تو لائی تہی لیکن اونکی شریعت انتقامی جبری نتہی اور بالفرض اگر نبی
موعود اس آیت کی عیسیٰ ہون تو جو نصرانی یہودی ہو جاوی اوسکا قتل واجب ہی اور جو فرقہ

زنا کی بھی اوس پر رجم لازم ہوا اسواسطے حقتعالی فرماتا ہے جو اوس نبی کا حکم نمانیگا سزا
پاویگا حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے یہودی بننے سے اور زنا سے منع کیا ہے لیکن نصرانی یہودے
بھی ہوجاتی ہیں اور زنا بھی کرتی ہیں اور نہ حد اون پہ پہنچتی ہے نہ واجب ہوتی ہے اور
محمدی دین میں جو کوئی بعضی حکموں سے منحرف ہوتا ہے واجب القتل ہو جاتا ہے لیس اس
ہوا کہ یہی موعود اس آیت کی ہے اور استثنا کی ۳۲ میں ہے کہ بنی اسرائیل نے مجھے
اونکے سبب سے جو خدا نہیں غیرت دلائی سو میں بھی اونکی غیر لوگوں سے اونکو غیرت
دلاونگا وہ غیر قوم جو نافہم ہیں یعنی اونہوں نے بت پوج کر مجھے غیرت دلائی سو میں
بھی اونکو محمدی امت سے غیرت دلاؤنگا کیونکہ اونہوں نے میری غیر کو جو نافہم تھا
بزرگ بنایا سو میں بھی اونکی غیر اونکو جو نافہم ہیں بزرگ بناؤنگا اونہوں نے میری لونڈیوں
غلاموں مخلوقوں کو میری برابر ٹھہرایا سو میں بھی لونڈی بچوں کو اونکی برابر بناؤنگا سو ویسا ہی کیا
حقتعالی نے قرآن میں بھی خبر دی ہے کہ یعنی اوّن
هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا اور
پڑھی امی نبی کا ذکر توریت میں لکھا ہے کہ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي
يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ اور غیر قوم یونانی نہیں ہوسکتی کیونکہ
اونکا عقل و شعور مشہور ہے اور تفصیل اس قول کی صولۃ الضیغم میں مسطور ہے اور زبور
۳۷ میں ہے کہ وہ جو خدا کی طالب ہیں اور فقرا سو زمین کی وارث ہونگی اور بدکار کاٹے
ڈالیجائینگی سو یہ دونو امر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقع ہوئے اور الفقر
فخری آپ کا مقولہ تھا اور قرآن شریف میں ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ
الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور ۴۵ میں ہے کہ تو حسن میں بنی آدم سے
کہیں زیادہ ہے تیری ہونٹوں میں نعمت بتائی گئی اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا اے

پہلوان تو جاہ وجلال سی اپنی تلوار حمائل کر کی اپنی ران پر اللہ کا کلمہ حق اور عدالت ساتھ ہو
ہو تیرا دست راست ہیبت ناک کام کریگا تیری تیر تیز ہین امتین تیری تحت فرمان
ہونگی پہل گرینگی پہر فرماتا ہی تیری اجداد کی عوض تجہی لڑکی دی جائینگی کہ تو ساری زمین مین
اونکو امرا کریگا انتہی کہتا ہون مین یہ قول عربی زبور کی ۴۵ مین ہی اور بجای پہلوان کے
جبار کا لفظ اوسمین ہی اور صاف ہی آشکار کہ عیسی ع نہ پہلوان تہی نہ جبار نہ جاہ وجلال
رکہتی تہی نہ تلوار نہ ظاہر ہوا اونسی کوئی ہیبت ناک کار اور عیسی ع تیر بہی نرکہتی تہی اور ہمارے
ہان تیراندازی مسنون ہی کہ اسمعیل ع کی وقت سی چلی آتی ہی اور امتین بہی عیسی ع کی مطیع
نہوئین مگر تہوڑی لوگ اور عیسی ع کوئی جد صحیح نرکہتی تہی رہی اجداد فاسدہ جنکی اعتبار سی
وہ ابن داؤد کہلاتی ہین سو سب بنی اسرائیل تہی کہ سلاطین و انبیا و اقویا ہوتی
چلی آئی اور لڑکی بہی نرکہتی تہی باپ دادونکی عوض میسر ہوتی پس ثابت ہوا کہ یہ خبر
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کہ اونکی اجداد حقیقی سالہای دراز
نبوت وسلطنت سی محروم رہی سو اسکی عوض مین اونکی اولاد کو ولایت وسلطنت ملی اور
امام مہدی ع پر یہ دونو تمام ہونگی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی قوی تہی کہ
رکانہ پہلوان کو آپ نی پٹک دیا اور یہ ایسی حسین تہی کہ جابر بن سمرہ رض نی کہا ہو احسن من القمر ۱۲
اور ۷۲ مین ہی کہ وہ میری بندونمین صداقت سی حکم کریگا محتاجونکو بچاویگا ظالمون (وہ حسین زیادہ ہی چاند سی ۱۲)
کو ٹکڑی کریگا جب تک چاند سورج باقی رہین گی ساری پشتونکی لوگ اوس سی ڈرا
کرینگی وہ باران کی مانند کاٹی ہوئی گہاس پر نازل ہوگا اور بہوئی کی مینہ کی طرح زمین کو
سیراب کریگا اوسکی عصر مین جب تک چاند باقی رہیگا راست باز پہیلین گی اور سلامتی کامل
ہوگی سمندر سی سمندر تک اور نہرون سی انتہائی زمین تک اوسکا حکم ہوگا بیابان کے

باشندی اوسکی تعظیم کرینگی اور اوسکی دشمن خاک چاٹینگی ترسیس اور جزیرونکی
سلاطین تحفہ لاوینگی تمام قبائل اوسکی خدمت کرینگی کیونکہ وہ شکستہ دلونسی نرمی
کریگا اور محتاجونکی جان بچاویگا اوسپر ہمیشہ درود بہیجینگی ہر روز اوسکی مبارکباد
کہینگی ایک مٹھی بہر گیہون ہونگی اوس زمین مین جو پہاڑون کی چوٹیون پر ہی اونکی
پہل درخت لبنان کیطرح جہڑ جہڑائینگی اور شہر کی لوگ سبزہ زار کی مانند پہیلینگی اوسکا
نام مدام باقی رہیگا جب تک آفتاب رہیگا اوسکی نام کا رواج ہوگا لوگ اوسکی
باعث مبارک ہونگی ساری قوم اوسی مبارک کہینگی انتہی کہتا ہون مین یہ خبر ہماری حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی کیونکہ وہ ایسی صادق تہی کہ قبل از نبوت عرب اونکو امین
کہتی تہی اور عیسیٰ نبی بہی اونکو روح الصدق کہا اور قرآن اونکی شان مین فرماتا ہی
الَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ اور تا قیامت لوگ اونہین سی ڈرتی ہین
جنکی شرع تیغ زن ہی اور قاطع ظالمین سوا اونکی کسی نبی کو یہ دین دائم و غلبہ دیا گیا
چارونطرف ہماری ہی سید کا دین پہیلا اعراب اور بدوی اور پہاڑی اونکی تعظیم
کرتی ہین اور اونکا بدخواہ ہوا لا بتر تہی حبش کا نصرانی بادشاہ اوسکی سامنی مسلمان ہوا
ہرقل روم کا مالک اوسکی نبوت کا مقر ہوا عظیم الشان بادشاہونکو اوسکی نامہ
گئی ایران و توران و روم و شام و ہند و سند وغیرہ سب اوسکی اور اوسکی
مطیعون کی ہاتہ فتح ہوئی ساری امتون نی اوسکی خدمت کی اوسپر ہمیشہ صلوۃ کہی جاتی ہی
اوسکی واسطی پانچ وقت دعا کی جاتی ہی ایک مٹھی بہر گیہونکی دانہ تہی عرب کی پہاڑون پر
کہ احد و بوقبیس و عرفات و جبل حرا و جبل ثور و قیقعان وغیرہ ہین سو برشکالی
سبزی کی مانند ہاتہون بڑہی اور کوسون پہیلی اور مکہ کی زمین پہاڑونسی گہری ہی چنانچہ صولۃ الضیغم

مین تفصیل مسطور ہی اور ۹۱ مین ہی کہ وہ جو حق تعالی کی پردہ تلی سکونت کرتا ہی سو اوس قدرت
والی کی ہمایی تلی رہیگا وہ خدا سی کہتا ہی کہ وہ میرا مددگار و مامن ہی میرا خدا جسپر میرا توکل
ہی کیونکہ وہ تجھی صیادونکی پہندی سی اور مہلک وبا سی نجات دیگا وہ تجھی اپنی بال و پر تلی چہپا کر
بیخطر رکہیگا توراتکی ہیبت سی نہ ڈریگا اور نہ اوس تیر سی جو دنکو اڑتا ہی اور نہ اوس
مری سی جو اندہیری مین آتی ہی اور نہ دوپہر کی شیطان سی تیری بائین ہاتہہ ہزار
گر جائینگی اور تیری داہنی دس ہزار اور یہ مصیبت تجھتک نزدیک نہوگی فقط تو اپنی آنکہون سی
دیکہا کریگا اور شریرون کی سزا دیکہیگا کیونکہ تو نی خدا کو اپنا ملجا کیا تجھپر کوئی شر
نہ آویگا اور نہ کوئی آزند و با کیونکہ وہ اپنی فرشتونکو حکم کریگا کہ تیری نگہبانی کرین
وہ تجھی اپنی ہاتہون پر اوٹہا لین کی تا نہو کہ تیری پانو کسی پتہر پر لگین تو شیر و اژدہی کو
لتاڑیگا اور اسلئی کہ اوسنی مجہسی دل لگایا مین اوسی نجات دونگا اور بلند کرونگا کہ اوسنی
میرا نام پہچانا وہ مجہسی دعا مانگیگا اور مین قبول کرونگا مین اوسکی ساتہہ ہونگا مین اوسی
چہڑاونگا اور معزز و ممجد کرونگا انتہی ملخصا کہتا ہون کہ یہ خبر عیسیٰ ع کی نہین ہوسکتی کیونکہ
وہ تو نصرانیونکی نزدیک خدا تہی اور مجد و جلال مین اوسکی مشابہ تہی پہر کاہیکو اوسنی
توکل کرتی اور کاہیکو فتو آتسی بہاک کر اوسکی سایہ تلی چہپتی اور اگر ہم مان لین کہ اونہین کی
خبر ہی تو اونکا بندہ ہونا ثابت ہوجاویگا ولیکن قول اوسکا صیادونکی پہندی سی تا آخر
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تہی کیونکہ عیسیٰ ع بزعم
نصاری کی مقتول ہوئی اور دشمنونکی جال سی نہین نجات نملی اور ہمارے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی اپنی دشمنون پر غلبہ پایا سحر و زہر و تیغ نی اونپر اثر نہ کیا وہ خدا کی سایہ مین
جبتک رہی بیخطر رہی اور اگر ہم تسلیم کرین کہ یہ خبر عیسیٰ ع کی ہی تو ثابت ہوجاویگا کہ یہودنی

اونکی قتل کا ارادہ کیا لیکن وہ مقتول نہوئی خدا نی اونہین ہلاکت سی نجات دی اور وَمَا قَتَلُوهُ
وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِن شُبِّهَ لَهُمْ اور قول اوسکا تورات کی ہیبت سی تا آخر اسکی
موافق حقتعالی نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی معوذتین مین خطاب کیا کیونکہ کافرون
نی آپ پر سحر کیا تہا سو یہ دونو سورے بہیجکر خدا نی اونہین نجات دی اور قول اوسکا
ہزارون گرجائینگی یہ خبر جہاد کی ہی کہ عیسیٰ کرسی ہب سی صادق نہین ہوسکتی
اور قول اوسکا فرشتونکو حکم کریگا اسیکی موافق قرآن مین ہی وَاللهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ اور بتواتر ثابت ہی کہ بدر کی دن ہزارون فرشتی آپ کی ساتھ
ہوکر لڑی اور عیسیٰ کی مدد کو اگر فرشتی اوترتی تو وہ قتل نہونی پاتی اور شیطان
نی عیسیٰ سی کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپ کو پہاڑ پر سی نیچی گرا دی کیونکہ اوسکی
فرشتی تجہی ہاتہون پر اوٹہالین کی تیرا پاؤن پتہر پر نہ لگنی پاویگا لیکن عیسیٰ نگری اور شیر
اور اژدہی سی مراد سرکش وموذی ہین کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی اونہین پامال کیا اور قول اوسکا دعا مانگیگا اسمین اشارہ ہی کہ وہ میرا دست نگر
ومحتاج ہوگا اور بندہ ہوگا سو حضرت عیسیٰ نی دعا مانگی ہی یا نہین مانگی اگر نہین
مانگی تو یہ خبر اونپر صادق نہوگی پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہوگی وہو المطلوب
اور اگر مانگی تو وہ محتاج اور بندہ خدا کی ہونگی وہو المطلوب ولیکن یہ خبر زبور کی
اونپر اسواسطی صادق نہوگی کہ انہون نی جہاد نہین کیا اور انجیل مین ہی کہ
عیسیٰ نی اپنی شب گرفتاری مین نجات کی دعا مانگی تہی لیکن باوجود اسکی تہی مین
کہ وہ مقتول ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ اونکی دعا قبول نہوئی اور قول اوسکا مین
اوسی چہراونگا یہ بہی عیسیٰ پر صادق نہین کیونکہ خدا نی اونہین نہ چہرایا یہان تک کہ قتل ہوئی

اور قول اوسکا مجدد و معزز کرونگا یعنی محمد بناونگا اور ۵۰ ۱۳ مین ہی کہ ای بابل مبارک
بندہ ہی وہ جو تیری سلوک کا جو تونی ہمسی کیا ہے انتقام لیوی اور تیری لڑکونکو پتہر پر پٹک کر کچلی
اور صحیفہ اشعیا کی ۱۳ مین ہی کہ ای بابل سن مینی اپنی بہادرونکو جو میری خداوند ہیں سرور
ہین بلایا ہی پہاڑون مین ایک قوم کی آواز ہی جیسی ایک بڑی لشکر کا شور ہے اونکی متولی
دُنیٰ کی آوازہی وہ ملک دور سی آتی ہین یعنی خدا آتا ہی اور اوسکے قہر کی ہتیار تو ساری
زمین کو ہلاک کری اب تم واویلا کرو کہ خدا کا دن نزدیک ہی وہ قادر کی طرف سے
وبا کی مانند آویگا سو ساری ہاتہہ اوسکے نیچی ہوجاوینگی اور ہر ایک آدمی کا دل گداز ہوجاویگا
اور اونکی چہری شعلی کی طرح ہونگی مین ظالمونکا غرور ڈہاونگا اور ایک مرد کو چوکہی سونی سے
زیادہ گران بہا کرونگا بابل جو مملکتونکی حشمت ہی سدوم و عاموراکی مانند ہوجاویگا جنکو
خدانی الٹ دیا وہ پشت در پشت ویران رہیگا وہان عرب لوگ ہرگز خیمی استادہ نکرینگی
اسکا وقت نزدیک پہونچا ہی اور اشعیا کی ۲۱ مین ہی کہ خواب مین دو سوار نظر آئی ایک گدہی پر
دوسرا اونٹ پر سو ایک اونمین سی کہتا ہی بابل گر گیا گر گیا اور اوسکی تمام بت آتش مین
گئی نبوت ہے ادوم و ساعیر مین نبوت ہی عرب و بنی قیدار مین اور ارمیا کی ۲۷ مین ہی
کہ مینی سب زمین بخت نصر شاہ بابل کو دی سو وہ اور اوسکا بیٹا اور اوسکی بیٹی کا
بیٹا گروہونکو اپنا مطیع بناوینگی اوسوقت تک کہ اوسکی زمین کا عقاب آوی اور
گروہ بیشمار و ملوک بسیار اوس عقاب کی مطیع ہون اور ۵۰ مین ہی کہ صف باندہکے
بابل پر ای کماندارو اور تیر اندازی کرو اوسپر لڑائی کی اور لوٹنی کی بڑی آوازہی کلدانیون
زمین پر خدا کلدانیہ اور بابل پر تلوار رکہیگا اور بابل تا ابد آباد نہوگی امت عظیم آخر زمین سی
آویگی اونکی ہاتہہ مین کمانین اور چہری ہونگی وہ رحم نکرینگی دریا کا سا شور ہوگا وہ فرس کی

سو ایمین فراست کاملہ رکھینگی اور شاہدات کی ۱۳ ۱۸ امین یوحنا کہتا ہی کہ مینی ایک
ملک دیکھا کہ آسمان سی وترا اویکے ساتہہ سلطان عظیم ہی سو زمین اوسکی چہرہ کی
نور سی چمک اوٹھی اور اوینے للکار کر کہا کہ مینی بابل کو جو بڑا شہر تہا ڈہا دیا ہی سو یعنی وہ
وہ بہت ہی خراب ہوگیا تہا سو اب کبہی وسمین چراغ نہ جلیگا اور سطیح کاہن نی نوشیروانکو
خبردی کہ اذا ظہر التلاوۃ وبعث صاحب الہراوۃ وفاض وادی السماوۃ
وغاضت بحیرۃ ساوۃ وخمدت نیران فارس لم تکن بابل للفرس مقاما ولا
الشام لسطیح مناما سو ان ساتون خبرونمین تابل کیا چاہیی دیکہو داؤدؑ نی خبردی کہ
بابل جو عراق کی شہرونمین سی ہی ایکدن ٹوٹیگا سو وہ اشعیاؑ کی وقت تک ٹوٹا سو یعنی
اونہون نی بہی خبردی کہ اوسکی ٹوٹنی کا دن آگیا ہا اور ٹوٹ کر پہر آباد نہوگا اور وہ
حضرت ارمیاؑ کی وقت تک بہی ٹوٹا بلکہ اونہین کے وقت مین شاہ بابل کا بوقیم کو جو
بنی اسرائیل کا بادشاہ تہا پکڑ لیگیا تب وہ نہون نی پکار کر کہا کہ ابہی بابل کی توڑنیوالو
آ رہا لوگو نکو معلوم ہو کہ انبیا کی خبر جہوٹی نہین وہ ضرور ٹوٹیگا لیکن حضرت عیسیٰؑ کا
بہی وقت ہوگذرا اور اسرائیلی نبوت کا انقطاع بہی ہوگیا پر بابل ٹوٹا تب لوگونکو
شبہہ پڑا کہ یہ کیسی خبر تہی تب عیسےٰؑ نی خواب مین یوحنا سی بتایا کہ انبیا کا قول جہوٹا نہوگا
ضرور وہ دن آنیوالا ہی اور یوحنا کی قول پر بہی جب چہہ سو برس کی قریب گذری
تب سطیح کاہن نی نوشیروان کو جو فارس بابل کا بادشاہ تہا خبردی کہ اب
بابل کی ٹوٹنی کی نشانیان ظاہر ہوئی ہین کیونکہ فارس کا آتشکدہ بجہہ گیا اور سماوہ
ندی کہ سوکہی پڑی تہی جاری ہوئی اور ساوہ تالاب سوکہہ گیا اور پیغمبر صاحب
عصا و صاحب تلاوت پیدا ہوا سو وہ مبعوث ہوگا اور تمام فارس مین اونکا عمل ہوگا

اور بابل ٹوٹ جائیگا اور چودہ شخص تیری اولاد سی ابھی اور سلطنت کرینگی سو ستر
پچہتر برس کے عرصے مین اون چودہونکی سلطنت ہوگئی اور ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کی چھٹی برس حضرت عمرؓ نی بابل و سیلوس و ساباط و بیت المقدس
فتح کیا چنانچہ الفیہ و جام جہان نمای ناصریہ وغیرہ تواریخون مین مذکور و مسطور ہی پس
خبر سب انبیا کی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد مین صادق ہوئی
پس مبارک بندی وہی ہین کہ بزم و رزم مین اونپر درود و برکت بھیجی جاتی ہین کہ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور خاص بندی خدا کی بھی وہی ہین کہ
محمد کو عبد اللہ و رسولہ جانتی ہین اور حضرت عیسیٰؑ تو نصاری کی نزدیک بندہ نہین اور ہماری
نزدیک بندہ ہین لیکن اونکی عہد مین بابل ٹوٹا ایسی خبرین اونکی نہونگین اور خدا کی بہادر بھی
ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکی امتونکا اسد اللہ و سیف اللہ
خطاب ہی اور وہی خدا کی مظفر لشکر ہین کہ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ
ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور اونہین کی شان مین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ہی عرب کی
پہاڑونسی اونہین کی جہاد کا ڈنکا بلند ہوا وہ اوس مملکت سی آئی جو بنی اسرائیل کی
ملکونسی یعنی مصر و کنعان و بیت المقدس و دجلہ اردن و بیابان مواب و ناصرہ
وغیرہ سی ظاہراً و باطناً دور ہی ظاہر مین تو اسواسطی کہ حجاز سی اور ان شہرون سی
ہزارون کوس کا فاصلہ ہی اور باطن مین اسواسطی کہ وہ لوگ اجنبی تھی اسرائیل کی
اولاد سی نتھی سب ہاتھ اوس سی نیچی ہوئی وہ سب پر غالب ہوئی اور ہر ایک آدمی کا
دل اونکی عہد مین رعب و ہیبت سی یا خدا کی ذوق و شوق سی گداز ہوا ظالمونکا غرور
ڈہایا گیا وہ بنی زر مغربی سی زیادہ عزیز و گران بہا ہوا بابل کی بتونکو اوسکی اتباع نی توڑا

اور عرب فی و سمین بود و باش تہی منتخب اللغات اور برہان قاطع مین ہی کہ بابل اب
ویران ہی شتر سوار وہی ہین شترونکی افراط اوسیکی ملک مین ہی اور خر سوار عیسیٰ ہین
ساعیر وادوم مین عیسیٰ نبی ہوئی اور عرب و بنی قیدار یعنی بنی اسمعیل کی نبی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی وہ عقاب جسنی فارسیونکی زمین چہینی اور بابل کو فتح
کیا اور بہت بادشاہونکو مطیع بنایا محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور عیسیٰ
پر عقاب کا لفظ صادق نہین کیونکہ وہ شکاری پرندہ ہی کہ اپنی چنگل کے
زور سی کہاتا ہی اور عیسیٰ نی فارس پر عمل بہی نہین پایا اور کماندار اور تیرانداز محمد ہی
لوگ ہین جنکی پیغمبر نی فرمایا ارموا بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیا اور فرمایا من
علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا اور کتاب پیدایش مین بہی ہی کہ اسمعیل تیرانداز تہا
اور صلاح الدین کی فوج تیراندازی ہی کی زور سی لاکہون فرنگیونکو شکست دیتی تہی
اور عربی گہوڑی سب سے مشہور ہین اور جہاد یونکی گہوڑون کی تعریف قرآن
مین مذکور ہے اور ہماری حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس
بہت گہوڑی تہی اور گہوڑی کی برابر آپ کسی چیز کو دوست نرکہتی تہی اور فرماتی
تہی الخیل معقود فی نواصیہا الخیر اور صاحب عصا وہی تہی جنہون نی
عاصیونکو زیر عصا کیا جنکی شان مین زبور و مشاہدات وغیرہ مین مذکور ہی کہ تہنین
عصا لیکر منونکو ہنکاتا جورگڈنگی جنکی شرع مین عصا رکہنا مستحب ہی جنکی عہد مین کہانت
بت وسلم موقوف ہوگئی اگر نصاری کہین کہ شاید بابلکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی اگلی اور کسی پیغمبر نی توڑا ہو پس یہ خبر اوسیکی ہوگی نہین اول تو کسی مورخ نصرانی
یا یہودی یا مسلم نی یہ لکہا نہین کہ بابل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پیشتر کسی نی توڑا دوسرے

یہ ہی کہ اگر بالفرض وہ ٹوٹتا تو پھر بموجب اخبار انبیا کی کبھی آباد ہوتا لیکن وہ یوحنا کی وقت
تک آباد تھا تب تو اوسنی فرمایا کہ یہ ویران ہوا چاہتا ہی اور سطیح کی وقت تک بھی
آباد تھا پس ثابت ہوا کہ اول جسنی بالکل ویران کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
تھی اور اونکی ویران کرنیکی بعد پھر آج تک آباد ہوا پس تمام تعریفیں جو بابلکی توڑنیوالی کی
شان مین لکھی ہین ونپر صادق آئین اور نبوت اونکی ثابت ہوگئی فاشہد ان محمدا عبد
اللہ و رسولہ اور یہان سی حماد کی بھی تعریف اور حضرت عمرؓ کی بھی تعریف نکلتی ہی
اور اگر سوا اس خبر کی اور کوئی خبر اس مختصر مین نہ لکھی جائی تو مضائقہ نہین یہی تنہا کافی
ہی فانصف ولا تعسف اور سلیمانؑ کی تسبیحۃ التسابیح مین ہی کہ چاہی کہ میری بھائی کا
بیٹا اپنی باغ مین وارد ہو اور اوسکی میوہ کھائی اے اورشلیم کی لڑکیو مین تمہین قسم دیکر
کہتا ہون کہ جب میری بھائی کی بیٹی کو پاؤ تا خبر دینا کہ مین اوسکو بہت دوست رکھتا ہون
میری بھائی کا بیٹا سرخ وسفید ہی اوسکے دونو ہاتھ گویا ترسیس کا سونا بھرا ہوا ہی
انتہی کہتا ہون مین حضرت سلیمانؑ نی آپکو اسرائیلی کہا اور اسرائیلیونکی بھائی اسمٰعیلی
ہین جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باپ دادی تھی اور باغ سی مراد ملک سلطنت
ہی اور اورشلیم کی لڑکیان اوسکے باشندی ہین اسمین اشارہ ہی کہ اورشلیم کی لوگ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور اونکی سلطنت کو دیکھینگی اور رنگ ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سرخ وسفید تھا اور ترسیس کی سونی سی مراد یہ ہی کہ فارس
کا ملک و مال اونکی ہاتھ آویگا پس یہ خبر عیسیٰؑ کی نہین اور سلف کی کسی نصرانی نی اسی عیسیٰؑ کی
خبر نہین کہا اور اگر وہ مقصود ہوتی تو سلیمانؑ بہن کا بیٹا کہتی کیونکہ اونکی باپ نہ تھا اور اگر
ابن اللہ کا ذکر آویگا تو سلیمانؑ اخ اللہ ہو جاوینگی اور صحیفہ شعیا کی ۲ مین ہی کہ آخری دنون مین

ایسا ہوگا کہ خداوند کی گھر کا پہاڑ پہاڑونکی چوٹیون پر بنایا جاویگا اور ساری قومین
اوسکی طرف روانہ ہونگی اور کہین گے آؤ ہم خدا کی پہاڑ پر چڑہین اور اوسکی گھر مین
جاوین وہ ہمکو اپنی راہین بتاویگا ہم اوسپر چلین گے کیونکہ شریعت صیہون سے اور خدا کی بات
اورشلیم سے نکلیگی اور وہ امتونکی درمیان عدالت کریگا اور بہت لوگونکو ڈانٹی
گا انتہی سو روانہ ہونی والی قوم حاجی لوگ ہین اور خدا کا پہاڑ عرفات اور اوسکا
گھر کعبہ جو پہاڑونسی گھرا ہوا ہی اور صیہون بیت المقدس کی پہاڑ کو کہتی ہین اور اورشلیم
بیت المقدس کا نام ہی سو فرماتا ہی کہ وہانسی عیسوی شریعت موقوف ہوگی اور
یہ عیسیٰ ع کی خبر نہین ہوسکتی کیونکہ اونہون نی عدالت نہین کی اور کسیکو جزا و سزا
نہین پہنچائی اور کسی کو ڈانٹا نہین اور اسی مین ہی کہ خدا قومونکی لیی دور سی ایک
نشان کھڑا کریگا اور اونہین زمین کے اطراف سی سیٹی بجا کر بلاویگا وی دوڑکر
جلد آوینگی کوئی اونمین نہ تہکیگا نہ پہسلیگا نہ اونگہیگا نہ سوجاییگا نہ کسیکا کمربند واہوگا
نہ کسیکے جوتی کا تسمہ کہل جاییگا اونکی خدنگ تیز ہین اونکی ساری کمانین کشیدہ ہین
اونکی گھوڑونکی سم چقماق کی پتہر کی مانند ہونگی اور اونکا چکر بگولی کی مانند اور شیر کی مانند
گرجیگا اور شکار پکڑیگا انتہی یہ محمدی جہادیون کی تعریف ہی اور اسکے موافق ہی
وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَثَرْنَ بِهِ
نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا اور شیر کی مانند گرجنی والا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین اور اسی مین ہی کہ اس امت کی سی باتین کرو اور جس سی یہ ڈرتی ہین نہ ڈرو صرف
لشکرونکی خداوند سی ڈرو کیونکہ وہی مقدس ہے اور وہی پہاڑی ٹہنگولا پتہری وہ
اسرائیلونکی لیی ہی اور اورشلیم کی لیی پھندا جال اور قریب ہی کہ لوگ ٹہوکر کہاینگی اور

گرینگی اور ٹوٹینگی اور قید کیی جائین گی پس لپیٹ رکہو دستاویزین اور مہر کر کی رکہہ چہوڑو صحیفی جو میری شاگردونکی بیچ ہین اور مین اب انتظار کرونگا اوس مالک کا جو موںہہ چہپاویگا اسرائیلیونسی اور اوسی پر تک لگائی رہونگا انتہی کہتا ہون مین نصاری اسی عیسیٰ کی خبر جانتی ہین اور اونکی الوہیت کی دلیل سمجہتی ہین لیکن بڑی غلطی مین ہین کیونکہ پہلی صفت اسمین یہہ ہی کہ وہ لشکرونکا مالک ہی سو عیسیٰ ملک و لشکر و تیغ و سلطنت کچہہ نرکہتی تہی اور دوسری صفت یہہ ہی کہ وہ پتہر ہی جسمین لوگ ٹہوکر کہائینگی تا آخر سو عیسیٰ ایسی نتہی کیونکہ اونکی شرع مین قتل و حبس کا حکم نتہا بلکہ محض حمایتی تہی جس سی کسی کو نہ صدمہ پہنچا اور نہ کوئی گرا نہ ٹوٹا نہ قید ہوا اور تیسری صفت یہہ ہی کہ وہ اسرائیلیونسی موںہہ چہپاویگا سو عیسیٰ ایسی نتہی بلکہ خاص اسرائیل ہی کیواسطی مبعوث ہوئی تہی اور خود بہی اسرائیلی تہی چنانچہ ذکر اسکا آویگا انشاء اللہ تعالی اور چوتہی صفت یہہ ہی کہ وہ سب شریعتونکا ناسخ ہوگا اور عیسیٰ اگرچہ واقعمین ناسخ تہی لیکن نصاری کو اس سی انکار ہی کہتی ہین کہ وہ شریعتونکی ناسخ نتہی بلکہ مکمل تہی اور انجیل سی دلیل لاتی ہین اور رسالۃ النبوۃ کی مولف نی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اعتراض کیا ہی کہ اگر وہ سچی نبی ہوتی تو اگلی شرعونکی خلاف حکم ندیتی اور ایک ایک مرد کو چار چار جوروان کرنا جائز نرکہتی پس ضرور ہوا کہ نصاری اس حوال کو عیسیٰ کی خبر نجانین بلکہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر سمجہین کیونکہ اشعیا اپنی تابعین سی فرماتی ہین کہ اس مت کی سی یعنی یہود کی سی باتین نکرو اور اونکی طرح فلسطین و روم و مدین وغیرہ کی بادشاہونسی نڈرو اور اونکو مقدس نسمجہو بلکہ چاہیی کہ تمہارا اہتمام تکیہ اعتماد لشکرونکی خداوند پر ہو جو بادشاہ عادل و نبی مقدس ہی

ہی کہ جیسی تہری جیسی عمارون نے متروک و مہجور کیا تہا لیکن حقتعالی نے اوسی کو نکی سرے
پر رکہنا اور خاتم الانبیا بنایا وہ اسرائیلیونکی لیے بنسی ہی کہ اون پر مسلط ہوگا
اور بنسی کیطرح ایک ایک کرکے اون سبکو شکار کرلیگا اور بیت المقدس و شام کی بہی
بہا جاتا ہی کہ یکبارگی اسمین عمل کرلیگا اور لوگ وس تہر سے ٹہوکر کہائینگی یعنی
اوسکی نبوت مین شک کرینگی اور گرینگی اور جب گرینگی چورم چور ہوجاوینگی اور جب
چور ہونگی قید کیے جاینگی کیونکہ بہاگنے کی طاقت نرہینگی پس رفتہ رفتہ حضرت
امام مہدی رضہ کے عہد مین تمام خلق و لشکر کا وہ مالک و مخدوم ہوجاویگا اور سب
اوسکے دین مین آجاوینگی پس اے پیغمبر اپنی دستاویزونکو لپیٹ رکہو اور سب
صحیفے انبیا کی ہمیٹ رکہو کیونکہ جب وہ لشکرونکا مالک ظاہر ہوگا سب منسوخ و متروک
ہوجاوینگی اور انکی کچھ احتیاج نرہیگی اور اسمین اوسی لشکرون کے مالک کا جو بنی اسرائیل
سے روپوش ہوگا انتظار کرونگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور جو نبی اوس سے
پیشتر آنیوالا ہی جیسے زکریا یحیی و عیسی وغیرہ سوا اوسکا مین انتظار نکرونگا کیونکہ وہ
بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا اور مین انکی فعلونسے بیزار ہون پس اوسکا منتظر رہونگا
جو انکی جڑ اکہاڑے اور انکا غرور مٹادے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت
اگرچہ عام ہی لیکن وہ اسرائیلی نہوگا بلکہ اسرائیلیونکی گہرانی سے نبوت چہین
لیگا اور اونکا غرور ڈہاویگا اور ۹ مین ہی ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی
کا نشان اوسکی کاندہی پر ہوگا اوسکے یہ نام ہونگے عجیب و مشیر و مشورہ کا
عظمی کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی کا بادشاہ
اوسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزایش کا کچھ انتہا نہوگا وہ داؤد کی تخت و سلطنت پر

آج سی لیکی ابد تک عدل و انصاف سی نظم و نسق کریگا انہی سو نشان حکومت کا مہر
نبوت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شانہ پر تہی اور بادشاہ مشورت سی
اسواسطی کہا کہ حقتعالی نے ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مشورت کرنیکا
حکم دیا تہا کہ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ اور آلہ قوی سے قوی بالہ مراد
ہی اور اگر نصاری عیسیٰ ع کو خدا کہین تو قوی و مسلط نکہہ سکینگی کیونکہ سلطنت اور غلبہ
اونکو حاصل نہین ہوا اور داؤد ع کی تخت سی مراد یہ ہی کہ وہ داؤد ع کی مانند ہم نبی ع کا
ہم بادشاہ کما قال اَلْمُلْکُ وَالدِّیْنُ تَوْاَمَانِ اور ابد تک ناظم رہیگا یعنی بلا واسطے
بہی اور بواسطہ تابعین کے بہی اور حضرت عیسیٰ ع نی نہ عدالت کی نہ عالم کا نظم و نسق
اور ۲۱ مین ہی کہ مین اوسی بہیجونگا جو ایک ناپاک امت کو اور اون لوگونکو جن پر میرا قہر ہی
سزا دیوی اور مین اوسی حکم نافذ دونگا کہ لوٹ کا مال لیلی اور اونہین اسیر کری اور
کیچڑ کی مانند لتاڑی اور ۲۶ مین ہی کہ دروازہ کہولو تو راست باز آوین وہ جو
خدا پر اعتماد رکہتا ہی وہ جو اونچے اٹہنی والونکو نیچی و تاریگا اور بلند شہر کو پست کریگا
اور پست کرکی خاک مین ملا دیگا ہان صدیقون کی راہ عدل ہی ای خدا تونی اوس
قوم کو کثرت بخشی ای میری قوم دیکہو خدا اپنی مکان سی چلا آتا ہی تو زمین کی باشندونکو
سزا دیوی انتہی یہ خبر عیسیٰ ع کی نہین کیونکہ اگر عیسیٰ ع خدا ہین کہ اپنی مکان سی چلی آئی ہین
تو اونہون نی زمینونکو سزا کیون نہ دی اور بیچ کیون اوٹہایا اور قتل کیون ہوئی بلکہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر ہی اور مراد یہ ہی کہ خدا کا جلال آتا ہی اور قوم صادق
محمدی ہین اور حضرت عیسیٰ ع نی ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو روح الصدق
کہا ہی جنکی امتیونکا لقب صدیق ہوا اور سرگشتونکو ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے نسبت کیا جو اسلام نلائے اونسی جزیہ لیا یا قتل کیا اور یہ امر اگرچہ احمق کو ظلم معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین عدل ہے کما صرح بہ الحکماء فی کتبہم اسیواسطے حضرت اشعیا نے فرمایا کہ صدیقونکی راہ عدل ہے یعنی یہ سمجھو کہ سرکشونکو خاک میں ملانا ظلم ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو خدا نے نہایت کثرت بخشی حقیقی اولاد کو بھی یعنی ہاشمی سیدونکو اور علویونکو اور حکمی اولاد کو بھی یعنی امت کو کہ انا اعطیناک الکوثر یعنی ہمنے تجھے دی بہت سی اولاد و امت کہ انکی کسی پیغمبر کو نہین دی کہ مشرقستی لے مغرب تک آدمیونسے لے جنون تک تیری مطیع و منقاد ہوئی اور ۲۹ مین ہے کہ کچھ ایسی دیر نہوگی کہ لبنان ایک میوہ دار میدان ہو جاویگا اور اوس دن بہری کتاب کی باتین سنین گی اور اندہی اندہیرے مین دیکھین گے اور مسکین و محتاج خوش ہونگی اور بدکار کاٹ ڈالی جائین گی سو بدکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد مین کاٹی گئی اور عیسی نے تو انجیل مین لکھا ہے کہ زانیہ کو بھی تعزیر ندی اور اندہی بہرے عرب کی امی لوگ تھے کہ نیک بات نہ سنتی تھی اور بت پرستی مین ہا کرتی تھی اور ایسی انکھہ نہ کہتی تھی کہ آپ کوئی اگلی کتاب پڑہ کر فی الجملہ ہدایت حاصل کرین اور مسکینون سے مراد ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی اتباع ہین کہ فرماتی تھے اللہم احینی مسکینا والبذاذۃ من الایمان اور حضرت عمر رضی کئی پیوند کا گدڑا پہنتی تھے اور کہتی تھے عجمیون کی طرح تنعم مین نہ پڑو اور حضرت علی کا ابوتراب خطاب تھا اور ۳۲ مین ہے کہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادے عدالتسی حکمرانی کرینگی اور ایک شخص آندہی سے پناہ کی جگہہ کی مانند ہوگا اور ندی کی مانند خشک زمین مین اور سایہ کی مانند ماندگی مین بی لحاظ کا دل معرفت فہم

اور ہندی ... ہوگا ... ہر شخص ... عدالت ... ہوگا ... اونسی پہلی ... سرکشونکو ... حقیقت ... ہوگا

اسی حیرانی ... حکم ... ہونگے ... سرکشی ... مانند ... ہوگی

ہوگا اور الکن کی زبان سی صاف کلام نکلیگا انتہی بادشاہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تھا اسواسطی کہ آپ سلطنت و نبوت کی جامع تہی اور شہزادی دوازدہ امام ہوئی اور
خلفای راشدین اور عیسیٰ ع نی حکمرانی نہین کی اور نہ اولاد رکہتی تہی کہ وہ شہزادی
کہلاتی بلکہ بادشاہی کی لفظ سی اونکو انکار تہا چنانچہ انجیل مین ہی کہ اونہون نی
کہا کہ میری بادشاہی یہان کی نہین اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصیبت
زدونکی پناہ تہی یُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ اور آپ نی دعا کی کہ میری امت قبل قیامت
کی عذاب عام سی ہلاک نہو جسطرح اور انبیا کی عہد مین ہوا اور آپ کی طفیل سی
عرب کی اجڈ معرفت فہم ہوگئی اور بیہودہ لوگونکی زبانسی توحید و تحمید کی باتین
نکلنی لگین اور نمبر ۱۳ اور ۱۵ مین ہی کہ خدا نی اونکی لیی قرعہ ڈالا ہی اور رسی ڈالکی
اونہین حصہ بانٹ دیا ہی سو وی ابد تک پشت در پشت اوسکی مالک ہونگی
اور اس مکان اونکی لیی شادمان ہونگی زمین افراط سی شگوفہ لاویگی لبنان کی
شوکت اوسی دیجائیگی دیکہو ہمارا خدا نذر اور جزا ساتہہ لیی آتا ہی اوسوقت اندہونکی
انکہین کہلینگی اور بہرون کی کان سنینگی پیاسی مین پانی کی چشمی ہونگی
وہان ایک شاہراہ ہوگی اوسکا نام پاکی کی راہ ہوگا بیوقوف بہی اوسمین گمراہ
نہونگی وہان شیر نہوگا اور کوئی درندہ اوسمین جا نسکیگا انتہی کہتا ہون مدت
تک بنی اسرائیل مین نبوت رہی اور بنی اسمعیل متاع نابرسان کیطرح پڑی رہی لیکن
حقتعالی نی عدل کی راہ سی رسّی ڈالکر برابر برابر بی کم و کاست حصہ بانٹ دیا کہ
آخری زمانی کی نبوت و ولایت و ہدایت اونکو عطا کی سو وی پشت در پشت اس
حصہ کی مالک ہین کی جسطرح سا تہا سال بنی اسرائیل مالک ہی اور عیسیٰ ع کی نہین

کیونکہ وہ تثلیث نصاری کی بعد ابن اللہ تھی اونکا ساجھی اور حصہ بٹانیوالا کون تھا اور
سوا ... کی وہ آپ ہی اسرائیل سی تھی جسطرح اور انبیا پہر حصہ باٹنی کی کیا معنی قول اسکا
خدا ہی جزا و سزا یعنی ایسی شریعت آویگی جو رحم و قہر کی جامع ہوگی بدکارون پر عقوبت
ہوگی اور نیکون پر رحمت ایسی عدل شرع کہ شیر اور بکری ایک گہاٹ پانی پیی اور کعبہ کے
حرم مین کوئی درندہ جا نہین سکتا چنانچہ مفسرین نی اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز
نی تصریح لکھا ہی اور تجربہ شاہد ہی اور امام مہدی رض کی عہد مین زمین خوب تازہ و سرسبز
ہوگی اور درندی اپنی درندگی چھوڑ دینگی کذا فی حدیث القیامۃ [25] اور ۴۲ مین ہی مین نئی
باتین بتاتا ہون صحرا و دشت اور صحرای کا نوا اور یہ جو قیدار مین ہی باواز بلند خدا کی ثنا خوان
ہون خدا ایک بہادر کی مانند نکل کہڑا ہوگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا
وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا مین ازلسی چپ رہا اور اپ کو روکی گیا پر اب مین زور زور
سی ٹہنڈی سانس لونگا پہاڑونکو اجاڑ دونگا اور اندہونکو اون رستی سی لی چلونگا
جس سی وہ اگاہ نہین مین اندہیرینکو روشن کرونگا اور ٹیڑہی چیزونکو سیدہا انتہی قیدار
اسمعیل کی بیٹی کا نام ہی اور ظہور خدا جلال کی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد مین
واقع ہوا اور اندہی بنی اسرائیل و اسمعیل کے گمراہ لوگ تہی سو اونکو شرع محمدی پر چلنیکا
حکم ہوا جس سی وہ اگاہ نتہی حاصل یہ ہی کہ جب خلق نی بہت سر اوٹہایا اور شرع سی
بالکل منحرف ہوئی یعنی محمدی شریعت اونکی واسطی معین کی تو جنگ و جدل سی ماری
جائین اور زبردستی راہ راست پر لائی جائین [26] اور ۴۶ مین ہی کہ مین اگلی وقتون کی
باتین جو ابتک پوری نہین ہوئی بتاتا ہون مین ایک عقاب کو یعنی وس شخص کو جو
ایک بعید ملک سی اگر میری مصلحت کو پورا کریگا بلاؤنگا انتہی عقاب کا لفظ عیسی

گی والی نہین اور بعید ملک مکہ ہی ور عیسیٰ تو اورشلیم سی ہوئی جہان اشعیا اور اونکی امتی تہی
اور مصلحت خدا تعالی کی یہ تہی کہ رحم و قہر دونو یکبارہ ظہور کرین اور ۴۹ مین ہی خدا نی مجہکو
سی بلایا مین ہنوز اپنی ماکی پیٹ مین تہا اور اوسنے میرا نام ذکر کیا اور میری دہن کو تیغ تیز کی
مانند کیا اور اپنی ہاتہہ کی سایہ تلی مجہی چہپایا اور مجہی خدنگ درخشان بنایا اور اپنی ترکش
مین مجہی پنہان کیا اور کہا تو میرا بندہ ہی مین تیری سبب محمود ہونگا انتہی اور بعضی نسخون مین ہی
مین خدا کی نزدیک محمد ہوا کہتا ہون مین اس جگہہ اشعیا محمد کیطرف سے لوگون سی خطاب کرتی ہین
اور دور سے بلانیکی یہ معنی ہین کہ وہ اسرائیلیونسی جیسا معہود ہی مبعوث نہوگا اور شکم سے
ولادت مذکور ہونیکی یہ معنی کہ اوسکے خبر اگلی صحیفون مین ہوگی اور زبان اوسکی نہایت
فصیح ہوگی امر و نہی مین کند نہوگی فاسقونکو اوس سے سوا کٹ جانیکی کچہہ نصیب نہوگا او
وہ خدا کا حمایت کردہ ہوگا خلق اوسکو اور پیغمبرونکی مانند قتل نکرسکیگی جیسی زکریا و
اشعیا مقتول ہوئی باتفاق و عیسیٰ بزعم نصاری وہ تیر مصقول ہی جسکا جہاد کہلی کہلا
عالم پر واقع ہوا اور وہ خدا کی سلاح خانہ مین محفوظ رہیگا شریر اوسی توڑ نسکینگی اور محمد
و محمود و حامد و احمد سب ہماری حضرت کی نام ہین اور ۵۲ مین ہی ای صیہون اورشلیم
شاد ہو کیونکہ آگی کوئی نامختون و ناپاک تجہہ مین نہ داخل ہوگا اور میرا خادم دانائی سی کامیاب
ہوگا وہ بالا و ستودہ ہوگا وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور بادشاہ اسکی آگی اپنا منہہ
بند کرینگی انتہی ملخصا اور اسکی موافق قرآن مین ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ
اللّٰہِ اَنْ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا
اِلَّا خَآئِفِیْنَ سو مفسرون نی لکہا ہی کہ نصاری آپ کو منصف جانتی تہی اور یہود کو
ظالم کہ اونہون نی حضرت عیسیٰ سی دشمنی کی اور یہی اونکو مانا سو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ

روم کی نصرانیون نی یہود کی ضد سی بیت المقدس پر دہاوا کیا اور وہان کی باشندون
یہود کو بغیر سوچے اسیر و مقتول کیا اور یہود کی مسجدین اجاڑین سو یہ کیا انصاف ہی کہ ادنی یہود کی
ضد سی خدا کی مسجدین اجاڑین آور فرماتا ہی کہ یہ بہی لائق نہین کہ اوس ملک مین حاکم
رہین آخر اللہ تعالی نی وہ ملک شام مسلمانونکی ہاتہہ لگا یا اور تفسیر حسینی مین ہی کہ
تیطوس رومی بیت المقدس پر چڑہ گیا تہا اور یہود کی احبار کو اوسنی قتل کیا تہا اور
ایک مسجد بیت المقدس کو جمع کی لفظ سی تعظیما ذکر کیا یا ہر قطعہ و موضع اوسکے
مسجد ہی یعنی محل سجدہ اور قول اوسکا ماکان لھم مراد یہ ہی کہ مسلمانونکی ایام ترقی
مین ترسا و نکو مسلمانونکی ترس سے مسجد اقصی مین جانی کی قوت نہوگی کہتا ہو نکہ مین
دونو مصحفونکی وعدہ کی موافق ایسا ہی ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی رحلت سی چہٹی برس شام فتح ہوا اور ابتک اسلامیونکی قبضہ مین ہی اور صلاح الدین
کی عہد مین چند سال وہان نصرانیونکا دخل رہا تہا لیکن امن چین سی رہنی پائے
نہی صلاح الدین اون بڑی دربی جہاد کرتا ہی رہا اور آخر کو اوسنی پانچ لاکہہ فرنگی
مار کر شام کو لی کیا تہا سو حقتعالی نی فرماتا ہی کہ یہ لوگ مسلمانونکو شام کی مسجدونمین
نماز پڑہنی سی کیا منع کرینگی یہ آپ ہی اوسمین نجانی پاوینگی مگر ڈرتی ڈرتی او جب کہ
مکہ فتح نہوا تہا تب عرب کی مشرکین مسلمانونکو کعبہ مین نماز پڑہنی سی منع کرتی تہی
اسواسطی مساجد کا لفظ جمع سی بولا گیا یعنی دونو مقدس جگہونمین اسلام کا عمل ہوگا
اور نامختون اور کفار وہان دخل نپاوینگی اور یہانسی نامختونکی مذمت اور مختونکی تعریف
ثابت ہی ور نصاری باوجود اسکی ختنہ سی انکار رکہتی ہین اور نا انصافی سی مختونکی
مذمت کرتی ہین اور منتہی کلام نصاری کا ایسی نصوص قطعیہ مین تاویل ہی کہتی ہین مختون ہین

دگے ہین جنکی دل نباسی مقطوع نہین ہین باتفاق عاقلون کی نص صریح کا تاویل کرنا
بیجا ہوائی ہی اور سب مذہبو نمین مذموم اور اگر ایسی ایسی کہلی حکمو نمین تاویل روا ہو تو ابراہیم
و یعقوب و داود و اشعیا وغیرہم علیہم السلام کا ہیکو اپنا جیتا جڑ اکہتوا تی اور لوگونکو
اسباب کا حکم دیتی اور تصریح حزقیال کی ہیہ ہی کہ سب فرزند غریب جنسونکی جنکی
دل غیر مختون ہین اور گوشت غیر مختون ہین میری قدسو نمین داخل نہونگی یعنی کہ مقدس
ہین اور شام مقدس ہین اور عبد و خادم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکی
دانائی دوست دشمن پر آفتاب سی ظاہر ہی وہ ہر ایک حکیم اور بہتیری فرنگی جو نبوت
کی قائل نہین کہتی ہین کہ سب جو نبی کہلائی حکیم تہی اور عیسی بہی حکیم تہی لیکن محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اون سب سی دانا تر تہی اونکو تالیف قلوب کی ترکیب خوب معلوم تہی
اور جہاد و مشورت کا امر اونہون نی ایسا سوچ کر نکالا کہ ملک گیری کا تمام کارخانہ
اوسی پر وابستہ ہی پس ثابت ہوا کہ تمام خلق کی نزدیک ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی دانائی اور کمال ثابت ہی اور کیونکر نہو اوسی دانائی کا ایک شمہ تمام اہل
اسلام کو پہنچا ہی جنکی فضل و کمال و عرفان کا ثری سی ثریا تک شہرہ پڑا ہی پس اسقدر
فضل و کمال کا بی محنت حاصل ہوجانا ایک ایسی مردہ امی آدمیکو جسی پڑہنا لکہنا نہ آتا
ہوا اور آغاز عمر سی انجام تک اوسنی جاہلون ہی مین اوقات بسر کی ہو بی شبہہ
خرق عادت تہی اور یہی خرق عادت اوسکے نبوت پر دال ہی اور عیسی تو بزعم نصاری
کی عبد و خادم خدا کی نتہی بلکہ خود مخدوم و معبود تہی قول اوسکا ستودہ یعنی درجہ
و مرتبہ اوسکا علی و عالی ہوگا اور تمام خلق انجام کو اور اکثر آغاز و توسط مین اوسکی
تعریف کرینگی یہان تک کہ جب اوسکا نام خلوت و جلوت مین مذکور ہوگا سننی والی

بیساختہ اوسکی تعریف کرینگی اور اوسپر درود بہیجینگے اسیواسطی خدانی اوسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکہا ہی اور ستودہ و محمد دو نو لفظ مرادف ہین انصاف یہ ہی کہ ... ہین ... بقرآن ثنا گفت ... اور جا ہی یون کہی بصحف سماوست ... اوسکا مونہہ بند کرینگی یعنی روی زمین کی بادشاہونکو ... ہیبت سی اوسکی آگی بلکہ اوسکی ملازمونکی آگی بات کرینگی تاب نہوگی چنانچہ رسول دم عمر رض کی آگی کانپتا تہا اور جی مین کہتا تہا **شعر** ہیبت

حق ست این از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دلق نیست اور اشعیا کی ۵۴ مین ہی اری او بانجہ تو جو جنتی نتہی اب گیت گا کیونکہ خدا فرماتا ہی اپنی مکان کی بیچی سہاگن بیٹی کی بچونسی زیادہ ہین اپنی خیمی کی فضا کو وسیع کر اور اپنی مسکنونکی پردونکو تان اور اپنی میخونکو خوب مضبوط کر اور اپنی طنابین خوب لنبی کر کیونکہ تو دہنی اور بائین شکست دیتی پہریگی اور تیری نسل امتونکی وارث ہوگی اور ویران بستیونکو آباد کریگی تو اپنی جوانی کی ندامت اور رنڈاپی کا ننگ کبہی یاد نکریگی کہ تیرا نجات دینی والا خدا کہتا ہی کہ مینی تجہی ایکدم کی لیی چہوڑ دیا تہا اب تجہہ پر ابدی عنایت کرونگا یہ نوح کی طوفان کا سا معاملہ ہی سو جسطرح تب مینی قسم کہائی تہی کہ زمین پر پہر کبہی ایسا طوفان نہوگا اسیطرح اب مینی قسم کہائی ہی کہ تجہسی پہر کبہی آزردہ نہونگا پہاڑ ہل جائینگی پر میری مہربانیمین جو تجہہ پر ہی فرق نپڑیگا انتہی ملخصا یہ ہاجرہ کو بشارت ہی جو تمام عرب کی ماں ہی یہ لونڈی تہی نکالی ہوئی سبکی نظرونمین حقیر اور سہاگن سی سارہ کیطرف اشارہ ہی جو بی بی تہی سو حقتعالی نی اوس لونڈی پر رحم کیا اور فرمایا کہ تجہہ پر تہوڑی دنونکا عتاب تہا اب خوشی کر تیری اولاد سارہ کی اولاد سی

زیادہ ہوسیے اور تمام ملکون کی مالک ہوئی سو ویسا ہی کہ جب عتاب کی رت
سحر ہوئی اور بنی اسرائیل سے اقبال نے پشت دی اوسکے اولاد سی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی جنہون نی راست وچپ کی بادشاہونکو شکست دی ورمنونکی
وارث ہوئی اسمعیلیون کی اگلی دونکی ذلت وندامت بھول گئی بدی عنایت سے
سرفراز ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دعا کی کہ میری امت عذاب عام سے
ہلاک نہو سو قبول ہوئی اور ۵۵ مین ہی کہ مین مستی بدی عہد باندہونگا اور داؤدی تطیبی
رحمتین میسر کرونگا دیکھو مین ویسی لوگون پر گواہ بناؤنگا اور خلق کا فرمان روا اور خدا ایک
گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلاویگا اور وہ قومین جو تجھے نہین پہچانتین تیری پیچھی دوڑینگی
کیونکہ اوسنی تجھے ستودہ کیا ہی انتہی یہ خطاب محمدی امت سی ہی سو جسطرح خدا نے
داؤد کو دنیا کی بھی بادشاہی دی اور دین کی بھی اسیطرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دنیا مین فرمانروا وحاکم بنایا اور جب تک قیامت قائم نہو گی اونکی حکومت وشوکت
کو نہ بگاڑیگا اور قیامت کی دن بھی اونپر رحمت کریگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سب امتون پر گواہ بناویگا بلکہ اونکی امت کو بھی یہ درجہ ملیگا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہے
وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام خلق کا گواہ عام اسلئے
بناوینگی کہ اونکو اولین وآخرین کا علم عطا کیا تھا اور شرع اونکی متوسط ہی یعنی
سب شرعونکی اصول کی جامع ہی کیونکہ جو شریعت ہی وہ حال سی خالی نہین یا جلالی ہی
یا جمالی سو آپ کی شرع مین دونوا موجود ہین پس جو اسپر عامل ہوگا وہ سب شرعونکا
عالم ہوگا بحسب عقل ومدرکہ اور حضرت عیسیٰ کی یہ خبر نہین ہوسکتی کیونکہ نصاری کی دنیا

روز قیامت کو وہ اپنے تخت پر بیٹھ کر سبکا انصاف کرینگی چنانچہ یوحنا کی کتاب مین لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ گواہی کی رجہ سی وراوس سے بڑا فرق ہی اور وہ گروہ حبسی آیہ انتظار مین نہ پہچانتی تھی یہی اسمعیل ہین کہ اوسوقت مین بسبب ضعف وادبار کی ان پوچھی سی تھی یعنی لوگ وہین جانتی تھی لیکن بیگانہ کیطرح اونکی قدر نکرتی تھی اور پیچھی وڑنی سی مراد یہ ہی کہ دی اگرچہ نئی شرع پاوینگی لیکن تیری نیک خصلتین سب سیکھینگی کیونکہ خدا نی تجھی ستودہ و محمد کیا ہی لیس وہ بہی تیری خو بو سیکھ کر نیک ہونگی اور اونکا سردار بہی تیری وش اختیار کرکی مصطفے و محمد ہوگا اسی معنی مین ہی اولٓئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ اور اس قول مین اشارۃً ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بہی بتا دیا ہی اور یہ بہی کلام کا طریقہ بتانی کا ہوتا ہی کہ اثنای کلام مین مطلوب کا نام لیجاتی ہین جسطرح کہین کہ خربوزہ کی سی بو رکھتا ہی اور اکثر پختگی کی وقت پہوٹ جاتا ہی اور زمین پر چھا جاتا اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خدا کی جلال نی تجھپر طلوع کیا بعد از انکہ تاریکی زمین پر چہا جائیگی خدا تجھپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال جلوہ کریگا عوام و بادشاہ تیری روشنی مین چلینگے سبکے سب جمع ہو کر دور دور سے تیری طرف آوینگے اونٹونکی قطارین اور مدیانی وایفائی سانڈنیان تیری گرد بیشمار ہونگی قیدار کی ساری گلّی اور بناوث کی ساری مینڈہی تیری خدمت کرینگی اور مین اپنی اوسوقت کی گہر کو ستودگی بخشونگا جزیری اور ترسیس کی جہاز ابتدا مین میری راہ تکینگے کہ تیری بیٹونکو سونی روپی سمیت دور سی خدا کی نام کی لیی لاوین کیونکہ اوسنے تجھی ستودہ کیا اجنبیونکی بیٹی تیری دیوارین اوٹھاوینگی اور اونکی بادشاہ تیری خدمتگذاری کرینگے کیونکہ مینی قہر سی تجھی مارا تھا پر آخر رحم کیا سو تیری دروازے نت کھلی رہینگی تا کہ لوگ

عورتون کی فوجین تیری پاس لا کر حاضر کرین جو گروہ و مملکت تیری خدمت نہ کریگی
برباد ہوگی لبنان کا جلال تیری پاس آویگا اور صنوبر و شمشاد و بیقتر اکٹھے
تیری پاس آوینگے تا مین اپنی گذرگاہ کو آراستہ و جلیل کرون
کرنیوالے تیری سامنے آ کر تجھ کو خم کرینگے اور خدا کا شہر اور اسرائیل کی ... وس کا صیہون
تیرا نام رکھینگے وسیلے بدلے کہ تو متروک و مبغوض رہی مین تجھے شرافت دائمی
دونگا اور بہت سی پشتونکا سرور بناؤنگا آگی کو کبھی تیری سرزمین مین ستم کی
صدا نہ سنی جائیگی اور تیری سرحدون مین خرابی و بربادی نہوگی تو اپنی دیوارونکا نام
نجات اور دروازونکا نام ستودگی رکھیگی تیری تمام لوگ صدیق ہونگے اور ابد
تک زمین کی وارث ہونگے میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتھ کا کام تاکہ مین
ستودہ ہون ایک چھوٹی سی ایک ہزار ہونگی ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہونگی
مین خدا اوسکے زمانیمین یہ سب جلد کرونگا انتہی ملخصاً یہ مکہ کیطرف خطاب ہی
اور دلیل روشن دیکھو کہ چھ سو برس وحی کا آنا موقوف رہا اور جہالت کا اندھیرا
عالم مین پھیل گیا تب خدا تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیدا کرکی اپنی نور سے
مکہ کو درخشان کیا وہی نور عوام و خواص کا رہنما ہوا مکہ شہر جامع بنگیا چارون
طرف سے خلق سمٹ کر اوسمین آئی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ساتھ ایمان لائی
اب بھی دور دور ملکونسے ہر قسم کی آدمی ہر سال حج کی واسطے وسمین جمع ہوتی ہین
بھلا یہ رتبہ اوروشلیم کو کہان حاصل اور اونٹونکی افراط مکہ مین اسقدر ہی کہ اور ملکومین
نہین عرب اونہین کا گوشت کھاتی ہین اونہین کا دودہ پیتی ہین اونہین کی بالون سے
قبائین اور نمدی اور قالین وغیرہ بناتی ہین اونپر سوار ہوتی ہین اور بوجہ بھی لادتی ہین

اوی

اسی سبب سے صحاب تجربہ کہہ گئی ہین کہ عرب کا تمام کاروبار اونٹ سی ہی اور ہند کا
[illegible] کا کجر سی اور مدیان ابراہیم کی بیٹی کا نام تہا جو قطورا سی پیدا
ہوا تہا او [illegible] ان کا بیٹا تہا سو ان دونوں نی اپنی نام سی دو شہر آباد کئی اور
بنا دت اسمعیل کی پہلی بیٹی کا نام تہا اور قیدار دوسرا بیٹا یہ سب کتاب پیدایش کے
۲۵ مین ہی سو ان دونوں کی ساری کلی ورمینڈہی یعنی تمام اولاد جا بجا سی مکہ مین
اکٹہی جمع ہوئی اور اوسکے خادم و مجاور بنی اور جو مکان کہ ایسا محمود و متبرک ہو ظاہر
ہی کہ اوسکے خادم بہی محمود ہونگی پس ثابت ہوا کہ اسمعیلیونکو آخر زمانہ مین رتبہ ملیگا
سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد مین ملا کیونکہ آپ سی آگی تو اسمعیلی بیشک متروک
و حقیر تہی اور خدا کی شوکت کا گہر مکہ ہی کہ بیت اللہ کہلاتا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی ولادت سے پیشتر بموجب اخبار انبیای سابقین کی شام و فارس وغیرہ کی لوگ
منتظر تہی کہ کب مکہ جمال احمدی سی روشن ہوا اور ہم اپنا مال و متاع لیکر اوسمین جا بسیں
قول اوسکا ستودہ کیا یعنی لوگ اس سبب سی تیرا انتظار کرینگے کہ خدا نی
تجہی محمد کیا ہی یعنی اکمل دستودہ و محمد تجہمین پیدا ہوگا اور تجہی آباد کریگا اس سبب سے
تو بہی ستودہ و محمد ہوگا گویا تیرا نام بہی ہی تو ملک محمد ہی جسطرح شہر مداین مداین
ابن ابراہیم کی آباد کرنی سی مداین کہلایا اور غالب یہ ہی کہ خطاب محمد صلی
اللہ علیہ کیطرف ہو کیونکہ بستی کی پکارنی سی بستی کی لوگونکا پکارنا منظور ہوتا ہی
چنانچہ اس صحیفہ مین بہی جا بجا ہی کہ ای اورشلیم نافرمان تہوای صیہون تو ایسا کر
ای بیل افسوس ہے وغیرہ ذالک اور مکہ کی سب ساکنون سی افضل وہ ہی جسکی باعث مکہ نی
عظمت و شہرت و ہدایت پائی سو وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین پس خطاب دونین کو

ہوگا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لوگ اس سبب سی تیرا انتظار کرینگی کہ خدا نی تجھی
ستودہ و محمد کیا ہی یہان تک کہ خلق و خالق سب تجھی محمد محمد کہکر پکارتی ہین اور جنہین تسبیح
مراد بنی اسمعیل ہین اسو اسطی کہ اشعیا کی وقت متروک و بیکانہ تھی یا جی سرائیل اسو اسطیکہ
مکہ قدیم سی اسمعیلیونکا مسکن تہا پس اسمعیلی اوسکے آشنا ہوئی اور اسرائیلی
اجنبی اور بلا شک ثابت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی عہد سی آج
تک کروڑون اسرائیلی بہی ایمان لائی ہین اور کعبہ کو مہدی بن منصور وغیرہ خلفای عباسیہ
نی اور اور بادشاہون نی نفیس حیزونسی زینت دی تہی اور واثق باللہ ہر سال مال
فراوان وہان بہیجا کرتا تہا یہان تک کہ اوسکے عہد مین حرمین محترمین مین کوئی سائل
و مفلس نہ رہا تہا اور زبیدہ نی حرم کی راہ مین حوضین اور باولیان بنوائی تہین اور
لاکہون اشرفیان مکہ کی راہ مین خرچ کی تہین اور شاہجہان نی وہان پانچ لاکہہ روپی
بہیجی تہی اور ہارون و عالمگیر و اکبر وغیرہ بہی مال وافر وہان بہیجا کرتی تہی چنانچہ تاریخ
الفی و تاریخ مظفری و جام جہان نمای ناصری مین مسطور ہی اور مکہ ایک شہر ہی لنبا چوڑا کہ پہاڑ قلعہ کی
مانند اوسکے گرداگرد واقع ہین اور باوجود اس حاطہ کی آٹھہ سو سولہ سن ہجری مین سید حسن بن
عجلان نی تین طرف سی اوسمین شہر پناہ کی دیوار بنوا دی ہی اور پہاڑ جو اوس شہر کو گھیری ہین وہ ہین ایک
بو قبیس دوسرا قیقعان قول اوسکا قہر سی مارا تہا یعنی اگلی زمانہ مین تو متروک پڑا رہا تجھہ مین سنہ تکلی
رہین تجھہ پر نبوت کا آفتاب نہ چمکا خدا کی توجہ اور تسلیم کیطرف ہی لیکن آخر خدا نی تجھپر مہر کی
اور اور تسلیم سی تجھی افضل بنایا ہمیشہ تیری دروازی کہلی رہتی ہین شب و روز وہ مرد تیرا
طواف کرتی ہین سو جیسا فرمایا گیا تہا ویسا ہی ہوا بلکہ وہ مکان جو کعبہ سی ایک گونہ مشابہت
رکہتی ہین معظم ہوگئی یعنی مسجدین کہ اونمین پانچون وقت نیکو کی کثرت رہتی ہی خصوصاً رمضان میں

اور مسجدونکی دروازی ہماری شرع مین کبہی بند کرنا نہین وا اگر خوف کی زمان و مکان مین
قول اوسکا عوام کی فوجونکو یعنی غازی لوگ عوام کی فوجونکو تیغ کی ورسی مسلمان کرکر تیری
پاس بہیجتی ہین و رعالم و واعظ خلق کو سمجہا سمجہا کر حج کیواسطی تیری طرف روانہ کرتی ہین
اور عشق و محبت عاشقونکو اور حوائج و مطالب حاجتیونکو خواہی نخواہی تیری طرف گہسیٹ
لاتی ہین جو گروہ تیری خدمت سی موہنہ موڑتی ہین برباد ہوتی ہین چنانچہ ابرہہ یمن کی
حاکم نی چاہا تہا کہ اپنی بڑی بڑی ہاتہونسی کعبہ معظمہ کو ڈہا دیوی سو حقتعالی نی چہوٹی
چہوٹی پرندونسی اوسی ہلاک کروایا چنانچہ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ
الْفِيلِ اور دیکہنی کی لفظ مین اشارہ ہی کہ خبر متواتر کا سننا دیکہنی کی برابر ہی کیونکہ
دونون مین شبہہ نہین ہتا اور یہ حال ایسا تہا کہ لاکہون نی انکہون دیکہا تہا اور وہ
کنکریان جنسی اصحاب فیل ماری گئی تہی صحابیون کی عہد تک موجود تہین اور ربک مین
اشارہ ہی کہ خدا کی پرورش و عنایت جو تیری کامل کرنیمین مصروف تہی اوسی
نی غیبی مدد سی ابرہہ کو ہلاک کیا اور یہ امر تیری ہی واسطی واقع ہوا اور اسی سبب سی
جب تو لشکر لیکر مکہ پر چڑہا تیری پروردگار نی تجہی فتح دی و کسیطرح کی مزاحمت غیب
سی نہوئی اور لبنان ایک پہاڑ ہی شام مین اور شام کا ملک متبرک ہی کیونکہ تمام
اسرائیلی پیغمبرونکا مسکن ہا سو شعیا فرماتی ہین کہ ای مکہ جو عظمت لبنان کو حاصل تہی
تجہکو ملیگی یعنی نبوت شام سی اٹہہ کر تجہہ مین اویگی قول اوسکا صنوبر و شمشاد یعنی مکہ مین
درخت و سبزہ کثرت سی ہوگا سو فی الواقع اوسمین قسم قسم کی نباتات ہین و ہانکی درخت
و سبزہ کو کوئی کاٹتا او کہاڑتا نہین اور درختونکی پتی بہی کوئی توڑتا نہین مگر اذخر و سنا
کو بضرورت دوا اور شاید کہ صنوبر و شمشاد و یقین سی قسم قسم کی آدمی مقصود ہون قول

اوسکا اسرائیل کی قدوس کا صیہون یعنی خدا کا پہاڑ مراد جبل عرفات ہی یعنی
اورشلیم مین تو صیہون مقرر ہی لیکن اِی مکہ تیرا پہاڑ خدا کا صیہون کہلاویگا اور
اسرائیل کا لفظ عظمت ظاہر کرنیکی واسطی ہی یعنی وہ خدا جسکی اسرائیل نی تقدیس
کی ہی سو وہ جب تجہی عزت دیگا تو بہی اوسکی تقدیس کریگا اور قول اوسکا تو متروک و
مبغوض ہی اسپر دال ہی کہ خطاب مکہ سی ہی کیونکہ اورشلیم مبغوض نہین ہی خصوصًا
اشعیا کی وقتمین کہ نہایت محبوب تہی اور کعبہ کی ایک دروازیکا نام باب السلام ہی
یعنی نجات وسلامتی کا دروازہ اور کعبہ کی اوپر سی دوسری طرف کو پرندی اوڑکر
نہین جاتی بلکہ جب برابر پہنچتی ہین مڑکر اور طرفسی نکل جاتی ہین اور کوئی درندہ اگر کسی
جانور کی پیچہی دوڑتا ہی اور وہ جانور حرم کی حدمین داخل ہو جاتا ہی تو درندہ بہی پہر جاتا
ہی اور حرم مین نہین گہستا صرح بہ العلامۃ عبد العزیز المحدث رح اور زیادہ شرح اس
قول کی اور کعبہ کی تعریف اگر دریافت کرنا منظور ہو تو صولۃ الضیغم مین دیکہو اور ۶۱
مین ہی کہ خداوند کی روح مجہپر ہی اوسنے مجہی مسیح کیا تا مین حلیمونکو بشارتین دون
اور دل شکستونکو دلاسا اور اسیرونکو چہڑاؤن اور خدا کی مقبول سال کا اور اوسکی
انتقام کی روز کا اشتہار دون انہی کہتا ہو ن مین یہہ جب کسیکو بادشاہ بناتی
تہی اوسوقت کا پیغمبر روغن قدس جو ہیکل مین مستعمل ہوتا تہا اوسکی بدن پر ملتا تہا اور
اوسکو سب مسیح کہتی تہی یعنی ممسوح بروغن قدس اور داود نی شاؤل کو کئی جگہہ مسیح
الرب کہا ہی کما فی صحیفہ صموئیل اور ایک مرد عمالقی نی داود سی کہا کہ مین نی شاؤل
کو مار آیا داود نی فرمایا کہ اسنی خدا کی مسیح کو قتل کیا اسی بہی قتل کردو اور بعضی پیغمبرونکا
بہی یہہ لقب ہوتا تہا چنانچہ زبور کی ۲ مین داود کو مسیح کہا ہی اور سفر ثانی صموئیل کی

۲۴ مین ہی اللہ نی اپنی مسیح داؤد کو نعمت دی القصہ اشعیا فرماتی ہین کہ مین خدا کا
مظہر ہون خدا نی مجھی مسیح کیا ہی تو خدا کی مقبول سال کی خبر اور خدا کی روز انتقام
کی خبر خلق مین مشہور کرون سو واقعی اونہون نی ایسا ہی کیا تمام صحیفہ اونکا ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر سی مشحون ہی اور سال مقبول ہمارے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ظہور کا سال ہی جسی عرب عام الفیل کہتی ہین کیونکہ اوس
سال مین مکہ کی مقبولیت ظاہر ہوئی اور اوسی سال سی خدا کا انتقام بھی ظاہر ہو چلا
کہ ابرہہ پر آسمانی بلا نازل ہوئی بعد ازان جب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عروج
ہوا تب بخوبی خدا کی دشمنون سی انتقام لیا گیا پس یہان انتقام کا لفظ اسپر دلالت کرتا ہی
کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ ع کی نہین اور نصاری اس قرینہ سی آنکھ چھپا کر لفظ مسیح و لفظ روح
اللہ کی قرینہ سی کہتی ہین کہ یہ خبر عیسیٰ ع کی ہی گویا اشعیا ع اونہین کی زبان سی گویا ہین
سو اس تقدیر پر بھی ہمارا مطلب ثابت ہی کیونکہ عیسیٰ ع فرماتی ہین مین روح اللہ ہون
خدا نی مجھی مسیح کہا تا خدا کی مقبول سال کی خبر اور اوسکے روز انتقام کی خبر خلق
کو پہنچاؤن پس مقبول سال بیشک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ظہور کا سال
ہوگا اور روز انتقام اونکی عروج کا روز اور عیسیٰ ع مبشر و مژدہ گو ہوتی [illegible]
اونھون نی محمدی ظہور کی بشارت دی ہی چنانچہ بیان کرینگی ہم انشاء اللہ تعالی اور
یہ بھی ۶۱ مین ہی کہ خدا کی حمد کیجایگی وی پرانی اجاڑ شہرونکو بساوینگی پردیسی کھڑی ہونگی
اور تمہاری گلی چراوینگی پریشانی کی بدلی دونی اپنی قسمت سی حصہ لینگی اونہین دائمی
شادمانی ہوگی مین سچائی سی اونکی کامونکو آراستگی بخشونگا اونکی نسل لوگون مین
مشہور ہوگی اور سب کہینگی یہ وہ نسل ہی جسی خدا نی برکت بخشی ہی اور راستی و ستودگی کو تمام

کہا کرتی ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ جو غم مین شادی مین خدا کی حمد کرنیوالی ہوتی گا دوسی کی شان کی عوام
اور اُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ اونکی شان مین ہی سو محمدی لوگ ہین اونکی پیشوا کا یہی طریقہ
تہا وہ محمد تہا تب سیم تب تو فتح پاکر محمد ہوا اور حضرت عمر و عثمان و خلفای عباسیہ نے
قدم بقدم شہر انکو آباد کیا پر ویسی لوگ بنی اسمعیل ہین اور اسرائیلی سردارون اور نبیونکی گلی
اونکی رعایا اور راستی ہین کہ بنی اسمعیل اونکی اولاد کی شبان اور راعی بنی یعنی نبی و امام
و حاکم اور نسل متبرک دوازدہ امام ہین یا سب سادات یا تمام اہل اسلام اور راست
و سچی گواہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہین اور ۶۵ [۲۵] مین ہی مین اونہین ملا ہون
جنہون نے مجہی نہ مانگا اونہون نے مجہی پایا جنہون نے نہ ڈہونڈہا مینے ایک گروہ کو جسنی میرا نام
نلیا کہا میری طرف دیکہہ میری طرف دیکہہ کیونکہ مین ایک سرکش جماعت کی لئی تمام
دن اپنی ہاتہہ پہیلاتی رہا جو اپنی ہوای نفس کی پیروی مین بُری راہ چلتی ہی وہی جماعت جو
میری مونہہ پر مجہی ہمیشہ کی غصہ دلاتی ہی اور شیاطین کی مذبحون پر خوشبو جلاتی ہی
جو مقبرون مین بستی ہی اور سورونکا گوشت کہاتی ہی اور نفرتی ناپاک چیزون کا
شوربا اونکی باسنون مین ہی انتہی یعنی عرب کی لوگ کہ بیشتر خدا کی طالب نتہی اور اوسکی
ذات و صفات سی بحث نکرتی تہی بلکہ وُدّ و سُواع و یَغوث و یَعوق و نسر و لات
و منات و مناف و ہبل و عزی کی پیچہی اپنی اوقات رایگان کرتی تہی سو خدا کی فضل
نی اونہین دم مین فرش سی عرش کو پہنچا دیا اور یہودیونکی خبر یہ نہین ہوسکتی جیسا کہ نصاری
گمان کرتی ہین کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کی ذات و صفات سی بحث کیا کرتی تہی اور خدا کی طالب
رہتی تہی آسمانی کتابات مین اونکو کمال توغل تہا اور دوسرا فرقہ جسکی مذمت مذکور ہی سو نصاری ہین
کہ اپنی نفس کی خواہشون پر عمل کرتی ہین کہ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَہْوَی الْاَنْفُسُ اور

مقبر دمین بستی کی یہ معنی کہ ہوا کثر اوقات اپنی پیغمبرونکی مقبرون پر عبادت کی وسطی ما کرتی ہین
اونکا دل وہین بستا ہی وونہون نی مقبرونکو عبادتگاہ بنایا ہی چنانچہ ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نی بہی خبر دی ہی کہ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا
قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ ولیکن جو ان اوصاف مذکورہ مین یہود وغیرہ بہی شریک
تہی اسواسطی کہل کر بڑی پہچان بتادی کہ وہ لوگ سور کا گوشت کہاتی ہین سو نصاری
برملا سور کہاتے ہین اور گدہیونکا دودہ لڑکونکو پلاتی ہین اور اعتقاد رکہتی ہین کہ کوئی چیز
بذاتہ ناپاک نہین یہانسے صاف انکی گمراہی ظاہر ہی لیکن یہ نہین سمجہتی اور کسی طرح سنین
اور سمجہین انکی دل تو مردہ ہین کہ انکی بدنونکی قبرونمین مدفون ہین بہلا مردی بہی کہین بات سنکر مانتی ہین
قرآن فرماتا ہی مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم موجب خبر شعیا
کی یہ لوگ قبرونکی بسنی والی ہین تیری بات سنکر یہ ہرگز اطاعت نکرینگی اور صحیفہ
حیقوق کی ۳ مین ہی قدوس کوہ سایہ دار سی آویگا آسمان اوسکی فضیلتو نسی اور زمین
اوسکی تسبیح سی بہر جائیگی قرون اوسکی ہاتہہ مین ہونگی اپنی قوت سی مضبوط دوستی ضبع کریگا کہڑا
ہوگا تو ہل جائیگی زمین نظر کریگا تو گل جائینگی متین پہاڑ ہل جائینگی اور پرانی ٹیلی ڈہ جائینگی وہ
رنج وتعب کی عوض اپنی بدی سلکو نکو دیکہینگی اہل مدین کی زمین اور حبشیونکی گہر ہل جائینگی
شیا نہرونمین ترا زجر وغضب ہی یارب یا دریا مین ترا کوچ ہی کیونکہ تو گہوڑون پر سوار
ہوگا اور سوار تیری نجات ہی تو اپنی کمانونکو تیرون پر بڑہاویگا خدا کہتا ہی پانیونسی زمین
شق ہوگی اتین تجہی دیکہینگی وی پانیونکی سر پر راہ چلین گی تو اپنی تیرونکی اور ہتیارونکی
روشنی مین چلیگا تہدید سی تو زمین کو قلیل کریگا اور غضب سی اقتونکو پست کریگا تو
اپنی گروہ کی نجات کیواسطی نکلا تو نی گنہگارونکی سرون پر موت رکہی اور گردنون بیہ

طوق لعنی کی توانایون کی سرکاٹی اور دریا پر اپنی کہوڑی سوار کرائی انتہی ملخصاً سو تہ
سا یہ دار جبل فاران ہی اور قرون سی مراد اہل قرون و اہل زمان ہین کہ اوسکی مطیع ہونگی یا
قرن بمعنی شاخ کی ہی یعنی تیغ اور دو نوامر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صادق ہین
او رعیسیٰ پر صادق نہین اور وضع محبت سی تالیف قلوب مقصود ہی ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی عرب سی ملک فتح ہو گئی کہ نصرت بالرعب اور حضرت عمر و علیؓ کی
رعب سی خلق کو لرزہ تہا اور تمام قلعی اور برانی بتخانی ڈہائی گئی اور عیسیٰ کی وقت مین یہ کچہہ
نہین واقع ہوا وہ تو فقیری بانا رکہتی تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی اور اونکی
قوم نی جو رنج و تعب کہینچی تہی اوسکی عوض مین ہمیشگی کی راہین اونہون نی دیکہین رنج کہینچنا
یہ تہا کہ اسمعیل نی باپ کا ورثہ نپایا اور اونمین نبوت نہوئی اور سالہا سال دراز متروک
پڑی رہی اوسکی بدلی ہمیشہ کی سلطنت پائی اور حبش و مدین پر بہی غالب ہوئی چنانچہ
نجاشی حبشہ کا بادشاہ کہ نصرانی تہا ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سامنی
ہی ایمان لی آیا تہا اور گہوڑون پر سوار ہونی سی مراد جہاد ہی جس سی تمام عالم کو فیض
پہنچتا ہی اور نجات ملتی ہی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس بہت گہوڑی
تہی چنانچہ نام اونکی روضۃ الاحباب وغیرہ مین مذکور ہین اور عیسیٰ کی پاس ایک ہتہیار
اور ایک گہوڑا بہی نتہا لیکن کی نا نویل تکو ناہ ان لئی کہان پائی تہی اور کمان کا لفظ
ابرو کی اشارہ سی کہتا ہی کہ وہ بنی اسمعیل کی اولاد سی ہوگا اور تیرانداز ہوگا اور عیسیٰ
نی کبہی کمان چہوئی نہین اور ہتہیارونکی روشنی مین چلنی سی مراد یہ ہی کہ تیغ کی نوک سی کشود
ستانی کریگا یا مبالغہ ہی یعنی اتنی چمکتی ہوئی برق سی ہتہیار تیری سامنی چلینگی کہ
زمین دشمن ہو جائیگی اور اکیلی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس نو تلوارین تہین

کہ اونمین سی ایک کا نام ذوالفقار تہا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنی گروہ اسمعیلیونکو رنج وضلالت سی نجات دی اور حضرت عمرؓ کی عہد مین ہزارون مسلمانون نی دریای زخار مین گہوڑی ڈال دی اور دریا پار اتر کر پارسیونکو شکست دی تہی اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ایک مینی گہوڑا تہا کہ اوسکا بحر نام تہا اور صحیفہ یوشع کی ۲ مین ہی کہ مین غیر مرحوم پر رحم کرونگا اور مین قوم غیر کو اپنی قوم کہونگا اور جو محبوب نہین اوسی محبوب کہونگا سورہ رومیہ مین ہی کہ یہ خبر عیسیٰؑ کی ہی کہتا ہون مین حضرت عیسیٰؑ تو بنی اسرائیل سی داؤد کی اولاد مین تہی غیر قوم کہان سی ہوئی اور غیر قوم پر مبعوث بہی تہی اونہون نی تو آپ متی کی ۵ باب مین فرمایا ہی کہ مین سوا اسرائیل کی گہرانیکی گوسپندونکی جو گم شدہ ہین کسی پاس نہین بہیجا گیا اور یہ بہی متی نی لکہا ہی کہ ایک سرپانی عورت نے عیسیٰ سے آکر کہا کہ میری بیٹی کو چنگا کر دو عیسیٰؑ نی کہا مین صرف بنی اسرائیل کی شفا دینی کو آیا ہون جو خدا کی دوست ہین اور لڑکون سی روٹی لیکر کتون کی آگی ڈالنا نہین درست اور پولوس نے جب یونانیونکو دعوت کرنا شروع کیا تب یہود نے کہا کہ عیسیٰؑ تو صرف اسرائیلیونکی واسطی مبعوث تہی پہر تو کیون اونکو دعوت کرتا ہی تب اوسنی کہا خدا قادر ہی کیا مٹی کمہار سی کہہ سکتی ہی کہ تو مجہی کس لیی بناتا ہی اور پہر کس لیی توڑتا ہی یعنی عیسیٰؑ اگرچہ صرف اسرائیلیونکی شفا دینی کی واسطی آئی تہی لیکن اگر خدا غیر اسرائیلی کو بہی اوسنی فیض پہنچا دی تو کیا عجب یہان سے معلوم ہوا کہ اگر عیسیٰؑ کی عموم رسالت پر کوئی نص ہوتی تو پولوس حمایتی مین ادہر اودہر بہٹکتا نہ پہرتا اور اوسکے جواب مین جو کچہہ ضعف ونقصان ہی عاقلونپر ظاہر ہی علاوہ اسکی پولوس کا کلام اسپر دال ہی کہ غیر قوم کو بہی دعوت جائز ہی لیکن وجوب دعوت غیر اسرائیل پر مفہوم نہین ہوتا اور قرآن مین عیسیٰؑ کی ذکر مین ہی دستو

الی بنی اسرائیل اور اگر زیادہ تشریح اس مقام کی منظور ہو تو براہین ساباطیہ دیکہو ور صحیفہ ملاکی
۳ مین ہی ہان مین اپنا فرشتہ بہیجونگا وہ دیکہیگا راہ میری سامنی کی اور اچانک خدا اپنی
ہیکل مین آویگا وہ ملک عدل جسی تم چاہتی ہو ہان آویگا پہر کون ہی کہ اوسکی آنیکی
دن صبر کریگا اور کون ہی کہ اوسکی ظہور مین ثابت رہیگا اس لیی کہ وہ آتش کی مانند
داخل ہوگا اور غسالونکی کپسی ور چونی کی مانند اور پہر یا مین ڈالکر سیم و زر کی مانند صاف کریگا
پہر فرماتا ہی مین تمہاری نزدیک کرونگا حکم اور رہونگا مین شتابد جلدی کرنیوالا ساحرون اور
فاسقون اور جہوٹی قسم کہانیوالون اور ظالمون پر اوسدن مین لوگونکو راضی کرونگا وہ
لوگ جو پہروا سطی ہونگی اور عدل و ستم و عابد و غیر عابد مین لحاظ کرینگی انتہی خدا کا ہیکل کعبہ ہی
جسمین ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ آئی یا بیت المقدس جسمین آپ کی اتباع و
اصحاب و اولاد و بعض ازواج آئی اور آپ کا دین و مصحف وہان شایع ہوا اور عدل کا
فرشتہ یا بادشاہ ہونا علیسیٰ پر صادق نہین پس معلوم ہوا کہ وہ نبی موعود محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہین جنکی ظہور کا دن کڑا ہی اور عدل و ستم مین فرق کرنیوالی حضرت عمرؓ
ہین جنکا لقب فاروق تہا اور حضرت علی رضہ کہ اقضٰہم علیؓ اونکی شان مین ہی
اور فرشتہ بمعنی رسول کی ہی اصل اسکی ملاکا ہی یعنی فرستادہ اور ملک بہی ملوکہ
سی ماخوذ ہی بمعنی پیغام کی اور فرشتہ اس جگہہ اپنی حقیقی معنی مین نہین کیونکہ ہمیشہ آدمی
ہی پیغام لیکر آیا کیی ہین اور مرقس نی بہی ایک جا علیسیٰ کو فرشتہ کہا ہی لیکن یہ خبر علیسیٰ
کی نہین کیونکہ آتش کی سی گرمی اور خلق کو بوتہ مین ڈالکر زر کی طرح بے غش کرنا اور سحرہ و
فسقہ کو سزا پہنچانا اون سی ظاہر نہین ہوا اور صحیفہ صفونیا مین ہی کہ انسان و بہایم و پرندہ
و ماہی فنا ہونگی اور منافق لوگ ضعیف ہونگی اور گنہگارونکو مین وی زمین سی اوکہاڑ

دونگا اور اپنا ہاتھ یہودا پر اور سب اورشلیم کی باشندون پر دراز کرونگا اور اسی مقام سے بتونکی نام اور کاہنون کی اور جو لوگ آسمان کی لشکر ونکو سجدہ کرتی ہین اونکی نام اور جو لوگ بادشاہونکی قسم کہاتی ہین اونکی نام اور خداسی موںہہ موڑنیوالونکی نام اور جو لوگ خدا کی واسطے خاص نہین ہوتی اونکی نام مٹادونگا پہر فرماتا ہی کہ مین اوسدن اورشلیم کو چراغ لیکر ڈہونڈہونگا اور اون لوگون پر جو رزیل کاموںمین الجہی ہین حکم کرونگا پہر فرماتا ہی اونکی قوت کہٹادونگا اور اونکی گہر ہلاک کردونگا وہ گہر بناوینگی اور رہنی نپاوینگی انگور بووینگی اور شراب پینی نپاوینگی اسواسطیکہ خدا کا بڑا دن قریب ہی اور اوس دنکی آواز کڑوی ہی اور سخت وہ دن قوی ہی اور تنگی وسختی کا دن اور اندہیری اور بدلی کا دن اور ڈرونکی اور ان سنگی کا دن بلونتی شہرون پر اور بلندزاویون پر مین آدمیونکو تنگ کرونگا وہ اندہونکی طرح چلینگی کیونکہ اونہون نی گناہ کیا اونکا خون خاک کی مانند اور گوشت گوبر کیطرح پڑا ہیگا سیم وزر اونہین بچا نسکیگا خدا کی غضب کے دن انتہی کہتا ہونمین مراد یہ ہی کہ اکثر آدمی کہ خطاکار وکفار ہین نیست ہونگی اور اونکی ساتہہ اونکی ہوائی اور برندی اور مچہلیان بہی جنسی اونکو نفع پہنچتا ہی ہلاک ہونگی سو جب یہ امر واقع ہوگا منافق ضعیف ہو جائینگی کیونکہ اونکی قولی مددگار جو کفار تہی نیست ہو جاوینگی سو جب مکہ فتح ہوا ایسا ہی ہوا اور حضرت عمر رض وصلاح الدین فرخ شاہ ومحمود کی وقت ایسا ہی ہوا اور حضرت امام مہدی کیوقت مین یہ امر بخوبی واقع ہوگا اور اگر یہ معنی ہون کہ سب انسان وبہایم فنا ہونگی تو منافق کہان رہین جو ضعیف ہون اور قول دیگر اپنا ہاتہہ الخ واقع مین ایسا ہی ہوا کہ یہودا کی نسل سی عیسیٰ ع کی کم ہوتی ہی نبوت جاتی رہی اور اورشلیم مین مسلمانونکا عمل ہوا کفار وہانکی قتیل واسیر ہوئی اور اب بہی وہان اسلام

کا عمل ہی و رہنونکی نام بو عیسیٰ کی وقت مین بہی مٹی تہی لیکن ہماری حضرتؐ کی وقت مین
بالکل مٹی اور کاہن اونکی وقتمین اور اونکی بعد بہی باقی تہی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کیوقت مین شق و سطیح و سواد بن قارب وغیرہ کاہن سب مؤمن ہوئی اور کہانت بالکل
موقوف ہوگئی لا کہانۃ بعد النبوۃ اور آسمان کی لشکر ستاری ہین اور فرشتی
سو اونکی پوجنی والی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی وقت مین مٹائی گئی اور سوا خدا کی
اور کسیکی قسم کہانا اور بادشاہونکو سجدہ کرنا منع ہوا اور وہ لوگ جو خدا کی واسطی خاص نہین
ہوتی مشرکین ہین جو خدا کی ساتہہ مسیح و عزیر و لات و عزی وغیرہ کو شریک بناتی ہین اور قول
اوسکا انکو ربو ونگی بہی نقشہ بعینہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت جاری ہوا
کہ کفار انکو ربوتی تہی لیکن شرکا بینا اور جینا موقوف ہوگیا تہا اور اب تک بہی
اورشلیم مین یہ جاری ہی قول اوسکا ڈنکی کا دن یہ جہاد کی خبر ہی قول اوسکا زر و سیم اوسکی
مطابق قرآن مین ہی مَا اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْہُمْ اَمْوَالُہُمْ
وَلَا اَوْلَادُہُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اور باقی عبارت کا مضمون ظاہر ہی اور حضرت عیسیٰؑ کی عہد مین
واقع نہین ہوا اور صحیفہ حزقیالؑ کی ۹ مین ہی کہ چہہ شخص ہیکل مین آئی اور ایک وتمین سی بیچ
مین تہا زرہ پہنی اور فیروزہ کا کمربند باندہی اور خدا کا جلال ظاہر ہوا سو اوسنی بیچ والی
زرہ پوش کو بلایا اور کہا کاٹنا شروع کر درمیان اورشلیم کی اور گنہگارونکی پیشانیون پر
نشان بنا بعد ازان فرمایا کہ تم شہر کو جاؤ اور قطع کرنا شروع کرو اور شفقت نکرو بڈہی پر نہ
جوان پر نہ لڑکی پر سبکو قتل کرو اور ان سبکو جن پر نشان کیا گیا ہی نچہوو اور میری مقدس سی
ابتدا کرو حزقیال فرماتی ہین اس درمیان مین کہ وہ قطع و قتل کرتی تہی مین منہ کی بہل گرا اور
واویلا کرکی مینی کہا یا رب تو رہی سہی اسرائیلیونکو بہی مٹوائی دیتا ہی فرمایا کہ بیت اسرائیل و

یہود اکی ظلم بیشمار ہوئی سواب مین حرم نکرونگا اس درمیان مین زرہ پوش نے تہا کہ جیسا
مجکو حکم ہوا تہا مین بجالایا انتہی سو زرہ پوش محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہین اور
مجاہدین چار یار ہین اور پانچوین مہدی ع اور قول اسکا فقہ سو یسنی ابتدا کروا سیکی مطابق
پہلی مکہ مقدس مین جہاد کیا گیا پہر شام مقدس مین اور ارا مین ہی کہ تمکو اورشلیم
سی نکالونگا کیا تم تلوار سی ڈرتی ہو سو تم پر تلوار ہی کہینچونگا اور اس شہر کی درمیان
سی نکال کر بیگانونکی ہاتہہ سونپونگا اور اسرائیل کی پہاڑون پر تمکو جزا دونگا تمام
اسرائیل منقضی ہوئی اور جنکو اورشلیمون نے کہا دور ہوا ونکو مین میراث دونگا اور تمام
زمین مین پہیلا دونگا اور اونکی واسطی شہرونمین چہوٹا مقدس بناؤنگا جہان وہ داخل
ہونگی اور اونکو استونمین سی قبول کرونگا اور اونکو شہرون شہرونسی جمع کرونگا جہان
میٔی اونکو بویا ہی اور اونکو اسرائیل کی زمین دونگا وہان وہ داخل ہونگی اور اوسکی
سب برائیان نکال پہیکین گی وہ میری گروہ ہونگی مین اونکا خدا انتہی یعنی تمنی
پیغمبرونکو ضعیف و بی یار سمجہا اور اپنی قوت و شمشیر زنی پر بہولی سواب مین تیغ زن
پیغمبر بہیجونگا اور اورشلیم سی تمکو نکالکر بیگانونکی یعنی سمعیلیونکی سپرد کرونگا وہ پہاڑون
پر تمہین جزا دینگی کیونکہ اونکا ملک پہاڑونکی پاس ہی یا انکہ وہ تمکو اورشلیم سی نکال
دینگی تب تم پہاڑون پر جابسوگی وہان حقتعالی تمکو جزا دیگا اور تمام بنی اسرائیل کاٹ
ڈالی جائینگی مگر وہ جو اوس بیگانہ ہت کا یعنی اسمعیلیونکا چلن سیکہین اور آپ بہی ایکی
سی ہوجاوین اور جنکو اورشلیمی دور دور کہتی تہی اور حقیر و کنیز زادہ سمجہتی تہی سو اسمعیلی
ہین اور سمعیلیون نے شام کی ملکونکو کفر و گناہ سی پاک کیا اور صحیفہ دانیال ع کی ۷ مین
ہی کہ مینی چار جانور دیکہی پہلی اسد اور دوسری ویسی اور چوتہا بہت عظیم و قوی تہا اوسکی دانت

لوہی کی تہی کہا جاتا تہا اور پیس ڈالتا تہا جو کچہہ اوسکی موںہہ مین پڑتا تہا اور وہ سب جانوروں سی
ممتاز و مخالف تہا اور اوسکی دس سینگہہ تہی لیکن پر نکلتی تہی کہ اون سینگوں مین سی چہوٹی
چہوٹی سینگوٹیان جیسی اوروں مین آنکہین بن گئین پہر ایک چہوٹا سینگہہ ایسا بڑہا کہ سب سی بڑا
ہو گیا اور اوس سی بہی عجیب کلام سنا سو یہ جو تہی مملکت ہی کہ سبکی آخر ہوگی اور سب سی افضل
و اکمل انتہی کہتا ہون مین یہ سلطنت عظیم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی اور لوہی کی دانت جہاد کی
ہتہیار ہین اور سبکی مخالف سی یہ مراد ہی کہ شرع اوسکی ناسخ ہوگی اور دس سینگہہ عشرہ مبشرہ
ہین اور سینگوٹیان خلفای عباسیہ وغیرہم اور چہوٹا سینگہہ جو بڑہ گیا حضرت امام مہدی ہین اور
کلام عجیب قرآن کہا انا سمعنا قرآنا عجبا یا معرفت کی اسرار اور ۱۲ مین ہی کہ ایسا عجائبات
کا ایکوقت اور دو وقت اور آدہی وقت تک ہی اور ہسبات کو تمام گنہگار نہ سمجہینگے اور
اصحاب فہم سمجہینگی کہتا ہون مین وقت تو بہت تہی لیکن اسبار ہی تین وقتونکا سو بطور خاص کیا
گئہ یہ نبوت و ولایت کی وقت تہی سو جسکو ایکوقت کہا وہ حضرت عیسی کا وقت ہی جسمین
رحمت حق بخوبی ظاہر ہوئی اور جسکو دو وقت کہا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا وقت ہی جسمین جلال و جمال و علم ظاہر و معرفت باطن نی بخوبی کمال پایا اور آدہا وقت
امام مہدی کا ہی کہ اوسمین محمدی شرع کا اتمام ہوگی اور اسرار ولایت کی ظاہر ہونگی اور گنہگار
یہود و نصاری ہین اور اصحاب فہم اہل اسلام ہین اور ارمیا کی ۴ مین ہی جیسا شیر اپنی بادیہ سی نکلتا ہی تو انکو
بگاڑی اور اوسنی اپنی جگہہ سی خروج کیا تا زمین کو اجاڑی اور شہرونکو اکہاڑی سو ہر دو پیشگو
کیونکہ خدا کا غضب پہریگا نہین بادشاہ و رئیس اوسدن ہلاک ہونگی اور کاہن لوگ
تحیر اونکی روح کمال آتی ہی اوسوقت مین اونکی ساتہہ احکام کی باتین کرونگا اور گہٹا کی طرح
اور آندہی کی طرح چڑہیگا اوسکی گہوڑی گرگسون سی زیادہ سبکرو ہین افسوس خدا کا تیر جیسی

عرب علی اور یہ سی خروج و عروج کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا ہن اوسکے ظہور سے تہرائی
یہان تک فنا ہوئی اور علم کہانت او ٹہہ گیا روح کمال وہی ہی جو نئی احکام لایا و النقا
اوسیکی گہوڑونکی تعریف ہی اور ۱۲ مین ہی کہ خدا کی تلوار زمین کو اسطرف سی اوسطرف تک
کہا لی گی اور کسی ذی لحم کو سلامتی نہوگی مین اونکی زمین سی اونکو نکالونکا اور بعد نکالنی کی
پہر رحم کرونکا اور ہر ایک کو اوسکی زمین و میراث مین پہونچاونکا پہر اگر وی لوگ سیکہینگے میری امین
سیکہین گی اور میری قسم کہائینگی جیسی ابعل کی قسم کہاتی ہین انتہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور اوسکے اتباع جہاد کرتی رہینگی یہان تک مہدی ع ظاہر ہوکر سب گمراہونکو
صاف کرڈالیگا اوسوقت سبکی سب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایمان لاوینگی اور آدم
سی امین گے اور شرع محمدی ص کی موافق قسم کہائینگی اور ظاہر ہی کہ ارمیاع کی بعد کسیکی وقت مین
ایسا نہوا کہ تمام زمین مین ایکدین ہوجائی مگر مہدی ع کی وقت اسلامیونکی قول پر ایسا ہوگا
جب عیسیٰ ع بہی وسر ظہور کرینگی اور نصاری بہی کہتی ہین کہ ایکدن ایسا ہوگا جسمین تمام عالم
مین عیسیٰ کی بادشاہی کی خوشخبری بجاوی کما فی رسالۃ المقابلہ پس تنا باتفاق ثابت ہوا
کہ ایکدن تمام جہان مین ایکدین جاری ہوگا اور کافر مخالف نہیگا اور یہی ارمیاع کی صحیفہ
سی بہی نکلتا ہی اب یہ کہ وہ دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہوگا یا عیسیٰ ع کا سو مسلمان وہ کہتی ہین
اور نصاری یہ پس ضرور ہوا کہ دونوں مین انصاف کیا جاوے سو انصاف یہ ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا دین ہوگا کیونکہ عیسیٰ کی دین مین خدا کی قسم کہانا نہین درست اور محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی دین مین درست ہے سو اوسوقت اگر عیسیٰ کا دین ہوتا تو لوگ خدا کی قسم نکہاتی لیکن
ارمیا فرماتی ہین کہ خدا کی قسم کہائینگی پس معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دین مین
ہونگی اور داریوش فارسی کی سلطنت سی دوسری سال حجی ع کو نبوت ہوئی اور چوتہی سال زکریا ع

تو سو حجی سی حق تعالی نی فرمایا کہ بخت نصر نی اورشلیم کو تاراج کیا تہا سواب زروبابل او یشوع بن یوسادق کاہن سی کہہ کہ تم مضبوط ہو ... تمہارے میان ہون

بعدازان فرمایا کہ مین کتنا دونکا ایک مرتبہ بہی سمان و زمین و تری و خشکی کو اور رکنیا دونکا تمام امتونکو اور آوینگی مختار سب امتونکی اور بہر دونکا مین اس گہر کو بزرگی سی جاندی میری ہی اور سونا میرا اسواسطی اس گہر کی پچہلی بزرگی اول سی افضل ہوگی انتہی یہ صحیفہ حجی کی ۲ مین ہی سو اسی عیسی کی خبر کہا چاہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مہدی کی لیکن عیسی کی نہین ہو سکتی کیونکہ اونکی وقت مین آسمان و زمین و صحرا و دریا کنپائی نہین گئی اور وہ اورا اونکی حوارے سب امتونکی مختار نہین ہوئی پس ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہی جنکی وقت مین آسمانو نمین شب معراج کو دہوم پڑا اور راہ آسمان پارہ کیا گیا اور زمین مین کسری کی محل مین زلزلہ پڑا اور کنگرے اوسکی گر گئی اور آتشکدہ بجھہ گئی اور جب جہاد شروع ہوا ہفت اقلیم مین رعب سی زلزلہ پڑا ایران کی سلطنت کہ جمشید و فریدون کی وقت سی لمن الملک کا ڈنکا بجاتی چلی آتی تہی پل مارتی خاک مین ملادی گئی وہ کاویانی درفش کہ جدہر ہوتا تہا اودہر شکست نہ آتی تہی بی اثر ہوگیا اور سوا ایران اور تمامی ممالک مین آوازہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلند ہوگیا اور کانپ جانا تمام امتونکا صادق آیا اور اورشلیم مین اگرچہ اسرائیل کیوقت عبادت ہوتی تہی لیکن فساد بہی تا تہا اسی سبب سے ویران بہی کردیا گیا تہا سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین خوب عبادت ہوگی اور کفار کا ان چلین سی وسمین عمل نہونی پاویگا یہان تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب مہدی اگراوسمین بسیگا اور ہند کی ال سی وسی آباد کریگا اوسوقت تمام باشندی ہانکی اہل اللہ ہوجاوینگی اور نعمت و برکت سی معمور ہوجاویگا اور شیر اور بکری اوسوقت ایک گہاٹ

پانی ... ملی زمانہ سی زیادہ افضل ہوجایگا اور اسی قول سی نکلتا ہی کہ مختار تمام قومونکی
جو اور ... اول عزیر آئی اور بعد ازان عیسیٰ و مہدی
آوینگی اور زر ... مین ہی لیمی بیت ... سرخ گہوڑی پر سوار دیکہا کہ دو پہاڑونکی
بیچ مین کہڑا تہا اوسکی پیچہی سرخ گہوڑی اور اشقر اور ابلق اور سفید تہی اور
اوس سوارنی جو پہاڑون کی بیچ کہڑا تہا کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جنہین خدانی بہیجا ہی تو زمین
کی گرد پہرین انتہی پہاڑ تو قبیس و قیقعان ہین اور سرخ گہوڑیکی سوار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم جنکی ساتہ چارون خلیفہ اپنا اپنا لشکر لیی جہاد پر مستعد ہین اونہین خدانی اسیواسطی
بنایا کہ عرب و عجم کی مالک ہون اور اونکی گہوڑونکی سم زمین کی گرد پہرین اور ۱۴۳ مین
ہی کہ خدا اوسدن بتون کی نام زمین سی اوکہاڑیگا اور پہر اونکا ذکر نہوگا اور جہوٹی
پیغمبرونکو اور خبیث جنونکو زمین سی جلا دیگا اور اگر کوئی آدمی غیب کی خبر دینی لگیگا
اور نبوت کا دعوی کرنی لگیگا تو اوسکی سگی ماباپ کہین گی تو مرجائی کیونکہ تونی خدا کی
نام سی جہوٹہا کلام کیا اور اوسکی سگی ماباپ اوسکو باندہین گی جب نبوت کا دعوی
کریگا انتہی یہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد مین واقع ہوا کہ عرب اور تمام
ممالک اسلام کی بتون سی خالی کیی گئی اور جہوٹہی پیغمبر مسیلمہ و اسود وغیرہ قتل کیی گئی اور
خبیث جن جیسے کہ شیاطین وغیرہ تہی مقہور ہوئی اور آسمان پر جانی سی باز رکہی گئی اور کہانت
و نجوم سب موقوف ہوا سو اب اگر کوئی غیب کی خبر کہنی لگی یا نبوت کا دعوی کری
یا جہوٹی کاہن اور نجومی اور فال گو سی رجوع کری تو اوسکی اقربا آپ اوسکی مارنی
دانٹنی قتل کرنی پر مستعد ہون اور کہین تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کافر ہوا
اور حضرت عیسیٰ کی تو وقت ہی مین جہوٹی انبیا موجود تہی اور کوئی اونسی نہ پوچہتا تہا کہ

تہا کی بیج بونیوالی کی مانند ہین جیسا کہ انجیل متی مین جو دہی اور تیرہ کی ۱۳ مین ہی کہ ایک
کسان بیج لیکر آیا اور بوتی وقت بعضی تخم راہ مین گری اونہین پرندی چگ گئین و بعضی
پتہرون مین پڑی جہان بہت مٹی نتہی وہ جلدی اگ آئی اس لیئی اونہون نی گہری زمین نپائی
اور جب سورج نکلا جل گئی اور بعضی کانٹون مین گری سو کانٹون نی بڑہکر اونہین گہونٹ ڈالا
وی میوہ نلائی اور بعضی اچہی زمین مین گری اور اونہین کونپلین نکلین جو بڑہتی اور مضبوط ہوتی گئین
اور پہلی میوی دی بعضی سو گنی بعضی ساٹہ گنی بعضی تیس گنی جسکی کان سننی کی ہون
انتہی سو پہلا فرقہ یونان کی حکما ہین کہ شرع کی سادہ سادہ باتون کو اونکی دلون مین استقامت
نہین ہوئی شیاطین سفسطی شبہی ڈالکر اونہین بہا لیگئی ہین اور دوسرا فرقہ یہودی کہ اونکی دل
پتہر کی مانند تہی کہ ہی كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً سو اونہون نی چند روز شرع کو قبول اخر
جب جور تشدید طالع ہوا شرع نصاری کی ہاتہ پڑی اور وہ کافر ہو گئی کہ فَأَصَابَهَا
إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ اور تیسرا فرقہ نصاری ہین کہ اونکی دلون مین تخم شرع کا گرا
اور جما لیکن اون دلون مین وہم و اشتباہ کا بہت دخل تہا اس سبب سی حقیقت و مجاز و اصل
و نقل مین فرق نکر سکتی تہی سو جب عیسیٰ ع سی خوارق عادات مثال احیاء اموات وغیرہ ظاہر
ہوئی وہ توہمات و اشتباہات کانٹون کی طرح اوبہنی لگی اور یہان تک بڑہی کہ درخت شرع
کو اونہون نی کہیر کر سکہا دیا اور چوتہا فرقہ عرب ہین کہ اونکی دل سفسطیات و قساوت
و اشتباہات سی خالی تہی سو اونمین تخم شرع کا جما اور بڑہا اور بار آور ہوا فللہ قولہ
تعالی وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ اور اوسی مین ہی کہ عیسیٰ ع نی فرمایا آسمانکی بادشاہت
اوس آدمی سی مشابہ ہی جسنی اچہی بیجونکو اپنی کہیت مین بویا جب لوگ سوئی اوسکا دشمن آیا

اور آہستے گیہو ونمین جا بجا تلخ دانی ہو گیا اور جب سبزی نمود ہوئی او خوشی لگی تو تلخ دانی
بہی ظاہر ہوئی تب اوس گہر والی کی نوکرون نی آکر اوسکے کہا صاحب تمنے نی تو اپنی کہیت مین
اچھی بیج بوئی تہی پہر تلخ دانی کہاں سی آئی اوسنی کہا ایکدشمن نی یہ کام کیا ہی نوکرون
نی کہا اگر مرضی ہو تو ہم جا کر اونہین جمع کرین اوسنی کہا نہین تا ایسا نہو کہ جب تلخدانونکو
جمع کرو اونکی ساتہہ گیہو ونکو بہی اکہاڑ لو درو تک دونو کو ملی ہوئی بڑہنی دو کہین درو کی
وقت درو کرنیوالونکو کہونگا کہ تلخ دانو کو جمع کرکی جلاؤ اور گیہون میری کہیتی مین جمع
کرو بعد ازان فرمایا کہ جو اچھی بیج بوتا ہی ابن آدم ہے اور کہیت دنیا ہی اور اچھی بیج اوس
بادشاہت کی لڑکی ہین اور تلخ دانی شریر کی فرزند ہین اور دشمن ابلیس اور درو کا وقت
جہان کا انتہا ہی اور درو کرنیوالی فرشتی سو اس جہان کی انتہا مین ابن آدم اپنی فرشتونکو
بہیجیگا سو وی برائی کرنیوالونکو اکہٹی کرینگی اور جلتی تنور مین ڈال دینگی تب سب راستباز
آفتاب کی مانند نورانی ہونگی انتہی سو فرشتی وہ ہین جنہون نی بدر کی دن تلخ دانو کو
جو کئی ہزار کافر تہی اکہٹا کر مقتول و مقید کیا اور جلتا تنور جہنم ہی کہ جسمین قتل ہوئی اوسمین
گئی اور راستباز اوس رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہین جسکو انجیل رو بصدق
کہتی ہی سو بعد اس ماجری کی وہ آفتاب کی مانند روشن ہو جائین گی کہ تمام جہان مین اونکا نور
وفیض محیط ہو جائیگا گویا وہ تلخدانی حیلولۃ الارض تہی کہ اونکی ہٹتی ہوئی آفتاب نی جہانکو روشنی
بخشی فی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہی حال گذرا کہ جب مکہ کی لوگ
مطیع ہو گئی اونکی سعی تائید سی لاکہون ہر ایسی مسلمان ہو گئی سو یہ سب آخر ہی زمانہ مین واقع ہوا
اور اوسی مین ہی کہ آسمان کی بادشاہت رائی کی دانی سی مشابہ ہی جسی ایک شخص نی کہیت
مین بویا اور وہ سب تخمون مین چہوٹا ہی پر جب اُگا تو سب ترکاریونسی بڑا ہوا ایسا ہوا کہ پرندی

اوسپہ پسیر اکرین انہی سو عرب سب سی حقیر تہی لوگ اونہین اہل بادیہ اگ ... دیا
تہتی تہی اور جسمانی لذتون اور ظاہری آرایشتون سی اہ ... ہین بہی
ہیشہ تہی جیسی الٹی کی دانہ سو اونہین سی جو ایک سر سبز ... ی پالک ... پچاس
سنٹر و نسی یعنی سب پیغمبر و نسی اعظم ہو گیا اور یہا کی پرندی اور دور کی آدمی ہین جو مکہ مین
جاکر بود و باش کرتی ہین یا رحمت کی فرشتی کہ وہان اکثر حاضر ہوتی ہین یا پہاڑ اور
جنگل کی رہنی والی جو اکلی زمانہ مین شرع سی واقف نہتی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی عہد مین درخت شرع کی سایہ مین آئی اور کسان باری تعالی ہی جسنی دنیا کی
باڑی مین رائی کی دانہ سی یہ برا تر بوز پیدا کیا اور انجیل مین ہی کہ بہت سی اگلی
پیچہی نکلی اور پچہلی اگلی چنانچہ ایک شخص اپنی باغ مین مزدور لگائی اور ہر ایک کا ایک دینار روز ٹہرا
دیا پہر تیسری ساعت مین اور مزدور آئی اونہین بہی لگالیا اور چہٹی اور نوین مین آئی
اونہین بہی لگالیا پہر گہڑی دن رہی جو آئی اونہین بہی لگالیا پہر جب شام ہوئی
ہر ایک کو ایک دینار دیا تب اگلی گڑگڑانی لگی کہ ہمنی زیادہ محنت کی ہی پچہلونکی برابر کسطرح
ہون سو مالک نی فرمایا کہ تم ایکدینار پر راضی ہوئی تہی سو لو اور مین اپنی مال کا مالک
ہون انتہی ملخصا اسیطرح بعینہ محمدی حدیث مین ہی بلکہ اوسمین کہلی کہلا مذکور ہی کہ
یہود و نصاری گڑگڑائینگی چنانچہ صحیح بخاری مین ابن عمر سی روی ہی اور یہ ہی کہ اسمعیلی
مدتون متروک رہی آخر آخر زمانہمین حقتعالی نی اون پرپہر کی پانچ وقت کی نماز پچاس وقت
کی برابر گنی گئی یکرات ہزار مہینی سی بہتر ہوئی ایک نیکی پر دس ثواب ملی ایک بدی پر ایک
عذاب وقال نحن الاخرون السابقون اور ایک ۲ مین ہی کہ عیسی نے تمثیلا فرمایا کہ
ایک شخص نی باغ لگایا اور اوسکی گرد احاطہ بنایا اور اوسی مالیونکو سونپ کر آپ سفر کو

گیا آو ... ہی خادم ... لیون باہر بھیجتا میوا لادین مالیون نے خادمونکو کہلا اور قتل کیا پہر او
خادمونکو ... سلوک کیا آخر اوسنے اپنی بیٹے کو یہ سمجھکر انکی پاس بہیجا کہ
مالی اس سی ... لیون نے جب بیٹے کو دیکھا کہا وارث یہی ہے آو اسی مار ڈالین ور اسکی میراث
پر قبضہ کرین چنانچہ اونہون نے اوسی پکڑکر قتل کیا اب باغ کا مالک وہ شی کیا کریگا وہ آویگا
اور اونہین بری طرح سی ماریگا اور باغ اور مالیونکو سونپیگا جو میوی موسم مین اوسی پہنچاوین
لوگون نے کہا ایسا نہو کاتب عیسیٰ نے اونکی طرف گہور کر فرمایا کیا تمنے کتابونمین نہین پڑہا کہ
جس پتہر کو معمارون نے نامقبول جانا وہی کونیکا سرا ہوا یہ خدا کیطرف سے ہی اور ہماری نظرونمین
عجیب ہے اسلیے مین تمسی کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسی چہینی جائیگی اور ایکقوم کو جو اوسکی
میوی لاوی دیجاویگی اور جو کوئی اوس پتہر پر گریگا کچل جاویگا اور جسپر وہ پتہر گریگا اوسی پیس ڈالیگا
انتہی یہ خبر صریح ہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کیونکہ عیسیٰ بزعم نصاری کی
ابن اللہ ہین اور مسلمان کہتی ہین ابن سی مراد عزیز و مطیع ہی اور باغ کا مالک باری تعالی
ہی اور سرکش مالی بنی اسرائیل ہین جنہون نے پیغمبرونکو قتل کیا اور دوسرے مالی جنکو باغ سپرد ہوا
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعین ہین اور پتہر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ہین کہ لوگون نی آپ کی جد اسمعیل کو اور اسمعیل کی اولاد کو نامقبول جانکر میراث ندی تہی
سو وہ پتہر کونی کا سرا یعنی مقصود اعظم اور آخری زمانہ کا پیغمبر ہوا اور وہ پتہر حضرت عیسیٰ نہین
کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ایک نصرانیو خدا کی بیٹی تہی سو مقتول ہوئی اگر نصاری کہین مسلمان
عیسیٰ کی مقتول ہونیکی قائل نہین حالانکہ یہانسی ثابت ہوتا ہی کہ ونہین قتل کرنا اونکی طرف
اسوسطی منسوب کیا کہ اونہون نے اپنی دانست مین عیسیٰ کو قتل کیا اور قتل کرنے مین کچھ اونہونے کہا
اگرچہ خدای تعالی کی حفاظت سی وہ فی الواقع مقتول نہوئی لیکن نبی کی مار ڈالنی کا گناہ تو

گردن پر ہوا ہی جاسی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرما دیا ہی کہ جو شخص
کری اوسکا خون ہدر ہے کیونکہ وہ قاتل ہو چکا اگرچہ کسی مانع کی سبب سے قتل اوس سے صادر نہوئی ہو یا
قول اوسکا خدا کیطرف سے ہی یعنی اوسکی تقدیر صنعت ہی سو بنی اسرائیل ہستی خدا کی بادشاہت
یعنی نبوت چھینی جائیگی اور دوسری قوم کو جو بنی اسمعیل ہین دیجائیگی کیونکہ جب اسرائیلیون نے پیغمبرونکو
قتل کیا اور عیسیٰ سی بڑی نبی کو ستایا خدا نی اونسی دولت چھین کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور
محمدیونکو دی اور حکم فرمایا کہ جو کوئی متیزلی دبانہ اگری اور جنگ کا ارادہ کری اوسی کچل دو اور
جسکو تم نا فرمان دیکھو اوسپر جا گرو اور پیس ڈالو کہ فاقتلوهم حيث وجدتموهم اور یہ
حکم عیسیٰ کو نہین ملا تہا اور نہ قتل و اہلاک اونسی صادر ہوا پس ثابت ہوا کہ نصاری نے جو کتاب
اعمال کی ۴ مین لکھا ہی کہ وہ پتھر عیسیٰ تہا سو غلط ہی اور نصاری سی کہا جاہی کہ اگر تم عیسیٰ کو پتھر کہو گی
تو لازم آویگا کہ ابن اللہ اور کوئی ہو سوا اوس پتھر کی یعنی عیسیٰ کی پس چار خدا کا ہونا لازم آویگا
ایک اللہ ایک عیسی ایک روح قدس ایک یہ ابن اللہ جو اس تمثیل مین مذکور ہی اور اس مثال مین غور
کیا چاہیی کہ کیا عجب طرز پر سوال جواب کی ساتھ ادا ہوئی ہی یعنی بنی اسرائیل اسمعیلیونکو حقیر جانتی
تہی اور آپکو بڑی شان والا سمجھتی تہی سو اونکو عجیب معلوم ہوا کہ لونڈی کی بیٹی جنکو ابراہیم
و سارہ و اسحق نی میراث سی اور حق تعالی نی مدت دراز تک نبوت سی محروم رکھا باغ نبوت
کی ناطور اور جناب باری کی منظور بنین سو سطلی وہ اونہون نے حضرت عیسیٰ سی کہا کہ ایسا نہوگا تب
باغبان ۲۱ الخ
آپ نی جہنجلا کر فرمایا کہ اگر تم مجھی جھٹلاتی ہو تو اپنی شعیا پیغمبر کی قول کو کیا کرو گی وہ اونہون نی
تو کہلکر کہدیا ہی کہ جس پتھر کو معماروں نے نا مقبول جانا وہی کونیکا سرا ہوا یہ حکم خدا کا ہی اور اوس
عہد کا پورا کرنا ہی جو ابراہیم ع سی کیا تہا کہ اسمعیل کو مین برکت دونگا اور بارور کرونگا اور اوسکی
نسل سے امت عظیم بناؤنگا اور اوس سے بارہ بادشاہ ہونگی اور اس مقام سی یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ عیسی ع

مسیح کی بیٹی نہتی بلکہ مجازاً یہ لفظ یونانیونکی انداز پر بولا گیا تہا کیونکہ اگر حقیقی بیٹی ہوتی تو باپ
کی سی قدرت رکہتی اور مالیونکی ماری ماری نجاتی بلکہ فوراً اون مالیونکو جہڑا کر دوسری مالی کو دیکر
رکہتی اور یشعیا کی ۲۸ باب کی یہ عبارت ہی مین صیہون مین نیو ڈالنی کی لیی ایک پتہر
رکہتا ہون ایک آزمایا ہوا پتہر کونی کی سرکا ایک مہنگولا پتہر مین عدالت کو عمارت کی طرح
رسی پر رکہونگا اور راستبازیکو سہول پر اور اولی جہوٹہونکی تباہ کو صاف کر دینگی اور جب
مہلک تازیانہ چلیگا تم اوسکی نیچی پائمال ہوجاؤگی وہ اپنی آتی ہی تمکو پکڑ لیگا اوسکا چرچا سننا ہی
تہرتہراہٹکا باعث ہوگا خدا کوہ فرازیم کی مانند اوٹہیگا تاکہ اپنا عجیب عمل اور اجنبی کام کر گذری سو اب تم
دل لگی باز نہ ہو نہو ویکہ تمہاری بند ہین سخت ہو جاوین کیونکہ مینی خدا سی کامل و مصمم حکم ساری زمین کی
اوپر سنا ہی جسطرح کسان اجواین کو داوین کی جیرونسی نہین داوتا بلکہ لاٹہی سی جہاڑ لیتا ہی
اور روئی کی غلی پر دائین چلاتا ہی لیکن اوسی ہمیشہ نہین کوٹتا اسیطرح وہ کریگا یہ بہی لشکرونکی خدا سے
مقرر ہوا ہی جسکی مصلحتین عجیب اور جسکی کام افضل ہین انتہی ہو کونیکی سری کی پتہر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہین کہ قصر نبوت کی انتہا ہین اور قیمتی پتہر ہین جس سی محل کی زینت ہوگئی ہی چنانچہ صحیح بخاری
و مسلم و مشکوۃ مین ابوہریرہ رضی سے مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا مثلی و
مَثَلُ الاَنبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصرٍ اُحسِنَ بُنيَانُهٗ تُرِكَ مِنهُ مَوضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ
النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُونَ مِن حُسنِ بُنيَانِهٖ اِلَّا مَوضِعَ تِلكَ اللَّبِنَةِ فَكُنتُ اَنَا سَدَدتُ
مَوضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ البُنيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد
مین عدل و صدق خوب ہی تولا گیا اونکی خلفا صدیق و عادل کہلائی اور فاروق بین
الحق و الباطل جسطرح معمار گنیا سی ٹیڑہی سیدہی دیوار مین فرق کر لیتا ہی اسیطرح
اونہون نی عقل و شرع کی سنگ و رشتہ سی حق و باطل مین فرق کیا جو ٹہونکو کہیں

پناہ کی جگہہ نہ ہی مسیلمہ و اسود عنسی وغیرہ مشرکین کفار صفا صاف [illegible] و عجم
تازیانہ کی نیچی آی یا خصوصاً عجمیونکا یہ حال تہا کہ عمر رض کا نام [illegible] سنیکا گہوا
اگر پانی پیتی جہجک اوٹہتا تہا تو کہتی تہا ای گہوڑی کیا تجہی پانی مین عمر [illegible] یہ نظر آیا جو
تو گہبرا اوٹہا غرضکہ حقتعالی نی اپنا اچہنی کام اور عجیب عمل جسی بنی اسرائیل نجا نتی تہی
پورا کیا یعنی اونکی غیر وںسی جو بنی اسمعیل ہین پیغمبر مبعوث کیا اور نئی شریعت بہیجی اور ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سب ملکونمین پہنچی کیونکہ وہ تمام عالم پر مبعوث
تہی اور عیسیٰ تو انجیل و قرآن سےثابت ہوتا ہی کہ صرف بنی اسرائیل کی رسول تہی اور کسان
کی مثل سے مقصد ہی کہ اوس پیغمبر کیوقت مین جو رحم کی لایق ہی اوسپر رحم ہوگا اور جو قہر
کی لایق ہی اوسپر قہر ہوگا اور وہ قہر بہی صرف تہذیب کیواسطی ہوگا قول اوسکا اور اوسکی
مصلحتین عجیب ہین یعنے آخر زمانی مین بہی اوسکی حکمت نے یہ تقاضا کیا کہ خلق بزور راہ راست پر لائے
جائی اوسکو تہذیب عام و تکمیل تام منظور تہی سو اسطی نبوت و سلطنت کو ایک کرکی حکم دیگا
کہ سبکو سیدہا کرو سمجہانی سے عن تیغ مار دہاڑ سے ہون تو اور آخر مین یسا ہی ہوتا ہی جب لوگ
کسی طرح نصیحت نہین سنتی اور بد کرنا حدسی گذر جاتا ہی اوسوقت حکم ہوتا ہی کہ نمانین تو مار دو
سو حقتعالی نی ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر بلکہ زیادہ بہیجی اور اونہونے خلق کو بخوبی نصیحت
کی بلکہ بعضونے مار دہاڑ بہی جاری کی اور بعضونے بد دعا سے خلق کو تباہ کیا لیکن وہ ہرگز
سیدہی نہوئی مگر تہوڑی تہوڑی ہر زمانہ مین حتی کہ ہند و فارس وغیرہ مین اونکا دین نہ پہنچا
تب حقتعالی نی یہی تجویز کیا کہ اب حکم تیغ کا علی العموم دینا خوب ہی اور مدتی کی ۱۲۵ اور
لوقا کی ۱۹ مین ہی کہ ایکمرد شریف نی ملک بعید کا سفر کیا تو سلطنت اپنی قبضہ مین لاوی
اور پہر آوی تب اوسنی اپنی نوکرونکو اپنا مال سونپا ایک کو دو توڑی دی اور ایک کو اوسکی

اور فرمایا کہ سوداگرنسی بہت زیادہ کرکر کہنا پڑا اوسکی ہم شہری دشمن سی عداوت رکھتی تھی
اور بچاہتی تہ [illegible] ان بنی سو جب وہ سلطنت لیکر پہرا تب اوسنی اون نوکرکو
جنہی [illegible] چار کر رکھی تہی سرفراز کیا اور جسنی ایک کا ایک کہا تہا اوسی
ذلیل کیا اور ان دشمنونکو جو اوسکی سلطنت کی روادار نہتی قتل کیا انتہی ملخصا سو مرد
شریف عیسی ع ہین اور ملک بعید آسمان اور ہمشہری دشمن یہود کہ مسیح کی شہر اورشلیم مین
اونکی بود و باش اکثر تہی اور نوکر بنی اسرائیل جنہین وہ نقد ایمان سونپ گئی تہی اور
فرما گئی تہی کہ اسکو دونا کرکر کہنا یعنی میری بعد ایک پیغمبر ہوگا سو اوسکی ساتہہ بہی
ایمان لانا سو اون نوکرونمین سی جو لوگ حضرت عیسی ع کی خاص دین پر ایام فترت مین
چلتی رہی اور جب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا اونکی ساتہہ ایمان
لائی اونکا نقد ایمان دونا ہوگیا کہ اُولٰئِکَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ اور حضرت مسیح ع
آکر اونکی تعریفین کرینگی اور شفاعت سی اونکی درجی بلند کروائینگی اور جنہون نی عیسی ع سی
نقد ایمان لیا اور باوجود کہ مال کی افزائش کا وقت پایا لیکن افزائش کی تدبیر نکی عیسی ع
اونکی روح سی بیزار ہونگی اور دوزخ کا رستہ انہین بتا دینگی اور یہودیونکو اونکی سردار
سمیت جسی مسلمان دجال کہتی ہین اور نصاری ابن الہلاک ہلاک کرینگی اور انجیل
یوحنا کی ۱۴ باب مین ہی کہ اگر تم مجہی عزیز جانتی ہو تو میری حکمونکو یاد رکہو مین اپنی باپ سی درخواست
کرونگا وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہاری ساتہہ رہی یعنی فارقلیط روح صدق
جسی دنیا قبول نہین کرسکتی کیونکہ اوسی دیکہتی نہین اور اوسی جانتی نہین لیکن تم اوسی جانتی ہو
کیونکہ وہ تمہاری ساتہہ رہتا ہی اور تم مین ہوویگا وہ فارقلیط روح قدس ہی اوسی باپ
میری نام سی بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہاویگا اور جو کچہ مینی تمسی کہا ہی وہ سب تمہین یاد دلاویگا

مین جاتا ہون اور ینی قبل از وقوع تمہین خبر کردی ہی تاکہ تم بعد از وقوع ایمان لاؤ بعد اسکی
تمسی بہت کلام نکرونگا اسلیے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین
اور ۲۶ آیہ مین ہی کہ جب وہ وکیل شافع جسی مین تمہاری لیے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنی
روح صدق کہ باپ سی نکلتا ہی آوی تو وہ میری لیے گواہی دیگا اور ۱۶ آیہ مین ہی کہ تمہاری
لیے میرا جانا ہی سودمند ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن فارقلیط تمہاری پاس نآویگا پر اگر مین
جاؤنگا تو اوسی تمہاری پاس بھیجونگا اور وہ جب آویگا جہانکو توبیخ کریگا اور الزام دیگا
بسبب گناہ کی کیونکہ وہ مجھپر ایمان نلائی اور الزام دیگا بسبب عدالت کی کیونکہ مین باپ
پاس جاتا ہون اور تم مجھی پہر ندیکہوگی اور الزام دیگا بسبب حکم اور جزا کی کیونکہ اس جہان
کی سردار پر حکم کیا گیا ہی اور ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب تم اونکی برداشت
نہین کرسکتی لیکن جب وہ روح صدق آویگا تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلیے
کہ وہ اپنی نکہیگا لیکن جو کچہہ سنیگا سو کہیگا اور تمہین آئندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستائش
کریگا اسلیے کہ وہ میری چیزون سی پاویگا اور تمہین دکھاویگا سب چیزین جو باپ کی ہین
میری ہین اسلیے مینی کہا کہ وہ میری چیزون سی لیگا اور تمکو دکہاویگا تمام ہوئی
بعینہ عبارت اوسکی کہتا ہون تمین یہ دوسرا وکیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی یعنی
وہ وکیل خدا کا جواب تم مین موجود ہی یعنی مسیح سو ہمیشہ رہیگا بلکہ اوسکی شرع منقطع
ہوجائیگی لیکن وہ فارقلیط خدا کا بہیجا ہوا جو مجھہ عیسیٰ کی بعد آویگا ابدی ہی اوسکی
شرع ہمیشہ رہیگی کیونکہ اوسکے بعد کوئی نبی نہوگا قول اوسکا دنیا قبول نہین
کرسکتی یعنی اوسکا ذکر جو مین دنیا کی نادانون سی کہ یہود ہین کرتا ہون تو نہین مانتی اور نہین
قبولتی کیونکہ وہ فارقلیط کو دیکہتی نہین اور مجھکو بہی اپنی جہالت سی سچا نہین جانتی لیکن تم

کہ جیسی ہو میری تابعی سی اوسی جانتی ہو کیونکہ وہ تمہاری ساتھہ رہتا ہی اور تم مین ہوویگا یعنی
حقیقت محمدیہ کہ حقیقت الحقائق ہی اور سب مین ہی لیکن اوسی پہچانتی نہین مگر خاص لوگ
جیسی عیسی عم کی حواری اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور اسی جا سی صوفیہ صافیہ نی
فرمایا ہی کہ جب التحیات پڑہنی مین السلام علیک ایہا النبی کہی حقیقت محمدیہ کو آپ مین
موجود جانی اور اوسی سی خطاب کری اور کشف اس راز کا مقصود ہو تو فصوص الحکم و گلشن
راز وغیرہ صوفیہ کی کتابون کو دیکہو اور اس صورت مین فعل اوسکا رہتا ہی صیغہ حال کا ہی اور
اپنی حقیقی معنی مین ہی اور شاید یہ معنی ہون کہ عوام اوسکی مرتبہ کو نہ پہچانینگی نادانی کی سبب
اکثر اوس سی منحرف رہینگی اور اوسکی تابعین مین سی بہی بہتیری اوسکی مرتبہ کو نہ پہچانینگی اوسکی رتبہ کو
حقیقۃً وہی پہچانی جو اوسکی درجہ مین کسی طرح کی شرکت رکہی یعنی نبی یا ولی ہو سو مین اوسکو اور
اوسکی رتبہ کو پہچانتا ہون اور تم بہی میری تابعی سی اوسی جانتی ہو اور شاید یہ معنی ہون کہ
عوام سی جس مین اوسکا ذکر کرتا ہون تو نہین مانتی کیونکہ اوسی دیکہتی اور جانتی نہین لیکن تم میری
تابعی سی اوسی جانتی ہو سو وہ تمہاری ساتھ رہیگا یعنی عیسی ع اور سچی عیسائیونکا مددگار رہیگا کیونکہ
وہ میری اور تمہاری سچی ہونیکی گواہی دیگا اور کہیگا کہ عیسی اور اوسکی حواری سچی تہی اور فی الواقع
ایسا کہ قرآن نی عیسی علیہ السلام کو رسول برحق کہا اور اوسکی حوارین کی شان مین فرمایا
کہ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ اور تمہاری دشمنونکو کہ یہود ہین ملزم کریگا اور
اونکو سزا دیگا اور اوسکا ثبوت مہدی کے ظہور ثانی مین میری ساتھہ ہوگا پس ان دونون
صورتون مین فعل اوسکا رہتا ہی بمعنی استقبال کی ہی اور محاورہ مین ایسا بیشتر واقع ہوا کرتا ہی
چنانچہ انجیل یوحنا کی فارسی ترجمہ کی سولہوین باب کی ستوین فقرہ مین ہی کہ بتر دید رخود میروم
و شما را دیگر نمی بینید یعنی نخواہید دید قول اوسکا روح صدق و روح قدس یعنی اوسکی روح سچی

ہی بلکہ وہ سچائی کی روح ہی اور صدق وراستی کا زندہ کرنیوالا وہ صادق امین ومصدق کہلاویگا وہ روح پاک ہی اوسکی روح لطیف ومقدس ہی احکام روحی ویر غالب ہین سو فی الواقع ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہی تہی اس سبب سے اونکا جسم اطہر بتواتر ثابت ہی کہ سایہ انداز نہتا والا کب ممکن ہی کہ جو چیز باوجودیکہ صفت طول وعرض وعمق رکہتی ہو نور کی حائل نہو یہ لطیف ہی چیزونکا خاصہ ہی آئینہ کو دیکہو اور اسی سبب سی اونکا جسم الطف ایک پل مین ساتون آسمان پر ہوآیا اور اسی سبب سے آپ پشت کی طرف سی بہی دیکہتی تہی کہ ہوئی یکسان رخ وپشت سمع اور اسی سبب سے آپ کہانی پینی کی بشدت محتاج نہوتی تہی کہ انّی أبیتُ اور اسی سبب آپ کو لطیف چیزونکا اور عطریات کا شوق تہا اور جمعہ کو عطر لگانا سنت کیا ہی اور لہسن پیاز وغیرہ کثیف چیزین آپ نکہاتی تہی اور فرماتی تہی مَنْ اَکَلَ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا یُؤْذِیْنَا اور آپ کا پسینا خوشبو ہوتا تہا اور سوا انکی اور بہت سی احکام روحی آپ مین تہی جسکی ذکر مین طول ہی قول اوسکا میری نام سی یعنی جسطرح مجہی اچہی لوگ رسالت کی نام سی مشہور کرتی ہین اسیطرح وہ بہی رسول ہوگا اور وہ باپ سی نکلیگا یعنی خدا کی پاس سے آویگا اور خدا کی صفات سی موصوف ہوگا وہ ایسا نور ہی جسکا منبع بیواسطہ حقتعالی ہی ور انجیل فارسی مین ہی کہ روح راستی از طرف پدر می آید قول اوسکا وہ میری لیی گواہی دیگا یعنی مجہی نبی حق بتلاویگا اور دشمنون کو سزا پہنچاویگا سو فی الواقع ایسا ہی ہوا اور شعیا کی صحیفہ مین بہی اور قرآن مین بہی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاہد وگواہ کہا ہی اور نصاری کہتی ہین کہ یہ فارقلیطا جسی روح قدس وروح صدق کہا تیسرا خدا ہی جو باپ وبیٹی سی نکلا

اور ہم مین آکر رہا اور نزول اوسکا اسطرح ہوا کہ حواری لوگ ایک گھر مین جمع تھی ناگاہ چنگاریان سی آسمان سی اُترین اور حواریون پر گرین سو وہ چنگاریان نتھین روح قدس تھا کہ حواری لوگ اوس سی معمور ہو گئی اور خود بخود تمام لغتون اور زبانونسی واقف ہو گئی اور کرامتین اونسی ظاہر ہونی لگین سو وہی فارقلیطا روح قدس اب بہی ہماری پاس ہے اور ابدالاباد تک ہیگا کہتا ہون مین خارج مین بعد عیسیٰ کی کوئی شخص آدمیونسی اس قسم کا ظاہر نہوا جو خلق کو نیک راہین سکہاوی اور عیسیٰ کی کہی ہوئی باتین یاد دلاوے اور نبوت اوسپر ختم ہو جاوی اس سبب سی یہ اوسکا ابد تک رہی اور وہ آئندہ خبرین بتاوی اور عیسیٰ کی ستایش کریے اور اوسی نبی برحق بتاوی اور اوسکی دشمنونکو الزام اور سزا دیے اور جہان کو زجر و توبیخ کریے اور عدالت جاری کری سو ایسا شخص سوای ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کوئی ظاہر نہوا پس معلوم ہوا کہ روح قدس روح صدق و فارقلیط موعود وہی ہین نہ وہ شخص مجہول ذہنی جسکو نصاریٰ تیسرا خدا ٹھہراتی ہین اور روح قدس کہتی ہین کیونکہ یہ وہمی بات ہی جسکا سر پانو نہین اور خارج مین نہ اوسکی ذات موجود و محسوس ہی نہ اوسکی افعال و آثار جو ذات پر دلالت کرین اور حقیقت امر کی یہ ہی کہ حواریون پر یوم الدار مین فیض الٰہی چنگاریونکی صورت پہ نازل ہوا تھا اس سبب سی وہ اصحاب کشف و کرامات ہو گئی تہی اسواوس فیض کو اس نظر سی کہ مستفیض کا روحانی و مقدس بنانیوالا ہی اگر روح قدس کہین ممکن ہی لیکن اوسی فارقلیطای موعود سمجھنا نادانی ہی اور اسقول مذکور کا منصوص علیہ جاننا عقل سی بعید ہی کیونکہ وہ یوم الدار کی بعد پہر نرہا اور اب اس زمانی مین نصرانیونکی پاس سوای روح ابلیس کے کچھ نہین مگر الا اگر فارقلیط سی وہی فیض و روح مقدس مراد ہو جو حواریون

پر یوم الدار مین نازل ہوا تو لازم آوی کہ نصرانیونکی پادری اور پاپا مسیح اور حواریونکی مانند کشف
وکرامات پر قادر ہون لیکن وہ اصلا قادر نہین پس معلوم ہوا کہ فارقلیط اوس فرقہ مین نہیں
تہا ثبوت مقدم کا اسطور پر کہ حواریون سی کرامتین ظاہر ہوئین جنانچہ پطرس و یوحنا
کی دعا سی لنگڑا چلنی لگا اور پطرس کی بددعا سی حنانیا و سفیرا مر گئی اور ثبوت ثانی کا اسطور
پر کہ جب سی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا تب سی لیکر آج تک کسی
نصرانی سی کرامات ظاہر نہوئی اور اگر ظاہر ہوتی تو کہین نہ کہین منقول و مسطور ہوتی اور اب
اس زمان موجود مین بہی کسی سی خرق عادت نہین ہوتی پہر تبلاوین کہ وہ فارقلیط
جو ابدی تہا کہان چلا گیا اور کیون فانی ہو گیا جو اوسکا اثر بہی ظاہر نہین ہوتا اور اوسکی
فیض کی بہنک بہی کانو مین نہین پہنچتی اور قول اوسکا جہانکو توبیخ کریگا یہ انجیل یوحنا کی
۱۶ باب ۸ فقری مین ہی سو یہ نص ہی اسپر کہ فارقلیط محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کیونکہ
اوس تیسری خدای موہوم نی جہانکو توبیخ نکی اور سرکشونکی قتل و جہاد پر مستعد نہوا اور
عدالت کا کارخانہ اور جزا سزا پہنچانا جاری نکیا اور جہانکو عیسیٰ ع کی ساتہہ ایمان نلانی پر الزام
ندیا اور کسطرح الزام دیتا وہ تو جہانیونکی نظر سی چہپا ہی ہا اوسکی تو کسیلی بہنک بہی نسنی
سوای عیسائیونکی حالانکہ عیسیٰ ع سی مانگی تہی کہ وہ جہانکو الزام دیگا بسبب گناہ کی اس سبب سی کہ مجہپر
ایمان نلائی اور بسبب عدالت کی کیونکہ مین خدا کی پاس جاتا ہون اور تم مجہی پہر دیکہو گی جیسی عیسیٰ ع عوض
عدالت کریگا اور میرا بدلا میری دشمنون سی لیگا سو اوسنی توبیخ کی نہ عدالت کی نہ کسی کافر کو الزام
دیا نہ کچہہ جلال ظاہر کیا بلکہ عیسیٰ ع کی تمام جمالی احکام اوسنی بدستور قائم رکہی پس معلوم ہوا
کہ وہ فارقلیط موعود نتہا کیونکہ فارقلیط موعود مین ان باتونکا ہونا شرط ہی اور قول
اوسکا میرا جانا ہی سود مند ہی مراد یہ ہی کہ میری سبب جو نفع تمکو پہنچتا تہا سو پہنچ گیا

چنانچہ شریعت آسان ہوگئی اور توحید مضبوط ہوگئی اور نعمت بتمام وکمال تمکو مل گئی سواب
میری رہنی سی تمکو فائدہ نہیں بلکہ تمکو دنیاوی نقصان ہی کیونکہ یہود میری پیچھی ہین اور
میری سبب سی تمہاری بھی کرپی ہین اور مین جہاد کا حکم نہین لایا جو نہین قتل اور غارت
کرون سواب میرا جانا ہی صلاح ہی کیونکہ یہود میری بعد تم سی اسقدر مزاحمت نکرینگی جسقدر
میری سامنی کرتی ہین اور کرنیکا ارادہ رکھتی ہین اور اگر کرینگی تو بھی مضائقہ نہین بعد چندی
فارقلیط اگر تمہارا ناصر ومعین ہوگا ولیکن اگر مین نجاؤن تو وہ نہ آوی اور تمہین نصرت نہ پہنچی
اور یہ جو مینی کہا کہ اگر مین نجاؤنگا تو وہ نہ آویگا سو سبب اسکا یہ ہی کہ دو نبی مستقل صاحب
شرع جدید ایک زمان ومکان مین جمع نہین ہوسکتی والا بسبب اختلاف احکام کی نظام
عالم کا بگڑ جائی ہان دو نبی اسطرح کی جمع ہوسکتی ہین کہ ایک تابع ہو ایک متبوع چنانچہ موسیٰ
کی بعد دو دو چار چار پیغمبر اکٹھا ہوئی ہین سو فارقلیط ایسا نہین کہ میرا تابع ہو وہ بھی مستقل
صاحب شرع جدید ہوگا اور اگر مین اوسکا تابع ہون تو بعض فوائد واحکام جیسی کثرت علم
وعفو وغیرہ مخفی رہ جائین ہین چاند ہون وہ سورج ہی سورج چاند سی زیادہ نافع ہی جو چیز
چاندنی مین چھپی رہ گئی ہی دھوپ مین مل جائیگی چاند مظہر جمال کا ہی سورج مظہر جلال کا فہم
وان لم تفہم فارجع الی صولۃ الضیغم اور قول اوسکا جہانکا سردار یہ بھی سیری خدا پہ
صادق نہین آتا کیونکہ خدا دونو جہانکا سردار ہوتا ہی اور سرداری اوسکی دین جہان
مین زیادہ تر ظاہر ہوگی علاوہ اسکی اوس خدا فی ہنی نی حکومت وعدالت ونظم ونسق عالم
کا کچھ بھی نہین کیا پھر کسطرح اسکا سردار کہلاویگا بس ثابت ہوا کہ جہان کی سردار سی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکا سید وسلطان عادل اسم رکائنات نام ولقب
ہی جنھونی جہان مین عدل وحکم جاری کیا اور قول اوسکا اوسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین وہ

میری چیز و نسی پاویگا اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ فارقلیط موعود یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت عیسیٰ سی افضلتر ہی سو ا سطی کہ حضرت عیسیٰ کی نیک صفتین او سمین تہین اور اونکو اور نئی نئی صفتین اور رتبی جو حضرت عیسیٰ کو حاصل نہی او سی بخشی گئی ہو رہ یہ قول خدای ذہنی پر صادق نہین آتا کیونکہ باپ بیٹی روح قدس تینون باتفاق نصاری کی متحد ہین اور درجہ اور جلال مین برابر و یکسان اور یہان بیٹا اتحاد سی صاف منکر ہوا جاتا ہی کہ کہتا ہی کہ او سکی کوئی چیز مجہہ مین نہین نہ ذاتی نہ صفتی مین بالکل او سی سیا یُن و مغایر و علیحدہ ہون پس اگر تین خدا ہوتی اور تینون ایک ہوتی تو بیٹا اسطرح کہتا کہ مجہہ مین روح پاک کی کوئی چیز نہین ولیکن او سنی یہ کہا پس مغائرت ثابت ہوئی اور تثلیث باطل ہوئی پس نہو گا فارقلیط مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسمین عیسیٰ کی اکثر صفتین تہین جیسی نبوت اور رسالت اور معجزہ اور کشف و کرامات دکہانا اور اورونکو بہی او سکی طاقت بخشنا اور بشین کوئی اور حلم اور اگلی کتابونکی گواہی وغیر ذلک اور جو صفتین کہ خاص او سمین تہین حضرت عیسیٰ مین نہ تہین جیسی کہ جہاد کرنا اور رعب و جلال سی فتحیاب ہونا اور لوٹ کا مال لینا اور نکاح کرنا بسبب لطافت کی سایہ کا نہونا اور او سکی کتاب کا سب کتابون سی فصیح تر ہونا وغیر ذلک اور قول او سکا اس جہان کی سردار پر حکم کیا گیا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اس جہان کا سردار بادشاہ ہی او سپر حکم کیا گیا ہی یہی حکم کہ خلق کو بسبب جزا کی الزام ہوا سو وہ محمد خدا کا محکوم علیہ ہی جیسا او سپر حکم کیا گیا ہی ویسا ہی وہ کریگا ایسی وکسی پر توبیخ و حکمرانی نکریگا یا یہ معنی ہین کہ اس جہانکی سرداری کا حکم دیا گیا ہی یعنی خدا کا حکم ہوا ہی کہ اس جہان کا کوئی سردار ہو سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سردار ہوگا یا یہ معنی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو جہان کا سردار ہی او سی جزا و اجرت دی گئی ہی جیسا او سنی کیا ہی یعنی

او دیا

اوسکی عمل سے موافق اوسکو دین و دنیا مین جزا دیجاویگی سو اسیطرح وہ بہی سب کو ہر ایک
کی عمل کے موافق جزا دیگا اوس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین یہ جزا دیگئی کہ جہان کا
سردار بنا اور خلق اوسکی مطیع ہوئی عظیم الشان بادشاہون نے اوسکی آگی سر جہکایا اور اوسکا
نام نیک عالم مین فاش ہوا اور تا قیامت فاش ہیگا اور مکہ پر اوسی فتح دیگئی جیسی لی برہہ وغیرہ
کی شکست اوٹہائی تہی اور اوسکو بعد افلاس کی دوست و دشمن کی دولت ملی اور جب اوسکا
نام لیا جاتا ہی وسیہ درود و برکت بہیجی جاتی ہی اور آخرت مین وہ درجہ اوسکا ہوگا جو کسی پیغمبر کا
نہوگا فاعلم اور نصاری اس جگہہ جب عاجز ہوتی ہین کہتی ہین کہ اس جہان کی سردار سی مراد شیطان
ہی سو یہ اسواسطی کہتی ہین کہ اگر عیسی خدا کو اس جہان کا سردار کہینگی تو خدا و دشمن مغایرت
ثابت ہوجائیگی ولیکن اگر غور و انصاف سی دیکھو تو یہ تاویل محض بعید و نادرست ہی
یہان کلام دو کے وکیل کی آنی مین ہی شیطان بیچ مین کہانسی کود پڑا علاوہ اسکی
عیسی اوس سردار کی آنیکو اپنی کلام نکرنیکا سبب بتاتی ہین یعنی مین اس سبب سی آپ
کلام نہین کرتا کہ وہ آتا ہی راستی کی باتین سب بتادیگا میری کلام کرنیکی احتیاج نہین
چنانچہ دوسری جگہہ کہلکر یہی مضمون فرمایا کہ ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب
تم اوسکے برداشت نہین کرسکتی لیکن جب وہ روح صدق آویگا تمہین ساری سچائی کی
[illegible] ثابت ہوا کہ فارقلیط کا آنا عیسی کی خاموش رہنی کا سبب ہی سو وہی فارقلیط
جہان کا سردار کہا ہی علاوہ اسکی شیطان گیا کہان تہا جو عیسی فرماتی ہین کہ وہ آتا ہی وہ تو
اونکی عہد مین موجود تہا انجیل مین تو لکہا ہی کہ اوسنی عیسی سی باتین کین اور عیسی کو آزمایا اور
اگر یہ معنی لین وہ غالب ہوا چاہتا ہی تو یہی کلام درست نہین ہوتا کیونکہ اوسکا غالب ہونا
عیسی کی خاموشی کا سبب نہین ہوسکتا بلکہ یون کہنا چاہیئی کہ مین تمسی بہت کلام اسواسطی کرتا ہون

مین بہت عاجز ہو اور یہی سمجھتا ہون کہ شیطان کی غلبہ کا وقت آیا ہی مبادا وہ تمہین فریب دی
علاوہ اسکی یہ قول منافی ہی اس قول کی کہ میرا جانا سودمند ہی کیونکہ جب عیسیٰؑ کی جاتی ہی
شیطان انکا غلبہ ہوا تو انکا جانا کہان سودمند ہوا اور منافی ہی اس قول کی بھی کہ اس جہان کی
سردار پر حکم کیا گیا ہی کیونکہ شیطان محکوم و مغلوب نہین ہوا اور اگر ہوا تو غالب ہوا اوسکا
یہ پہلی قول سی ثابت کرتی ہو باطل ہوگا اور بالفرض و التقدیر اگر اسجہان کی سرداری شیطان
ہی مقصود ہو تو ہوا کری یہ بھی بیچ مین جملہ معترضہ سہی ہمارا مطلب تو یہ ہی کہ جسی تم فارقلیط و روح
صدق کہتی ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین میرا خدا فی ہتی نہین اس دلیل سی کہ اونسی تو ہیچ
و عدالت نہین کی اور قول اوسکا اپنی نہی گا اسکی موافق قرآن ناطق ہی کہ ما ینطق عن
الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی جی سی باتین نہین
بناتا بلکہ جو کچھ اوسی پیغام دیا جاتا ہی وہی کہتا ہی اور اگر فارقلیط سی وہ فرد ذہنی جسی تیسرا
خدا ٹھہراتی ہین مقصود ہو تو اوسکا محتاج ہونا لازم آوی کہ جب وہ دوسری سی سنی تب
بیان کری اور محتاج خدا نہین ہو سکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہی اسکی معنی ہین شفاعت
کرنیوالا اور درمیانی اور بزرگ کیا ہوا سو سب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر
صادق ہی بلکہ محمد اور بزرگ کیا ہوا دونو لفظ مترادف ہین اگر نصاری کہین اسمین
نام کی تبدیل ہی کیونکہ نام اونکا محمد تھا نہ فارقلیط کہو نہین اگر ایسی ہی تصریح طلب کرتی ہو تو اسطرح
کی خبر حضرت عیسیؑ کی بھی کسی اگلی کتاب مین نہین بی شبہہ کہین عیسیؑ کا لفظ واقع نہین
ہوا اور خود نصاری لکھتی ہین کہ عیسیؑ کا نام اگلی کتابون مین عمنوائیل تھا یعنی خدا ہمارے ساتھ
پس جسطرح عیسیؑ کی نام مین تبدیل ہی اسیطرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نام
مین ہی اور خدا کا ساتھ ہونا عیسیؑ سی مخصوص نہتا پیدایش کی ۳۹ مین ہی کہ خدا یوسف کی ساتھ

تہا اور مشاہدات یوحنا کی ۲ باب مین ہی کہ مین اوسی جو غالب و مظفر ہوتا ہی مخفی من کہلاؤ
دونگا اور ایک سنگ سفید دونگا جسپر ایک نیا نام لکھا ہی سوا اوسکی جسنی اوسی پایا کوئی اور کوئی
نہین جانتا اور مین اوس غالب کو جو میری کامونکو یاد رکہتا ہی قومونکا مختار کرونگا اور قومونکا سلطان
وہ آہنی عصا لیکر اون پر حکمرانی کریگا اور اونکو مٹی کی برتنونکی مانند چکنا چور کریگا چنانچہ یہی اسی
باب سی یہ پایا ہی اور مین اوسی صبحکا ستارہ دونگا انتہی کہتا ہون کہ عیسیٰؑ نی بعد انتقال
کی یہ خبرین یوحنا سی کہین سو غالب مظفر جسنی تمام سرکشونکو مغلوب کیا جسکے اتباع غالب بن
کل غالب اور حزب اللہ اور سیف اللہ اور اسد اللہ کہلائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور مخفی
من گوند چپ کی مٹھائی ہی جو اونہین غار حرا مین کہلائی گئی یعنی علم نبوت اور سنگ سفید وہ ہی جسکی امامیہ
اثنا عشریہ لکھتی ہین کہ جبرئیلؑ نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تہا اور اوسپر یہ لکھا تہا کہ ہر کسی سی نہین پڑھا
جاتا تہا سو اونہون نی حضرت علیؓ کو دیا اونہون نی امام حسنؓ کو یہان تک کہ حسن عسکریؓ کو پہنچا
اور سنہ دوسو ستر مین حسن عسکری سی امام مہدیؓ پیدا ہوئی سو جب ہشیار ہوئی حسنؓ نی وہ سنگ
سفید مع دوسری اونکی حوالی کیا وہ سنگ لیکر غائب ہو گئی اور آخری زمانی مین ظاہر ہونگی اور بعضی
محققین اہل اسلام کہتی ہین کہ یہ اوس پتہر کو آدمؑ بہشت سی لائی تہی اور اونسی شیثؑ کو پہنچا یہان
تک کہ ہاتہون ہاتہہ عیسیٰؑ کو پہنچا اور اونسی بوساطت روح قدس جبرئیلؑ کی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ملا اور شاید کہ وہ حجر اسود ہو کیونکہ حجر اسود پہلی دودہ سی زیادہ سفید تہا
رواہ الترمذی صاحب روضۃ الاحباب اور آہنی عصا کا ذکر اور حکمرانی کا بیان اور قومونکی
چکنا چور کرنیکا تذکرہ صحیفہ اشعیا مین بہی ہی زبور مین بہی ہی لیکن یوحنا کی خبر سی صاف ثابت
ہوگیا کہ وہ عیسیٰؑ کی بعد ہوگا کیونکہ عیسیٰؑ نی آپ فرمایا کہ مین ایک شخص کو ایسا ایسا دونگا
پس معلوم ہوا کہ وہ شخص غیر عیسیٰؑ کا ہی اور عیسیٰ کی بعد یوحنا کی بعد کوئی ایسا غالب نبی ہونیکا

سلطان ہونگی کہا حضرت صاحبکا لقب ہی مختار اور تیغ سی سرکشونکو مطیع کری ورنہ دعا و نفع
ہلاک کری سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد انہین ہوا یہ وضح خراب ہی لیکن
ہی اور عیسیٰ نی اس خبر کو خدا سی پایا تہا اور صبح کا ستارہ ہماری شریعت بیضا ہی یا قرآن
شریف کہ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا یا جمعہ کا دن کیونکہ صبح کا تارہ زہرہ ہی جسی سعد کہ
کہتی ہین اور وہ جمعہ کی دن سی منسوب ہی اسیواسطی جمعہ کو سو کیا کہتی ہین یا صبح کا ستارہ
مہدی ہی کہ پچہلی زمانیمین کفر کی تاریکی آکر دفع کریگا جسطرح پچہلی رات کو صبح ہوتی صبح کا
ستارہ نمایان ہوکر مزیل ظلمت ہوتا ہی اور شاید کہ عیسیٰ نی اپ کو صبح کا ستارہ کہا ہو
یعنی ہین خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو رہونگا اور اوسکی شریعت مضبوط کرنیکو آونگا
اور مینی ویپٹ اور ولیم یادر یوسنی کہا کہ یہ آہنی عصا لیکر جہاد کرنیوالا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہی تب ست ٹپا کر کہنی لگی کہ عیسیٰ نی یہ حکم تواطیرہ کی کلیسیاؤن پر کیا تہا سو وہین
کوئی شخص ایسا پیدا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہان گئی ہی نتہی مینی کہا تواطیرہ
کہان تہا تب کتابو نمین دیکہکر کہا کہ روم کی متعلقات مین استنبول کی قریب تہا مینی کہا
روم تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصحاب حضرت عمرہ وغیرہ نی فتح کیا تہا چنانچہ تواریخون
مسطور ہی اور ہجرت کی اکیسوین برس قسطنطین روم کا بادشاہ جو تثلیثیون کا معین تہا گار
تہا مسلمانونکی ہاتہوسنی نہایت ذلیل و مقہور ہوا اور آخر قتل کیا گیا چنانچہ تواریخ اسلامیہ
جام جہان نما مین مرقوم ہی اور بعد اصحاب کی بہی محمدیونکا روم مین عمل ہا یہر چند روز
فرنگیون نی اوسمین عمل پایا آخر سلاطین عثمانیہ کہ مسلمان تہی تمام روم پر قابض ہوئی اور اب بہی ان
مسلمانونکا عمل ہی بس یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ہوئی فَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ
اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اور تیسری مین کہ جو لوگ تم مین سی خراب نہین ہوئی وہ سزاوار اسکی ہین کہ میری ساتہہ سفید

پوشاک مین کیونکہ وہ غالب سفید پوشاک پہنیگا اور مین اوسکا نام کتاب حیات سی محو نکرونگا
بلکہ اوسکی نام کا اقرار اپنی باپ اور اوسکی فرشتونکی آگی کرونگا اور مین اوسی جو غالب ہوتا ہی
اپنی خدا کی ہیکل کا ستون کرونگا اور وہ پہر کبہی باہر نہ نکلیگا اور مین اپنی خدا کا نام اوسپر
لکہونگا اور اپنی خدا کی شہر کا یعنی نئی اورشلیم کا نام جو آسمان پرسی خدا کی حضور سی اترتی
ہی اوسپر لکہونگا اور مین اوس غالب کو اپنی تخت پر بیٹہنی دونگا چنانچہ مین بہی غالب ہوا اور اپنی
باپ کی ساتہہ تخت پر بیٹہا انتہی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ سفید پوشاک
پہنتی تہی اور فرماتی تہی اِلْبَسُوا الثِّیَابَ الْبِیضَ رواہ الترمذی اور عیسیٰ اور اونکی پیچہی
تابعین ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس سنت پر چلینگی اور قول اوسکا کبہی
باہر نکلیگا یعنی نبوت کا حکم تا قیامت رہیگا اور مدینۃ اللہ مکہ ہی کہ نیا اورشلیم ہوا یعنی
اوسکی بجای نبوت کا مقام بنا اور حجر اسود کہ اوسمین لگا ہی آسمانسی اترا ہی اور خدا کا نام
اوس غالب مظفر کی دل پر لکہا گیا اور اوسکی ساتہہ منسوب ہوا یعنی جو کوئی خدا کا نام
اوسکی قول و شرع کی موافق لیتا ہی وہ اصل باللہ ہوتا ہی اور اگر اوسکی برخلاف ہوکر
لیتا ہی وہ واصل نہین ہوتا اور عیسیٰ کا بہی نیا نام اوسکی ساتہہ منسوب ہوا اوسوقت مین یسوع
کہلاتی تہی اسوقت مین عیسیٰ کہلائی ظہور اول مین اونکی دم جان بخش مومنان تہی
ظہور ثانی مین جانگداز کافران ہوگی اوسوقت مین رحمت اونکی مشہور تہی اسوقت
مین قہر اوسوقت مین وہ ایکگونہ مغلوب ہوئی تہی اسوقت مین غالب کی ساتہی ہوکر
دجال و یاجوج پر غالب ہونگی اوسوقت مین کفار اونکو حقیقی ابن اللہ جانتی تہی اور یہی
اونکا نام مشہور کیا تہا اسوقت مین خدا کی پیاری اور نبی اللہ و عبد اللہ کہلاوینگی
اور قول اوسکا اپنی تخت پر یعنی نبوت کی تخت پر اور قول اوسکا مین غالب ہوا اس سببسی

نکلتا ہی عیسیٰ مقتول و مصلوب نہین ہوئی اور یہ مین نی سنا اونکا شمار جن پر نجات کی واسطی مہر
کی گئی تہین سنا کہ بنی اسرائیل کی فرقون مین سی ایک لاکہ چوالیس ہزار مہری ہوئی بارہ
اسباط سی بارہ بارہ ہزار بعد ازان مین نی نگاہ کی تو دیکہا ایک بڑی جماعت جسمین ہر صنف
ہر ذات ہر قوم ہر زبان کی لوگ تہی جنکو کوئی شمار نکر سکا سفید جامی پہنی اور خرمی کی
ڈالیان ہاتہون مین لیی خدا کی تخت اور برّہ کی آگی کہڑی تہی انتہی یہان سی معلوم ہوا کہ بعد
عیسیٰ کی بنی اسرائیل مین سی تہوڑی ہی لوگ ہوئی جنکی کاغذون پر نجات کی مہر کی گئی
اور غیر قوم سی بیشمار ناجی ہین سو وی محمدی امت ہین کہ سفید پوشاک اور خرمی کی ڈالیان
اونکی نشان ہین کیونکہ ان دونو چیزونکو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دوست
رکہتی تہی اور خرمی کی افراط جسقدر عرب مین ہی مشہور ہی کہ اور ملک مین نہین عرب اوسکی
آتی کی روٹیان کہاتی ہین اور اوسکو میوہ کی طرز پر تناول کرتی ہین اوسی سی دوشاب
وسرکہ بناتی ہین اوسی سی قسم قسم کی مٹہائیان بناتی ہین وہی روٹی ہی وہی سالن وہی میوہ
وہی مٹہائی روزہ کہولنا اوس سی ثواب ہی اور آنکہہ مین روشنی بڑہاتی ہی قال ع م
اَکْرِمُوا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ فَاِنَّہَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّۃِ طِیْنَۃِ اٰدَمَ اس کتاب مین
بسبب اختصار کی اتنی ہی خبرین لکہی گئین اور جسی ان خبرونکی شرح وتفصیل مطلوب ہو یا اور
خبرونکا معلوم کرنا منظور ہو اوسی کتاب صولۃ الضیغم کیطرف رجوع کرنا چاہیی

فصل

نصاری کہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی شمشیر سی مذہب اسلام کو جاری کیا ولیکن خدا کی خوبی
سی خلاف ہی کہ زبردستی سی مذہب حق کو دنیا مین جاری کری اور اوسکی سبب سی لاکہون
کو ہیجان کری اور ابتدا زمانی سی خدا کی کسی کلام سی ثابت نہین ہو سکتا کہ اللہ تعالی نی کسی نبی
یا بادشاہ کو کبہی فرمایا ہو کہ میری مذہب کو دنیا مین زور و ظلم سی جاری کر کہتا ہون مین حضرت

نوح عم کی وقت آسمان بلائی سو خدا نی تمام آدمیونکو چرندون پرندون درندون سمیت غرقاب
کیا مگر چندی معدود کو چنانچہ پیدائش کی ۷ مین ہی پہر اسکو خدا کی خوبی سی کوئی خلاف
کہہ سکتا ہی اور اوسیکی ۱۴ مین ہی کہ ابراہیم عم نی کدرلاعومر بادشاہ وغیرہ کو قتل و غارت کیا
اور ۱۹ مین ہی کہ لوط کی امت پر آگ اور گندہک برسی اور مشہور ہی کہ فراعنہ موسیٰ عم کی ہاتہہ سی
ہلاک ہوئی اور سفر الخروج کی ۱۷ مین ہی کہ موسیٰ عم کی حکم سی یوشع نی عمالقہ کو تلوار سی
شکست دی اور سفر الحساب کی ۳۱ مین ہی کہ موسیٰ عم نی فنحاس کو سردار بنا کر بارہ ہزار
اسرائیلونکی ساتہہ مدیانیونکی مقابلہ کو بہیجا اونہون نی ساری مدیانیونکو قتل کیا اور اونکا
مال و متاع و دواب و مواشی سب لوٹ لیا اور اونکی ساری بستیون اور گہرونکو پہونک
دیا اور استثنا کی ۷ مین ہی کہ تیرا خدا اون سب گروہون پر جنسی تو ڈرتا ہی زنبورونکو مسلط کریگا
تا کہ اونہین جو باقی و پنہان ہین تیری حضور سی ہلاک کری تیرا خدا اونکی بادشاہونکو تیری ہاتہون
گرفتار کروائیگا اور تو اونکی نام آسمان کی تلی سی مٹا دیگا اور ۲۰ مین ہی کہ جب تو قتال کی
لیی کسی شہر سی نزدیک ہو تو پہلی صلح کا پیغام دی اگر وہ صلح قبول لین تو سب سی خراج لی اور نہین
تو ہر ایک مرد کو قتل کر مگر عورتون اور لڑکونکو اور مال مواشی کو لوٹ لی اور صحیفہ یوشع
کی ۸ مین ہی کہ یوشع نی بحکم خدا تیس ہزار آدمی لشکر عی پر چڑہائی کی اور وہانکی لوگونکو بیک قلم
تہ تیغ کیا اور سب مقتول بارہ ہزار تہی اور کتاب سموئیل کی ۲۷ مین ہی کہ داؤد نی چار سو
اسّی مصر تک سیر کی و اوس مین کی لوگونکو قتل کیا اور صحیفہ ارمیا کی ۱ مین ہی کہ ای ارمیا نبی
تجہی ہدم و استیصال و اہلاک کی واسطی گروہون اور بادشاہون پر قائم کیا اور عبرانیہ کی ۱۱
مین ہی کہ جدعون اور بارق اور سمسون اور یفتاح اور داؤد اور سموئیل وغیرہ نی ایمان سی
مملکتونکو مسخر کیا اور عدالتین کین اور شیرونکی مونہہ بند کئی اور آگ کی شدت کو توڑ دیا تلوار کی

داؤد نکو کند کیا وہی سستی سی تھی ہوئی تب مین ہمادر ہوئی و رغیر و نکی فوجونکو و
سموئیل کی امین ہی کہ داؤد نی جلیات فلسطینی کو اپنی ہاتہہ سی مارا اور کتاب قضاۃ کی ۱۵
مین ہی کہ سمسون نی ایک گدہی کی ہڈی سی ہزار آدمی مار ڈالی و تسلیقیہ ثانیہ کی ۲ مین ہے
کہ ابن الہلاک کو عیسیٰ اپنی موہنہ کی دم سی فنا کر دیگا **فصل** نصاری کہتی ہین محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نی معجزہ نہ دکہائی اور پیشین گوئی کی کہتا ہون نہین ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سی تین ہزار معجزہ ظاہر ہوئی ور دو پارہ ہونا قمر کا برملا ہزارون کافرون اور
مسلمانونکی سامنی بیشک و شبہہ آپ سی واقع ہوا اور روایت کیا اسکو سیکڑون صحابہ
اور تابعین نے اور روایت کیا اونسی ایک جم غفیر نی ایسہ حدیث سی ور یہ خبر متواتر ہی اور
مروی ہی صحیحین مین اور کتابونمین طرق کثیرہ سی کہ شبہہ کو قطعاً وہان دخل نہین اور
لکہہ لیا تہا اس حادثہ کو جا بجا کی مورخون نی اور اجماع ہی مفسرینکا اسپر کہ اِقْتَرَبَتِ
السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ سی یہی انشقاق مراد ہی بدلیل اس آیت کی وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت کا دن نزدیک آیا ہی کیونکہ اوسدن چاند سورج
توڑ دیئی جائینگی سو اوسکا نمونہ نمایان ہوا اور اس نمونہ نی ظہور
قیامت کو قریب القیاس کر دیا کفار کو چاہیئی اب قیام قیامت کو بعید از قیاس نجانین
کیونکہ جسنی قمر کو آج اپنی نبی کی ہاتہہ سی شق کرایا وہ قادر ہی کہ ایکدن شمس و قمر دونو کو ٹکڑی
کی طرح لپیٹ ڈالی و رجب اوسکی بندونسی ایسی امر ہوئی تو اوس سی جو رب الارباب ہی
کیا عجیب اور کیا بعید لیکن کفار جب اسیطرح کی نشانیان دیکہتی ہین حماقت سی موہنہ پہیر
لیتی ہین اور کہتی ہین کہ یہ سحر ہی نظر بندی ہی یا یہ معنی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی دعا
کی تہی کہ میری ہاتہہ سی شق القمر کا معجزہ ظاہر ہو سو اس دعا کی قبولیت کی ساعت آپہنچی اور

ٹکڑی ہوگیا پس الف لام الساعۃ مین عہد کا ہی اور ماضی کا صیغہ صریح دلالت کرتا ہی کہ
شق ہونا واقع ہوچکا اور ایک مشت خاک آپ نی کافرونکو پہینک ماری تہی سو سبکی آنکہین
ٹیڑہی ہوگئین تہین تب حق تعالی نی فرمایا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
اور اسیطرف جامی نی اشارہ کیا ہی ع بمشت ریگ پشت حملہ شکست اور آپ کی
انگلیونسی سیکڑون آدمیونکی سامنی چشمہ جاری ہوا اور بکری کی ایک ران سی آپ نی چالیس آدمیونکو
آسودہ کیا اور عکاشہ بن محصن کی تلوار بدر کی دن ٹوٹ گئی سو آپ نی اوسی خرمی کی ایک ڈالی
پکڑادی وہی تلوار بنگئی اور قتادہ بن نعمان کی آنکہہ اوسی دن پہوٹ گئی اور معاذ بن عفراء
کا ہاتہہ کٹ گیا سو آپ نی دونوکو فوراً چنگا کردیا کذا فی المشکوۃ اور آپ کی آب دہن سی
کہاری پانی میٹھی ہوجاتی تہی اور آپ کی بدن مبارک کا پسینا مشک سی زیادہ خوشبو تہا
یہان تک کہ آپ گلیونمین چلتی تہی اور ہوامین خوشبو بہر رہتی تہی اس سبب سی لوگ
جان جاتی تہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گلی مین تشریف لائی تہی اور گرمیون مین
آپ کی اوپر ہمیشہ ابر کا سایہ رہتا تہا چنانچہ یہی دیکہکر حضرت خدیجہ رض نی آپ سی شادی کی تہی
اور آپ کی کپڑون پر مکہی نہ بیٹہی تہی اور کہٹمل اور مچہر آپکو ایذا نہ دیتی تہی اور ہزارون فرشتی
بدر کی دن آپ کی ساتہہ ہوکر کافرونسی لڑی چنانچہ فرمایا ہی وَاِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِہِمْ ہٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ
بِخَمْسَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ یعنی یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب تو کہنی لگا بدر کی دن مسلمانونسی کیا تمکو کفایت نہین تمہاری خدا کا تمکو مدد بہیجنا
تین ہزار فرشتونسی کہ آسمان سی اوتری ہوئی ہین البتہ اگر تم ٹہری ہوا اور لڑائی کی مقدمہ

ہین جو کچھہ مین تمسی کہون اوسکے مخالفت سی پرہیز کرو اور وہ یعنی دشمن تم پر فی الفور آوین تو مدد بہیجی تمہارا رب پانچہزار فرشتی نشانی والی تفسیرون مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بدر کی دن حقتعالی سی مدد مانگی سو تین ہزار فرشتی اوتری چنانچہ حضرت علی سی منقول ہی کہ پہلی ایک آندہی نہایت زور سی چلا بعد ازان پہر دوسرا آندہی چلا پہر تہوڑی دیر بعد تیسرا آندہی چلا سو پہلی مین جبرئیل ہزار فرشتی سمیت تہا دوسری مین میکائیل تیسری مین اسرافیل پگڑیان نور کی باندہی شملی کاندہون پر چہوڑی ابلق گہوڑون پر سوار تب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ای مسلمانو تین ہزار فرشتی تمہاری مدد کو اوتری ہین کیا تمکو انکی مدد کفایت نہین سو مسلمان اس سبب سی کہ کافرونکی کثرت سی ہراسان تہی کہنی لگی کہ ہان اسقدر کفایت تو ہین لیکن خدا کیا فرشتی زیادہ نہ بہیجیگا تب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا بلی ان تصبروا وتتقوا یعنی ہان اگر تم ٹہری رہوگی اور میری مخالفت نکروگی تو خدا دو ہزار فرشتی اور بہیجیگا اور سب پانچ ہزار ہو جاینگی پس مسلمانون نی جیکو مضبوط کیا اور لڑائی پر قدم گاڑی تب خدا نی بموجب قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو ہزار فرشتی اور بہیجی چنانچہ جلالین مین لکہا ہی فلما صبروا وانجز اللہ الوعد بان قاتلت معہم الملئکة علی خیل ابلق علیہم عمائم یعنی مسلمان ٹہری ہی سو خدا نی وعدہ پورا کیا اور فرشتی ابلق گہوڑون پر سوار عمامی باندہی اونکی مدد کو اوتری فقط اور مشرک لوگ فرشتون کی گہوڑونکا ہنہنانا اور کوڑونکی آواز سنتی تہی لیکن گہوڑونکو نہ دیکہتی تہی اور جب کوئی مسلمان کسی کافر کی پیچہی مارنیکو دوڑتا تہا پہنچنی سی آگی ہی اوسکا سر زمین پر پڑا دیکہتا تہا اور خندق کی لڑائی مین حقتعالی نی باد صبا کو بہیجا کہ اوسنی کافرونکی لاو لشکر مین

ڈولا ڈال دیا اور فرشتونکو بھیجا کہ اونہون نے خیمونکی طنابین کاٹ دین اور میخین
اوکھاڑ کر پھینک دین اور کافرونکے دل مین رعب ڈالدیا تب اونسے بھاگنے کے سوا کچھ نہ
بن پڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ
عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنی مجھے پروا سے مدد دیا گیا اور قوم عاد پچھیا ہوا سے ہلاک کیے گئے شعر
باد صبا ببست کمر نصرت ترا بدهی چراغ را که دهر با و با و زدی اور حق تعالی
یہ آیت بھیجی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ
فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا یعنی اے مسلمانو یاد کرو نعمت خدا کی
جب چڑھ آیا تم پر کافرونکا لشکر پس بھیجا ہمنے اونپر آندھی کو اور ایسے لشکر کو جو تمہارے
نظرونسے پوشیدہ تھا۔ صحیح نسائی و معجم کبیر مین ہے کہ ایک اندھے نے آپ سے بینا ہونے کی
استدعا کی آپ نے اوس سے دو رکعت نماز پڑھوائی اور فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ
فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ یہ کہتے ہی فورا اوسکی آنکھین آپ سے کھل گئین اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اصحاب نے اس نماز و دعا کو آزمایا اور پورا پایا
اور حضرت علی رض کو خبر دی کہ ابن ملجم تمکو قتل کریگا اور ویسا ہی ہوا۔ رواہ احمد اور
امام المحدثین مولانا عبد العزیز رح نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ جب علی رض نے وفات پائی
اور شلیم کے ہر ایک پتھر کے نیچے سے خون ابلنے لگا مینے کہا سبب اسکا یہ تھا کہ اونکی وفات
پانے سے خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی سوا اونکا قاتل گویا سب اور شلیمی پیغمبرونکا قاتل ہوا
کیونکہ بنی اسرائیل کی نبوت عیسیٰ ع کی وقت سے منقطع ہوئی اور بنی اسمعیل کی نبوت ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے منقطع ہوئی تھی صرف نبوت کی خلافت و جانشینی باقی

رہ گئی تھی سو اوسدن وہ بھی معدوم ہوئی اور امام حسینؑ کی شہادت کی آپ نی خبر دی

ابو ہریرہؓ برملا بیان کرتی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مجھی خبر دی ہی کہ ہجرت
سی ساٹھوین برس کی شروع مین یہ ہنگامہ ہوگا اور ہمیشہ ابو ہریرہؓ دعا کرتی تھی کہ خدا وہ
سال مجھی نہ دکھلائی سو جیسا آپ نی فرمایا تھا ویسا ظہور مین آیا اور ثابت بن قیس کے
قتل ہونیکی اور مصر و فارس کی فتح ہونیکی اور مسیلمہ کی خروج کی اور اوسکی قتل ہونیکی اور نجاشی
کے مرنیکی اور عبد اللہ بن رواحہ اور جعفر کی قتل ہونیکی خبر دی اور ویسا ہی ہوا اور قرآن
مین خبر دیگئی کہ ابولہب کی جورو رسّی کی پھانسی سی مریگی اور ایسا ہی ہوا اور سورۃ الروم
مین فرمایا گیا کہ هُم مِّن بَعدِ غَلَبِهِم سَيَغلِبُونَ فِي بِضعِ سِنِينَ یعنی رومی قریب
ہین کہ فارسیون پر غلبہ پاوینگی سو قریش کی کافرون نی کہا فارسی بڑی شوکت والی
ہین وہ رومیون سی ہرگز مغلوب نہونگی **شعر** کہ ایرانی از رومی نیش چون زد بقائم کجا ریزد اندر نبرد
آخر ابو بکر صدیقؓ اور ابی بن خلف سی یہ شرط ہوئی کہ اگر نو برس کی بیچ مین رومی غلبہ پاوین
تو ابی سو اونٹ دی نہین تو ابو بکر دین سو حدیبیہ کی دن خبر پہنچی کہ رومیون نی پارسیون
پر غلبہ پایا تب صدیق نی ابی سی سو اونٹ بھر لیے اور بضع کا لفظ تین عدد سی لیکر نو تک
بولا جاتا ہی اور سورۃ الفتح مین فرمایا گیا لَتَدخُلُنَّ المَسجِدَ الحَرَامَ اِن شَاءَ اللّٰہُ
اٰمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُم وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ یعنی قسم ہی تم ضرور
مسجد حرام مین داخل ہوگی جو چاہا ہی خدا اسطرح سی کہ دشمنون سی نڈر رہوگی یعنی غلبہ کی
ساتھ اور حج کیواسطی سر کی بال منڈاوگی اور کتراوگی اور کسی سی نہ ڈروگی سو ویسا ہی
ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیتی جاگتی مکہ فتح ہوگیا سو یہ سب معجزے بتواتر ثابت
ہین اور بعضی بروایت احاد بھی ثابت ہین لیکن عیسیٰؑ کی اکثر معجزی بروایت احاد ہی ثابت

پہنچی خبر متواتر باتفاق ہوشمندونکی یقینیات سی ہی مثلاً دیکھو ایک محلی کی لوگ متفق کہہ
دیتی ہین کہ فلانا تمہارا باپ ہی سو تم ایسا یقین کرلیتی ہو کہ گویا سو بار آنکھونسی دیکھا
ہو پہر اگر کسی کی بھی کہنی سی یہ تمہارا باپ نہین تو لڑمرو اور حال یہ ہی کہ حقیقت کار کی معلوم
نہین شاید کہ یہی چورکہہ اور قباحت واقع ہوگئی ہو اور شاید کہ خبر دینی والی جانتی ہون کہ
تم زید کی بیٹی ہو اور کسی مصلحت کیواسطی ایکاکر کی وہون نی کہہ دیا ہو کہ تم عمر کی بیٹی ہو پس جب
ایک محلی کی آدمیونکا قول جنکا اتفاق کرنا جہوٹہہ پر ممکن ہی مفید یقین کا ہوا تو لاکہون
کرورون دوست دشمن کا قول جنکا اتفاق کرنا جہوٹہہ پر ممکن نہین کیونکر مفید یقین کا نہوگا
اور عرب کا اُجڈ اور ناخواندہ ہونا مشہور ہی ممکن نتہا کہ وہ بن معجزہ دیکھی ایمان لاتی
اور شرح و تفصیل معجزونکی اگر مطلوب ہو تو شواہد النبوۃ و معارج النبوۃ و روضۃ الاحباب
و عجائب القصص و صولۃ الضیغم و جاذب القلوب وغیرہ کو دیکھو اور اس منصفی پر نظر کیا چاہیی کہ
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی باوجود کہ ہزارون معجزی دکہائی صاف صاف
فرما دیا کہ مین فقط ڈرانی والا ہون اور راہ درست بتانیوالا اور معجزونکی طاقت جو دکہاؤ مجہمین
نہین سب اللہ کی دین ہی وہ بخاہی تو مجہہ سی کچہہ ہوسکی سو یہ اس لیی فرمایا کہ احمق لوگ آپکو
خدا کی کارخانہ کا مالک نہ سمجہنی لگین اور بار بار معجزہ کی تکلیف ندین سو یہ عیسیٰ نی بہی کہا ہی
متی کی ۴ مین ہی کہ شیطان نی عیسیٰ سی کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپکو ہیکل کی کنگری سی
نیچی گرا دی کیونکہ خدا اپنی فرشتونکو حکم کریگا کہ تجہی ہاتہون پر اوٹہالین عیسیٰ نی کہا
خدا کو آزمانا اچہا نہین اور یہان سی یہ بہی معلوم ہوا کہ عیسیٰ ضعیف انتہی اور ۱۲ اور ۱۶ مین ہی کہ
بعضی کاتب و فریسی عیسیٰ سی معجزہ کی طالب ہوئی سو عیسیٰ نی کہا کہ اس زمانیکی شریر قوم
معجزہ ڈہونڈہتی ہین پر اونہین کوئی معجزہ سوا یونس نبی کی نشان کی دکہا یا نجائیگا یعنی

مین تین دن زمین کی اندر رہونگا پس معلوم ہوا کہ عیسیٰ ع بہی ہر وقت معجزہ نہ دکہا نی
بلکہ یہانسی یہ نکلتا ہی کہ عیسیٰ ع نی مرکر جی اوٹہنی کی سوا اور کوئی معجزہ نہین دکہایا سو
یہ بہی سب نی نہ دیکہا صرف اونکی گیارہ حواریون نی دیکہایا اور دو تین شخصون
نی اور کاتب و فریسی تو یہی کہا کیی کہ عیسیٰ ع کی لاش اونکی حواری کہو دینگی اور ۱۹ مین
ہی کہ عیسیٰ ع نی فرمایا مجہی کیا مت کہہ اچہا تو کوئی نہین مگر ایک جو خدا ہی اور محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ مجہی علم غیب کا نہین مگر جو خدا چاہی وحی و الہام سی
بتا دیوی اور اگر مین غیب کی باتین جانا کرتا تو اپنی لیی بہت خوبیان جمع کر لیتا سو
یہی بات اگلی کتابونسی بہی ثابت ہی دیکہو اسحاق سی بڑی پیغمبر کو جو بنی اسرائیل
کی دادا ہیر تہی اپنی مرنیکا دن معلوم نہوا اور اونکی آنکہین بند ہی ہوگئی تہین سو
عیص و یعقوب مین فرق نکر سکی اور اونکا ارادہ تہا کہ عیص نبی و رئیس ہو سو
نہوئی پایا یہ بات بتفصیل پیدائش کی ۲۷ مین ہی اور یعقوب ع کا حال توریت و
قرآن مین لکہا ہی کہ بن خدا کی بتائی یوسف کی جینی مرنیکا حال و نہین معلوم نہوا
اور اگر کسی نبی کو خدائی کارخانہ مین اختیار ہوتا تو تمام عالم کو اپنا امتی بنا لیتا موسیٰ
سی فرعونکو اور عیسیٰ ع سی یہودا کو اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی ابوجہل کو بی بہرہ
ہونیکی سوا کچہہ بہرہ نملا ع تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل اور عیسیٰ ع کو اگر علم
غیب ہوتا تو یہودا کو جسنی آخر دغا کی اپنی بارہ اصحاب کی مسلک مین منسلک
نکرتی اور متی کی ۱۱ مین ہی کہ عیسیٰ ع نی اون شہرونکو جنمین وسکی بہت معجزہ ظاہر ہوئی
تہی یعنی کورزین وغیرہ کو ملامت کی کیونکہ اونہونی توبہ نکی اور لوقا کی ۲۳ مین ہی
کہ ہیرودیس نی عیسیٰ ع سی بہت سوال کیی کہ کوئی معجزہ دکہی عیسیٰ ع نی نہ دکہایا یہ سمجہکر

که کرنیوالی نہوگا انتہی یہان سی معلوم ہوا کہ گورزین غیرہ کی اطاعت وغیر اطاعت
کا حال عیسیٰؑ کو معلوم نہوا اسواسطی شبہہ مین وتہین معجزہ دکہائی کہ شاید توبہ کرین لیکن
وہ ثابت نہوئی اور ہیرودیس کا حال او نہین معلوم ہوگیا کہ یہ توبہ کرنیوالی ساتھی نہین
اور متی کی ۲۰ مین ہے کہ ایک رنڈی نی عیسیٰؑ سی کہا مین یہ چاہتی ہون کہ میری بیٹی داہنی
بائین بیٹھین عیسیٰؑ نی فرمایا کہ یہ میرا کام نہین کہ تمکو بخشون بلکہ یہ اونہین جنکی لیی میری باپ
نی تیار کیا ہی دیا جائیگا یہان سی ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ خدا و نوایک چیز نتہی وگرنہ دوسرا کون
تہا جسکی فرمان کی منتظر رہتی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ بیشک بی اختیار تہی جو بات حقتعالی
نچاہتا تہا اونکی کیی نہوسکتی تہی اور دیکہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتو مین سی خواجہ باقی باللہ
ایک ولی تہی سو اونسی ایک نا پختہ نانبائی نی ہٹ کی کہ مجہی اپنا سا بنادو آخر بعد ردوکد کی
خواجہ صاحب ناچار ہوکر اوسی حجرہ مین لیگئی اور اوسپر توجہ کی جب حجرہ سی نکلی خواجہ صاحب
اور نانبائی کی شکل و صورت مین کچہہ فرق نرہا تہا مگر اتنا تہا کہ خواجہ صاحب ہشیار تہی
اور نانبائی مست الست آخر تین دن کی بعد اوسی بیہوشی مین انتقال کرگیا یہ حال صولۃ
الضیغم اور تفسیر عزیزی مین تفصیل ہی لیکن اس سی باقی باللہ کی فضیلت عیسیٰؑ پر ثابت نہین
ہوسکتی اسمین یہی بہید تہا کہ یہ بات حقتعالی نی چاہی تہی سو ہوئی اور وہ نچاہی تہی سو نہوئی
اور ۲۱ مین ہی کہ عیسیٰؑ کو بہوکہہ لگی تب وہ ایک انجیر کا درخت راہ مین دیکہکر اوسکی نزدیک آیا
لیکن پتیونکی سوا اوسپہ کچہہ نپایا تب اوسی بددعا دی وہ فوراً سوکہہ گیا سو عیسیٰؑ کو اگر علم غیب
ہوتا تو جانجاتی کہ اس درخت مین پہل نہین اسمین پہل ڈہونڈہنا عبث ہی اور یہان سی یہ
بہی معلوم ہوا کہ آدمی بہت محتاج ہی کیونکہ اوسکو بہوکہہ دیکتی ہی اور اوسکا دفعیہ اپنی ہاتہ
نہین رکہتا خارج سی اوسکی تلاش کرنا پڑتا ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ بہوکہہ کی برداشت کرنا نہایت مشکل ہی

اور یہہ کہتی ہین کہ یہ فعل عیسیٰ کا بیونکا سا تہا اسمین نہایت غضب و ...
ثابت ہوتی ہی کیونکہ محل غصہ کا انسان و حیوان ہی نہ پتہر اور درخت نصوصاً درخت مبارک
درخت کہ شریف و خوش میوہ و دافع الامراض تہا اور قصور اوس سی کچہہ نہوا تہا وہ فصل
خود بخود بن خدا کی پہل نہ لا سکتا تہا اور غصہ کرنا اون چیزون پر جو سمجہہ نہین رکہتین
ظاہر ہی کہ عاقلونکا کام نہین مناسب تہا کہ فرماتی الٰہی اسمین پہل نکل آوین اور
ہمیشہ لگی رہین تا مین بہی فائدہ پاؤن اور ہر کوئی اس سی فائدہ پایا کری اور وہ بہی جب تک
سرسبز رہی خدا کا ذکر کری اور جواب یہ ہی کہ شاید نصاری کی بندش ہوا اور اگر سچ ہی تو موسیٰ علیہ السلام
نی بہی توریت کی تختیان گرا دی تہین اور روضۃ الاحباب و عجائب القصص وغیرہ تواریخ
و تفاسیر مین ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایکبار بہوکی ہوئی اور اوس
جگہہ سوا ایک بکری اور چند آدمیون کی کچہہ نہتا سو آپ نی بکری والی سی فرمایا کہ اسکا دودہ
دہ لاؤ اوسنی کہا یا رسول اللہ یہ تو بہی ہی بہی تک گابہن نہین ہوئی آپ نی بسم اللہ کہکر
اوسکی پیٹہہ پہ ہاتہہ پہیرا اور فرمایا دودہ لی اوسنی دہا اور بہت سا دودہ نکلا سو حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی پیا اور آسودہ ہو گئی اور متی و مرقس و لوقا مین ہی کہ جب گرفتاری کی
رات آئی عیسیٰ نی زمین پر گر کر دعا مانگی کہ اگر ممکن ہو تو یہ گہڑی مجہسی ٹل جائی اور ای باپ سب
چیزین تجہسی ممکن ہین اس پیالی کو مجہسی گذرا لیکن اپنی خواہش کی موافق نہ میری خواہش کی موافق
سو بزعم نصاری حق تعالی نی اوس ساعت کو ٹالا اور شہادت کا جام اونہین پلایا پر پلایا اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اوسکا نہ واقع ہونا منظور تہا لیکن تقدیر سی نا چاری تہی اور جاننا
چاہیئی کہ خدا کا ارادہ عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم تہا یا نہتا اگر تہا تو دعا مانگنا بیفائدہ تہا بلکہ جان بوجہہ
کر دوست کی خلاف خواہش خواہش کرنا اور اگر نہتا تو علم غیب اونکو نہتا اور تینون

انجیلوں مین ہی عہد دیہ عالم اونھون نی تین دفعہ کی اور زبور کی ۳۵ مین ہے کہ جھوٹھی گواہ اوٹھی ہین اور مجھسی
سوالات کرتی ہین جن سی مین آگاہ نہین اور ۳۹ مین ہی اے خدا مجھی بتا کہ میرا انجام کیا ہی اور
میری عمر کتنی ہی

فصل

روح اللہ ابن اللہ ہونیکا بیان نصاری کہتی ہین انجیل مین ہی کہ
خدا کی روح عیسیٰ پر اُتری اور مسلمان بہی عیسیٰ کو روح اللہ کہتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایک خدا ہی
اور ایک خدا کی روح جسطرح آدمی اور آدمی کی روح یعنی مرکب کو آدمی کہتی ہین اور روح اوس
مرکب کی ایک فرد ہی پس عیسیٰ خدا کا ایک فرد ہی یعنی خدا کی روح نی انسان کی جسم کو مستعمل کیا سو
اوسیکا نام عیسیٰ ہی کہتا ہون روح اُترنیکی یہ معنی ہین کہ خدا کا فرشتہ آدمی پر ظاہر ہو یعنی روح و ملک
ایک معنی مین ہین یا روح اُترنی کی یہ معنی کہ خدا کا فیض و اثر آدمی پر ظاہر و باہر ہو جسطرح پیر کا
اثر یعنی آدمیون پر ہوتا ہی اور ان دونو باتو نمین سب پیغمبر شریک ہین کتاب القضاۃ کی ۶ مین
ہی کہ جدعون پر خدا کی روح اُتری اور ۱۴ مین ہی کہ سمسون پر خدا کی روح اُتری اور سموئیل کی
سفر اول کی ۱۶ مین ہی کہ داؤد پر خدا کی روح اتری اور ۱۰ مین ہی کہ سموئیل نی شاؤل
سی کہا تجھی فلانی جگہہ نبیونکا گروہ ملیگا وہان تجھہ پر بہی خدا کی روح اترےگی اور سفر ثانی
کی ۲۳ مین ہے کہ داؤد عم نی کہا خدا کی روح میرے زبان پر کلام کرتی ہی اور وہ کلام جس سی
میری زبان گویا ہی خدا کا کلام ہی اور اخبار الایام کی سفر ثانی کی ۲۴ مین ہے کہ زخریا بن
یویاداع پر خدا کی روح نازل ہوئی اور ۱۵ مین ہے حَلَّتْ عَلٰی عزریا ابن عزاد رُوحٌ مِنْ قُدَّامِ
اللّٰہِ یعنی خدا کی آگی سی اور خدا کی طرف سے عزریا پر روح اُتری یہانسی معلوم ہوا کہ اگلی کتابو
مین جہان حَلَّتْ عَلَیْہِ رُوحُ اللّٰہِ یا نَزَلَتْ عَلَیْہِ رُوحُ اللّٰہِ مذکور ہی وہان یہی مقصود ہی
کہ حَلَّتْ عَلَیْہِ رُوحٌ مِنْ قُدَّامِ اللّٰہِ اور لوقا کی ۱ مین ہی کہ فرشتہ نی زکریا سی کہا کہ
یحیی پیدا ہوتی ہی روح قدس سی معمور ہو جائیگا اور ۱ مین ہی کہ الیسبات روح قدس سے معمور ہوئی

اور ۴۸ مین ہی کہ زکریا روح قدس سی معمور ہوا حاصل یہ ہی کہ سلام ظاہری عالمونکی نزدیک روح
وروح قدس معنی ملک کی ہی کہ انبیا پر نازل ہوتا ہی اور وہ ملک جبرئیل ہی جسکا ذکر صحیفہ
دانیال کی ۸ مین ہی ورروح اللہ کہ حضرت عیسیٰ کا لقب ہی اسمین اضافت یا دنی علاقہ سے ہی
جسطرح بکری کا گوشت پکتا ہی وکہتی ہین ہمارا گوشت پک رہا ہی پس روح اللہ کی اضافت
بھی اسیطرح کی ہی اور یہ اضافت تشریف وتعظیم کی راہ سی استعمال کی گئی ہی چنانچہ ناقہ اللہ
اور اکثر معمول ہی کہ امرا وسلاطین کو جس چیز کی تعظیم منظور ہوتی ہی اوسی اپنی طرف منسوب
کرتی ہین اورحقتعالی نی آدم کی حق مین بھی فرمایا ہی نفخت فیہ من روحی اور باطنی
علما کہتی ہین کہ روح نہ جسم مین داخل ہی نہ جسم سی خارج جسطرح آفتاب نہ گہر مین داخل ہی نہ گہر سی باہر
اور آفتاب کی اثر سی پتہر مین لعل پیدا ہوتا ہی لیکن آفتاب یا اوسکی روشنی پتہر مین گہس نہین جاتی اسیطرح
روح کو جسم سی ایک علاقہ اور نسبت ہوتی ہی کہ اوسی نسبت وعلاقہ کی سبب جسم کا قیام
ہی اور جہان وہ علاقہ اور توجہ منقطع ہوئی جسم مردہ ہوگیا پس جو روح کہ اوسع بالاطلاق ہو
ممکن ہی کہ اوسکی دوسری روح کی ساتہہ قیومیت کا علاقہ اور توجہ بہم پہنچی اور یہ دوسری
روح کہ علاقہ پیدا کرنیوالی ہی بجای روح الروح کی ہوجاوی پس حقیقت الحقائق کہ
سب وجون کی روح ہی اور تمام عالم اوسیکی توجہ سی قائم ہی ممکن ہی کہ اسطرح کا نصرف
کسی روح پر کری اسی معنی مین مولوی روم نی فرمایا ہی نظم چون پری غالب شود بر آدمی
گم شود از مرد وصف مردمی ہرچہ گوید آن پری گفتہ بود زین سری زان سری گفتہ بود
چون پری را این دم و قانون بود کردگار آن پری خود چون بود اور ابوبکر بن ابی الدنیا نی کتاب من عاش بعد الموت مین اور قاضی ابوبکر بن
مخلد وغیرہ محدثون نی روایت کیا ہی کہ زید بن خارجہ جب موا اور اوسکو دفن
کرنیکو لی چلی اوسکی روح نی اوسکی بدن سی متعلق ہوکر باآواز بلند کہا محمد رسول اللہ النبی
حذا کا ہی محمد بہیجا ہوا

الامی خاتم النبیین لا نبی بعدہ کان ذلک فی الکتاب الاول ہے اور کسی
بولنے والے نے اوسکی زبان پر کہا صدق صدق بعد ازان بدن کی روح نے کہا ابوبکر
خلیفۃ رسول اللہ الصدیق الامین کان ضعیفا فی جسدہ قویا فی
امر اللہ کان ذلک فی الکتاب الاول ہے دوسرے کہنے والے نے اوسکی زبان کہا
صدق صدق تا آخر قصۂ طویلہ اس سے معلوم ہوا کہ وہان دو روحونکا بروز
ہوا تھا ایک زید کی روح کہ اپنے بدن سے متعلق ہو کر کلام کرتی تھی دوسری اور ایک روح
کہ ہر کلام کے بعد اوسکی زبان پر اوسکی تصدیق کرتی تھی القصہ روح اللہ کا نزول خاص عیسیٰ
کے ساتھ نہین پس اگر اس نزول کے سبب نصاری عیسیٰ کو خدا کہتے ہین تو واجب ہے کہ
سب پیغمبرونکو خدا کہین اور روح اللہ جو عیسیٰ کا لقب پڑ گیا اس سے یہ نہین لازم آتا کہ
اونکے سوا اور کوئی نبی روح اللہ نہو دیکھو یوسف صدیق اللہ کہلاتے ہین اس سے
یہ نہین لازم آتا کہ اونکے سوا اورونمین صداقت نہو اور موسیٰ کلیم اللہ کہلاتے ہین
لیکن ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی شب معراج مین حقتعالی نے کلام
کیا اور آدم و ابراہیم صفی اللہ و خلیل اللہ تھے سوا اور پیغمبرونمین بھی صفوت و خلت تھی ایسے
ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار صدیق فاروق حلیم و شجاع کہلاتے ہین باوجودیکہ
ہر ایک مین چارون صفتین موجود تھین لیکن جسمین جو صفت غالب ہوتی ہے اوسی صفت سے مشہور
ہو جاتا ہے سو حضرت عیسیٰ مین احکام روحیہ غالب تھے کہ بن باپ پیدا ہوئے اور فرشتونکی
طرح کھانے اور جورو کرنے سے مجرد رہے اور حدیث مین ہے کہ جو لڑکا پیدا ہوتا ہے اوسے
شیطان چھو لیتا ہے مگر عیسیٰ کو شیطان نے مس نہین کیا اس سبب سے اونمین بہت روحانیت
تھی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت القاب تھے جیسے حبیب اللہ و رسول اللہ

و نور اللہ و مصطفے و سراج منیر وغیرہ اور قول اونکا عیسیٰ خدا کا ایک فرد ہی صریح باطل ہی
کیونکہ اس سی لازم آتا ہی کہ خدا مرکب ہوا ور جزو رکھتا ہو حالانکہ تجزیہ و تبعیض خدا مین ثابت
کرنا کفر ہی کیونکہ اس سی محتاج ہونا اور حادث ہونا خدا کا لازم آتا ہی اور خود وہ نصرانی
جو دلائل وافیہ کا مؤلف ہی لکھتا ہی کہ جو تجزیہ کا قائل ہو کافر ہی اور عیسیٰ اکثر تمثیل ہی مین
کلام کرتی تہی چنانچہ متی کی ۱۳ مین یہی لکھا ہی اور انجیلو مین اکثر اونکی تمثیلین ہین پھر عجب
کیا ہی کہ اونہون نی اپ کو اگر بیٹا کہا ہو تو تمثیلاً کہا ہو یعنی خدا کا پیارا اور انجیل کی
تمامی مین ہی کہ مین جانیوالا ہون اپنی اور تمہاری باپ پاس اور یہ بھی انجیلو مین ہی
کہ مین خدا کا بھیجا ہوا ہون پس اس قرینہ سی معلوم ہوا کہ باپ کا لفظ بمعنی مربی کی ہی اور
بیضاوی مین ہی کہ بنی اسرائیل خدا کو مربی سمجھکر مجازاً باپ کہتی تہی لیکن انجام اسکا فساد
ہوا اسواسطی ہماری شرع مین یہ کہنا حرام و ممنوع ہو گیا اور رومیہ کی ۸ مین ہی کہ جو
روح خدا سی ہدایت پاوی وہ ابن اللہ ہی اور ملاخیا کی ۱ مین ہے کہ بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہی
اور غلام میان کی سو مین اگر باپ ہون تو میری تعظیم کہان اور اگر میان ہون تو میرا خوف
کہان اور ۲ مین ہی کہ کیا ایک خدا نی تمہین نہین پیدا کیا کیا تم سبکا ایک باپ نہین
اور زبور کی ۲ مین ہی کہ خدا نی مجھی کہا تو میرا بیٹا اور اشعیا کی ۶۳ مین ہے کہ اے خدا تو ہمارا
باپ ہی اور ہمارا نجات بخشنی والا اور استثنا کی ۱۴ مین ہی کہ تم اپنی خدا کی بیٹو نکی جگہہ
ہو تم کسیکی موت سی اپنی بدنکو نہ کاٹو اور ۳۲ مین ہے کہ کیا خدا تمہارا باپ نہین پس اس سی ثابت
ہوا کہ بیشک بنی اسرائیل خدا کو مجازی باپ کہتی تہی نہ حقیقی اور یہ خاص عیسیٰ سی نہ تہا پس
اونکو اللہ یا حقیقی ابن اللہ جاننا محض گمراہی ہی اور اگر اسیطرح مجاز کو حقیقت سمجھینگی تو
ہزارون ابن اللہ ثابت ہو جاینگی اور توریت کو نصاری محرف نہین کہہ سکتی اور یہ کہنا

کہ وہ یہ لوگ مجازی بیٹے ہین عیسی حقیقی بلحص محکم ہی اور داؤدی بیدایش اور دیت اور دلیم یاد ہونی
ہیں ...ہیں کہ ... صرف بیٹا کہا ہی لیکن عیسیٰ کو انجیل مین اکلوتا
... انجیلین آسمانی کتاب نہین اونکا
... توریت وغیرہ سی نص صریح ... داؤد کہ عیسیٰ اکلوتا اور پہلوٹھا ہی تو
ہم ... مسلمانون کا جواب یہ ہی کہ انجیلین محرف ہین دوسرا یہ کہ پہلوٹھا ہونا ہی
خاص عیسیٰ سی نہین سفر الخروج کی ۴ مین ہی کہ فرعون سی کہ خدا فرماتا ہی کہ اسرائیل
... پہلوٹھا ہی اور ارمیا کی ۳۱ مین ہی کہ مین اسرائیل کا باپ ہوا اور افرائیم میرا
... عیسیٰ سچ مچ کی بیٹے ہین تو اسرائیل و افرائیم بھی سچ مچ کی بیٹے ہین اور
... تعظیما کہا تو انہین بھی تعظیما کہا تیسرا یہ کہ توریت و صحیفہ ارمیا و انجیل تینون
باہم متناقض ہین کیونکہ پہلوٹھا ایک ہی ہوتا ہی تین نہین ہوسکتی سو اگر توریت سچی
ہی اور اسرائیل پہلوٹھا ہی تو کتاب ارمیا و انجیل دونو جھوٹھی ہین کیونکہ افرائیم و
عیسیٰ دوسرو تیسرو ٹھی ہین اور اگر انجیل سچی ہی تو وہ دونو جھوٹھی ہین اگر کہین
باعتبار دو تین جزؤن کی ایک شخص کی دو تین پہلوٹھی ہوسکتی ہین کہین ہم خدا کی
جورو ہی نعوذ باللہ تو عالم وزمانہ ہی سو اگر عالم و زمانہ تمام فنا ہو جاتا اور سرنو
سی دوسری بار پیدا ہوتا تو البتہ دو پہلوٹھی ہوسکتی تھی اور سمجھو تو سیدھی بات
ہی کیونکہ اسرائیل کی بارہ فرقی تھی سو دس و تین سی افرائیم کہلاتی ہین اور دو
یہودا کہلاتی ہین اور عیسیٰ بیشک بنی اسرائیل سی ہین اور ابن داؤد کہلاتی ہین پس
حقتعالی نی صرف بنی اسرائیل کو پہلوٹھا کہا اور افرائیم و عیسیٰ وہین مین داخل
ہین پس افرائیم کو پہلوٹھا کہا تو بنی اسرائیل کو کہا و عیسیٰ کو کہا تو بنی اسرائیل کو کہا پس

ناقص مٹ گیا اور تجھے جانتی ہو کہ بنی اسرائیل کو پہلوٹھا کیوں کہا پہلوٹھا اسواسطی کہا کہ
نبوت و شوکت و صلاح و عبادت پہلی اونہیں میں تھا اور بعد [illegible] وہی نبی ہیں پس بنی اسمعا
دوسرا بیٹا ہی یعنی اول وہ عزیز و مطیع تھا بعد ازان [illegible] مطیع ہوا اور اگر وہ بنی کہا گیا [illegible]
مطیع ہوتا تو پہلوٹھا نکہلاتا کیونکہ جب وہ پیدا ہوئی ہیں تہی ایک پہلوٹھا کہا [illegible]
اور عیسیٰ کو اکلوتا اگر کہا ہو تو اسواسطی کہا کہ وہ پیغمبر تھی اور خاص تھی اسواسطی خاص
لفظ اون پر اطلاق کیا گیا تا فی الجملہ عوام سے بنی اسرائیل سے ممتاز ہوں اور عیسیٰ
حقیقی اکلوتی نہیں ہو سکتی کیونکہ لڑکا تبھی اکلوتا کہلاتا ہی جب اوسکی سوا دوسرا نہو اور
جب ثابت ہوا کہ اسرائیل بھی بیٹا ہی اور پہلوٹھا ہی تو عیسیٰ کا اکلوتا ہونا باطل ہوا
فافہم او متی کی ۳ میں ہے کہ عیسیٰ جب یحیی سے اصطباغ پا چکا آسمان کی دروازی اوسپر
کھل گئی اور اوسنی خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اپنی اوپر اترتی دیکھا اس سے معلوم
ہوا کہ مسیح علیہ السلام پیشتر سے روح اللہ نہ تھی بعد اصطباغ کی ہوئی اور پیشتر سے اونکو کچھہ معلوم نہ تھا
بعد اصطباغ کی جب آسمان کی دروازی کہلی سب کچھہ اونہوں نی دیکھہ لیا اور شان
عبودیت و رسالت کی ہی

فصل تثلیث کا بیان

نصاری کہتی ہیں کہ
توحید تثلیث میں ہی اور تثلیث توحید میں دیکھو یہ مثلث △ ایک ہی اور
ایک کی تین کونی ہیں اور تینوں اکیلی ہیں اور تینونکا ایک مثلث ہی کہنا ہو تمہیں بہی تکنا درست
نہیں جہوٹھا بناتا ہی کیونکہ مجموع تینوں کونونکا مشتمل ہی مثلث واحد کا لیکن ہر ایک اون
تینوں کونوں سی بانفرادہ اوسکینی دائری کی مساوی نہیں اور مثلث و احاطہ مشتمل ہی تینوں
کونونکا لیکن ہر کونا اون تینوں کونوں سی مساوی اوسکا نہیں پس دلیل تمہاری ناتمام ہی
اور جب یہ بات کیا روس پادری سی کہی گئی بولا عام لوگونکی سمجھانیکو اسقدر کافی ہی

اور حضرت مسیح نے یہہ نہین کہا تھا مگر بڑی ریاضت سے یعنی کہا اگر اثبات دین کا ایسی ہی ریاضتی
کا تو ممکن ہے کہ کوئی شخص ذاتی مریم کو بھی خدائی مین شامل کرکے مربع دائرہ سطر کا
پہنچ کر کہنے لگے کہ توحید تثلیث ہی اور تربیع توحید مین ہے دلیل تمہاری عوام فارسی
انکے لیے بھی کافی ہے مگر ہان مجہوری چیز کا اس جا لمین آجائین تو آجائین اور ریاضت
کا حال یہہ ہے کہ اول تو حضرت عیسیٰ کی شرع مین ریاضت شدیدہ محنت شاقہ تھی ہی نہین
چنانچہ جو اربعہ نکو سوز دنیا معاف تھا اور کچھہ تھوڑی بہت محنت تھی بھی سو رفتہ رفتہ
نصرانیون نے ترک کر دی تمام اس سے انکی امور دنیا مین لگ گئی اور دین سے بالکل غافل ہو بیٹھی
اسی سبب سے عقل معاش انکو زیادہ ہو گئی یہانتک کہ اہل فرنگ کہلاتی ہین اور دین کی مقدمہ
مین بعض فرنگ بیوقوف ہو گئے ہین حضرت عیسیٰ کی خدا جاننے ہی کو اپنی نجات سمجھتی ہین اور عمل کو
محض بیحقیقت جانتی ہین اور کسی چیز کو ناپاک نہین سمجھتی ہین سو جب یہہ نقشہ ہوا تو ریاضت
کا ذکر محض فریب ہے علاوہ اسکی اسطرح کی بات ہندو بھی کہہ سکتی ہین کہ رام کی خدائی کا
حال کھلی جب ہندو انکی طریق پر کشٹ کرو اور مثنی ولیم پادری سے تثلیث کا حال
پوچھا بولا اسطرح انسان تین چیز یعنی مرکب ہی ایک جسم ایک روح ایک جان اور باوجود
تثلیث کی ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہین یعنی باپ بیٹا روح تین ہین اور تینو ملکر
ایک خدا ہی مینی کہا مرکب جزء کا محتاج ہوتا ہی اور جو محتاج ہو خدائی کی لائق نہین
دوسرا جواب جو مرکب ہوتا ہی محدث ہوتا ہی پس قدیم نہوگا تیسرا جواب انسان
کہ تین چیز یعنی مرکب ہی اگر ان تینو مین سی ایک الگ ہو جائی تو باقی بیکار رہ جائین کیونکہ
اگر حیات نہو تو بدن خاک ہی اور بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہو سکین
اور روح نہو تو بدن و حیات دونو بیکار ہو جاوین پس اگر خدا تین فرد یعنی مرکب ہو

اور بیٹی کی فرد اوس سبب سی الگ ہوکر دنیا مین آدمی نکر ہووے و یا شخص کی [illegible]
بیکار ہوجاوین اور جب بیٹی کی فرد باپ مین جا ملی اور [illegible]
آدمی اور جواریون اور بغیر [illegible] کے ساتھ ہو و یا شخص [illegible]
بیکار ہوجاوین پس ناقص و معزول [illegible] ہونا خدا کا لازم [illegible]
علوا کبیرا چوتہا جواب [illegible] مسئلہ مثالوں سی ثابت نہین ہوسکتا اور [illegible]
کا قیاس کرنا نہین ہٹہتا اور اگر دین ثابت کرنا ایسی مثالون سی ہے تو ممکن ہی کوئی
شخص کہی جسطرح چار عنصر متضاد ملکر ایک مزاج ہوتا ہی اور عناصر کی [illegible] امزاج کا
تعدد لازم نہین آتا اسی طرح توحید [illegible] ربیع فی التوحید ثابت ہے
ہین پانچ چیزونسی مزاج بنتا ہی چار عنصر اور پانچوان اکاس پس توحید فی التخمیس و تخمیس
فی التوحید ثابت ہوئی وقس علی ہذا اور جسطرح کی مثالین نصاری عیسیٰ کی اثبات الوہیت
مین لاتی ہین اسی طرح ہنود رام و کرشن کی الوہیت مین اور غلاۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
علیؑ و ائمہ کی الوہیت مین لاسکتی ہین اور نصاری کہتی ہین یوحنا کی انجیل مین ہے کہ عیسیٰ نے لعازر
کی قبر پر جاکر کہا ای میری باپ مین تیرا شکر کرتا ہون اسواسطے کہ تو میری سن لیتا ہی اور
قبول کرتا ہی اور مین جانتا ہون کہ تو میری دعا مستجاب کرتا ہی لیکن یہ مین اسواسطی کہتا ہون
تاکہ یہ لوگ جو مجھی گھیری ہوئی ہین جانین کہ تو نی مجھی بہیجا ہی یہ کہکر چلایا کہ نکل آ ای لعازر
پس وہ نکل آیا اور مردہ کا جلانا خدا کا کام ہی آدمی کا نہین کہتا ہون نہین یہ بات عیسیٰؑ
کی خدا ہونی پر دلالت نہین کرتی بلکہ اونکی نبوت عامہ پر بھی دلالت نہین کرتی ولیکن
خدا کا شکر کرنا اور مناجات کا اقرار کرنا کہ خدا نی اونکو بہیجا ہی خبر دیتا ہی کہ وہ خدا کی
ہمسر و برابر نتہی بلکہ اوس سے کمتر تہی اور اوسکی محتاج و دست نگر پس اس سی اونکا حدوث

ثابت [illegible] مطلب عیسیٰ کا یہ ہی کہ ایخدا مین جانتا ہون کہ میری دل کی آرزو مین
[illegible] ہی کیا [illegible] اور ظاہر مین دعا مانگنی کی احتیاج نہین لیکن اسوقت
مجھکو [illegible] خیال [illegible] تیرا شکر کہتا ہون سو اسواسطی ہی کہ مردہ کا جی اٹھنا نہایت
عجب کام ہی [illegible] تو لوگ [illegible] کرنی لگین کہ عیسیٰ اللہ یا حقیقی ابن اللہ ہی سو اسی لیئی ہی
اور [illegible] دعا کرتا ہون [illegible] خلق سمجھی کہ مین عجز د مختار نہین [illegible] اختیار و ملکیت تجکو ہی اور مین صرف
تیرا رسول و فرستادہ ہون [illegible] جواب مردہ جلانا خاص عیسیٰ سی نہین متی کی [illegible] مین
ہی کہ عیسیٰ [illegible] کہا کہ اسرائیلیونکو دعوت کرو جا کر اور بیمارونکو اچھا کرو اور
[illegible] کرو وہ [illegible] مین [illegible] اوین تم دوسری شہر کو بھاگ جاؤ
یہان معلوم ہوا کہ حواری [illegible] اور [illegible] ستاتی تھی بھاگ بھی جاتی
تھی پھر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مکہ سی ہجرت کی تو کیا طعن کی جگہہ ہوئی
اور الیاس نی اور الیسع نی بھی مردہ جلایا تھا چنانچہ ابراہیمیم وغیرہ مین موجود ہی
اور صحیفہ حزقیال کی ۳۷ مین ہے کہ حزقیال نی بہت بڑی جماعت کو جلایا اور بیضاوی مین
ہی کہ وہ دس ہزار تھی یا تیس ہزار یا ستر ہزار اور توریت مین ہی کہ موسیٰ کی دعا سی ستر
آدمی جی اور عجائب القصص وغیرہ مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دو بیٹی جابر
کی جلا دی اگر نصاری کہین اور لوگ بحکم خدا جلاتی تھی تو ہم کہین عیسیٰ بھی اسیطرح اور
حقیقت یہ ہی کہ قیامت کی دن تمام خلق کا مرکر جی اٹھنا کفار کی خیال مین نہ آتا تھا اس
سبب سے حقتعالی نی بعضی نبیونکی ہاتھ سی مردی جلوا دیی اور نصاری کی طرح نصیری بھی کہتی
ہین کہ علی خدا ہی کیونکہ اوسنی خطبۃ الافتخار مین فرمایا مین ہی نی موسیٰ کو بچایا اور فرعونکو
ڈبایا اور مین ہی مردونکو جلاونگا اور صور پھونکونگا اور آفتاب ونکی واسطی پھر گیا اور خدا کی

پھر مین وہ پیدا ہوئی اور چور کا کٹا ہوا ہاتھ درست بنا دیا چنانچہ عطار

از دم عیسی کسی گر زنده خاست او بدم دست برید در درست

بھتیجی کو جلا دیا اور عیسی نے سولی پر سے انہین کو پکارا کہ ایلی ایلی

ای علی ای علی تو نے کیون مجھے کیلا چھوڑا چنانچہ متی کی انجیل مین ہے خود ہی و رقران

هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اونہین کہا اور انکی کتابون مین ایل و ایلی انکا نام تہا

تصرف علی علی کہنے لگی او رجہان ایلوہم اتا ہی علی ہی سمجہ رہین یعنی بمع آرچہ عرب

ہین مین پر بولی جاتی ہی لیکن حقیقت مین جہان ایک مرتبہ ثابت ہو گئی اور

یہی لگ مناجات مین کہتے ہین شہ مرا علی اللہ یا ابا الحسن یا ابو تراب حل مشکل کن شافع روز

جزا یوم الحساب اور اسیطرح ہنود ... ہی شبکی سب احمق و گمراہ ہین

اور خطبۃ الافتخار کی روایت مجہول و ضعیف ہی ور بالفرض اگر مان لیجاوی تو بطور حکایت

کے اپنی خدا کیطرف سے کہا ہوگا یا سکر کی حالت مین حقیقۃ الحقائق کی زبان سے تکلم کیا ہوگا

اور آفتاب کا پھر جانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معجزہ تہا کما فی ترجمۃ المشکوۃ اور مردہ

کا جلانا کرامت ہی اور اولیا و انبیا سے بہی ہوا ہی اور اہل عبرانی مین خدا کا نام ہی اور نام کی

اشتراک سے حقیقت مشترک نہین ہوجاتی اور ایلوہم مین ہم کا لفظ تعظیم کیواسطے ہی جیسے پارسی مین اژدہا

کہ جمع ہی ایک بڑے سانپ کو کہتے ہین اور عربی مین ہی نَحْنُ الْوَارِثُوْنَ وَالاَفَادُ حُوْبِی

یا اللّٰهُمَّ اور ہندی مین ایک آدمیکو ہم اور تم کہتے ہین یا ایل علیحدہ لفظ ہی ور ایلوہم

علیحدہ لفظ بس جز کلمہ کا ہی دوسرا کلمہ نہین اور علی ہمیشہ اپنی خالق کی عبادت کیا کرتی تہی

جس طرح عیسی لوقا کی ا ا مین ہی کہ نماز پڑہتی تہی و رعلی نے معاویہ سے تنگ ہو کر صلح کی اور

ابن ملجم کی ہاتھ سے شہید ہوئے اور نصاری کہتی ہین مسیح موا پہر جیا کہتا ہو کہ مین وہ مردہ میت تہا

یا زندہ ملکہ کہیں مردہ تہا تو تحصیل حاصل لازم آوی ور اگر کہیں مردہ تہا تو ہم کہیں مردہ آپ

خالق حیات کیونکر ہوا یا غیر اوسکا اگر کہیں آپ ہی وسنی آپ کو جلایا تو محال لازم آوی

ہی کہ مردہ ہو خالق حیات ہو نہیں ہوسکتا اور خلق حیات کی قدرت رکہیگا اوسکو

ہ ہوگا معدوم ... کرنا تو موجود کی باقی رکہنی سی مشکل ہی ور اگر کہیں

... غیر نی اوسکو جلایا وہی غیر جسنی وسی مردہ کی تہی تو لازم ہوجائیگا کہ

عیسیٰ خدا کا محتاج ہو ... ہمارا مطلب ہی ور رومیہ کی امین ہی کہ اگر تو

ایمان ... تصدیق عیسیٰ کی ... جلایا تو تو نجات پاویگا اور اعمال کی امین ہی

... دی عیسیٰ نی ... جلایا ... جلایا تو وہ بیشک بندہ ہوچکا

... دلائل وافیہ کی اول امین ہی ... مقدسہ کی اعتقاد تمام نصاریٰ کی

اللہ واحد ہی احد ہی قدوس ہی فرد ہی صمد ہی نہ اوسنی کسی کو جنا نہ اوسکی

جنا نہ اوسکا کوئی ساجہی ہی وہ قدرت والا ہی خالق ہی عادل ہی رحیم ہی حی

ہی قیوم ہی اپنی کام کا مختار ہی اور سننی والا اور دیکہنی والا اور صاحب ادراک

اور عالم اور جبار و قہار و دائم و بیزوال ہی نہ اوسکا کوئی ضد ہی نہ شبیہ نہ مثل نہ

مانند نہ اوسی جہل ہی نہ غفلت ہی نہ اونگہائی نہ نیند اور صفات اوسکی ایسی نہیں

کہ ایک دوسری پر غالب ہو اسطرح پر کہ اوسن دوسری کو بند کر رکہی ور لغو کر ڈالی اور

اللہ تعالیٰ کو واحد احد ہمنی اسوسطی کہا تو تصاعد سی احتراز ہو کیونکہ تصاعد کا اعتقاد

کرنا کفر ہی اگر کوئی کہی تم باپ بیٹا روح قدس ثابت کرتی ہو اور اس سی تصاعد

لازم آتا ہی کہین ہم تصاعد تب لازم آوی جب ہم کہین کہ ہر ایک اون تینو سی الہ

واحد ہی اور دوسری الگ ہی ولیکن ہم تو یہ کہتی ہین کہ وہ تینو الہ واحد ہین ایک ونین سی

بن دوسری کی کچھہ نہین کرتا [illegible] کہتا ہو کہ [illegible] اگلی صفتین [illegible] سطرح یہان [illegible] کی نسبت اپیطرح

اگلی آسمانی کتابونسی اور قرآن سی ثابت ہوتی ہین لیکن [illegible] کا اکہ

سی آسمانی کتاب مین کہلکر نہین بلکہ اشارہ بہی نہین [illegible] خود اسپر [illegible] کریو

اور انصاف سی دیکہو یہ صفتین او [illegible] کی جو مذکور ہوئین [illegible] کہان ہین جو کہ

اولیا اور انبیا مین بہی نہین [illegible] بلکہ اونمین رحم کی صفت [illegible] لب [illegible]

اثر کہا تہا یہان تک کہ چنال [illegible] حد سی [illegible] چنانچہ انجیل مین مسطور ہی

اور یہ نصاری اگرچہ تصاعد سی منکر ہوا جاتا ہی لیکن تثلیث کا قول [illegible] کیا ہی او

تصاعد کی آمیزش سی خالی نہین اور [illegible] یہ ہی کہ توحید سی گی برہنا اور دو یا جدا

ثابت کرنا بیہودہ دلائل اور [illegible] کہتا ہی کہ [illegible] نہ اوسنی کسیکو جنا نہ اوسکو کسینی جنا نہ

اوسکا کوئی شریک ہی اسمین اشارہ ہی کہ اللہ تعالی مخلوقات کی سب صفتونسی منزہ ہی

اور عیسیٰ کو جو ہم بیٹا کہتی ہین سو اس معنی سی نہین کہتی کہ وہ خدا کا مولود ہی خدا کی جورو نی

اوسی جنا ہی نعوذ باللہ لیکن وہ بیٹا ہی اور ہم اسکی کیفیت سی واقف نہین کہ کسطرح کا بیٹا ہی

جو کچہہ لکہا ہی اوسپر ہم ایمان لائی ہین اور اوسکو ترک نہین کرتی کیونکہ ہماری عقلین اوسکو

دریافت نہین کر سکتین اور یہ بہی ممکن نہین کہ ہم تبعیض و تجزیہ کی قائل ہون یعنی کہین کہ

عیسیٰ خدا کا جزو ہی کیونکہ جو شخص یہ بات کہی وہ بیشک کافر ہی بلکہ ہم پر لازم ہی کہ کتاب اللہ

مین جو کچہہ لکہا ہی اوسی سنین اور تصدیق کرین انتہی کہتا ہو مین یہانسی انکی کم فہمی و عنادو

خیال کیا چاہیی بہلا جب ثابت ہوا کہ خدا مخلوقات کی صفتونسی پاک ہوتا ہی تو عیسیٰ

کسطرح خدا ٹہرینگی اونمین تو سب صفتین مخلوقونکی ظاہر ظہور باتفاق موجود تہین اور بیٹا یا

حقیقی ہوتا ہی یا مجازی اگر حقیقی کہینگی تو تولید لازم آویگی اور تولید باتفاق کفر ہی پس

مسیح کو مجازی بیٹا کہیں یا بالکل ابن کا اطلاق ہی چھوڑ دیں جیسا مسلمانوں نے
چھوڑ دی ہی لیکن نصاریٰ بالکل اطلاق اس واسطی نہیں چھوڑتی کہ اونکی نزدیک انجیل منسوخ
و محرف نہیں پس کوئی صورت باقی نہیں سوا اسکی کہ مجازی بیٹا کہیں یعنی عیسیٰ مسیح
خدا کا بیٹا نہیں لیکن جسطرح بیٹا عزیز و مطیع و شفقت کردہ ہوتا ہی اسیطرح عیسیٰ خدا کا مطیع
اور پیارا ہی پس چاہیے کہ اسی معنی کی قائل ہوں کیونکہ یہی عقل و نقل دونوں سی درست ہی یہ نہیں
کہ تثلیث حق ہی لیکن ہم سمجھتی نہیں کیونکہ یہ ہٹ دہرمی اور نادانی ہی تثلیث کسی آسمانی
کتاب سی ثابت نہیں اور عقل بھی اوس سی منکر ہی پس اسکی قائل ہونگی تو محققین و مقلدین
سبکے نزدیک احمق ٹھہرینگی رہا یہ کہ انجیل میں بیٹے کا لفظ آیا ہی سو اوسمیں کیوں کہہ اٹکتی
ہیں ذوق سی اوسکو مجاز پر محمول کریں یہ نسبتیں مجاز کی کلام میں واقع ہوا کرتی ہیں دیکھو سفر
کی امت کو بھی بیٹا کہا گیا ہی پھر کیا وہ مسیح کی بیٹی ہو جائینگی اور دیکھو زبور کی ۲ میں ہی کہ تو
میرا بیٹا ہی میں آج کی دن تجھے جنا پس یہاں صاف صریح تولید کا ذکر ہی اور تولید کا قائل ہونا
باتفاق نصاریٰ و مسلمین کی کفر ہی پس یہ قول باتفاق مجاز پر محمول ہی اسیطرح بیٹی کی لفظ
کو مجاز پر محمول کرو اور اس حمل کرنی پر قرینہ بھی موجود ہی لِاَنَّ المَجَازَ بِالمَجَازِ یُوْمِنُوْن
اور فارقلیط روح القدس کا ذکر جو انجیل میں ہی بیشک مراد اس سی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہیں اور مشاہدات یوحنا اس دعوی کا مصدق ہی دوستی تامل و انصاف سی دیکھو اور
اگر بن باپ پیدا ہونیسی کچھہ شبہہ پڑتا ہو تو آدم پر خیال کریں کہ باتفاق نہ ماں رکھتی تھی نہ
باپ اور عبریہ کی ۷ میں ہی کہ ملکی صدق ایک کاہن کا تھا بی پدر و بی مادر مجہول النسب
اسکی عمر کا آغاز و انجام نتھا **فصل** رسالہ المقابلہ میں ہی کہ عیسویوں کی مطابق
آدمی اپنی فعل کا مختار ہی خدا خالق بدی کا نہیں بلکہ بدی شیطان سی ہے یا انسانکی خواہش نفس سی

اور نیکی خدا سے ہی یا وہ تو انسان سے ہین کہتا ہو ممکن ہے دشمن آتش پرست کا بھی مذہب ہے
یزدان نیکی پیدا کرتا ہی اور اہرمن بدی سو اسمین لازم آتا ہی کہ عالم کی دو خالق ہون اور یہ
شرک ہی دوسرا جواب یہ بھی لازم آتا ہی کہ حقتعالی کو کم قدرت [illegible] اور شیطان یا انسانکو زیادہ
[illegible] کہ عالم مین بہت سی خیر کم تیسرا جواب [illegible] خیال کی [illegible] مین بھی گمراہ ہوتی ہین اور کلام کی
رو سے بھی [illegible] ہون جسنے اوسی گمراہ کیا اور اشعیا کی ۴۵ مین ہی کہ مین [illegible] بناتا ہون اور
تاریکی پیدا کرتا ہون مین سلامتی بناتا ہون اور خلل کرتا ہون و [illegible] رومیون کی ۹ مین تصریح
تمام ہی کہ ربقا جب اسحق سے حاملہ ہوئی ہنوز لڑکی پیدا نہوئی تھی اور نہ نیک و بد [illegible] تہا کہ
اوس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹی کی اطاعت کریگا تو ظاہر ہوی کہ خدا کا ارادہ
کی موافق ہی کامون پر موقوف نہین [illegible] لکھا ہی کہ مینی یعقوب سے محبت کی اور عیص سے
عداوت کہی پس ہم کیا کہین [illegible] بی انصافی ہی ایسا نہین کہ وہ موسی سے کہتا ہی مینی
جس پر رحم کیا اوسپر رحم کرونگا اور جسپر مہر کی اوسپر مہر کرونگا پس یہ نہ مرید کی ارادہ پر نہ
دوندہ کی دو پر بلکہ خدای رحیم کی رحم پر موقوف ہی کتاب فرعونسی کہتی ہی کہ مینی اسی لیے تجھے
بڑہایا کہ تیری وسیلہ سے اپنی قدرت ظاہر کرون اور میرا نام تمام زمین مین مشہور ہووی پس وہ
جسے چاہتا ہی رحم کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی سخت کرتا ہی پس تو یہ مجھسے کہیگا کہ پھر وہ کیون ملامت
کرتا ہی کون اوسکے ارادہ سے مقابل ہو سکتا ہی ای آدمی تو کون ہی جو خدا سے تکرار کرتا ہی کیا
مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہی کہ تونے مجھے کیون ایسا بنایا اور کیا کمہار کل مختار نہین کہ وہ
ایک ہی مٹی مین سے ایک ظرف نفیس اور دوسرا خسیس بناوی اور کیا ہوا اگر خدا نے ارادہ
کیا کہ اپنی غضب کو ظاہر اور قدرت کو ہویدا کری غضب کے ظرفونکو جو تباہ کرنیکے لائق تھے
برداشت کی تا اپنی حشمت کی فراوانی کو اون ظرفون پر جو اوسنے حشمت کی لیے آگے بنائی ظاہر
کری

رہی اُنہی نصاریٰ کی دستی مین سچی نبی کی یہ نشانی ہی کہ اگلی پیغمبرونکو نہ جھٹلاوی اور اونکی برخلاف
نکہی مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قران مین خدا کی اگلی کلام سی بہت سا برخلاف کہا ہی
چنانچہ توریت و انجیل مین ہی کہ ایک جورو کی سوا اوسکی جیتی جی دوسری کرنا نا روا ہی سو قران
مین اوسکی برخلاف چار چار جوروان ایک ساتہہ کرنا ہر مرد کو درست کہا اور موسی کی پاکیزگی
و پرہیزگاری توریت مین ان باتون سی پائی جاتی ہی کہ جیسا حقتعالی نی ابتدا مین آدم کی لیی
مقرر کیا تہا اوسکی موافق موسی نی بہی ایک ہی شادی کی اور عیسی کی پرہیزگاری مشہور ہی
پر محمد صلی اللہ [illegible] آلہ وسلم کی بہت سی جوروان تہین کہتا ہون مین سچ ہی محمدی شرع مین کتنی
اگلی [illegible] ہوئین چنانچہ اونٹ کا گوشت اور خرگوش کا شکار کرنا موسی کی عہد
مین حرام تہا ہماری وقت مین حلال ہو گیا لیکن نسخ اگلی ہی سی چلا آیا ہی کیونکہ باتفاق
یہود و نصاری و مسلمین کی آدم کی شریعت مین درست تہا کہ بہائی اپنی اوس بہن سی
جو توام نہو نکاح کری پہر سب متفق ہو گئی کہ بعد آدم کی یہ امر حرام ہی اور دو بہنونکی ساتہ
اکہٹا نکاح کرنا یعقوب کی شرع مین روا تہا موسی کی عہد مین منسوخ ہو گیا چنانچہ کتاب
بیدائش کی ۲۹ اور احبار کی ۱۸ مین مسطور ہی اور باتفاق یہود و نصاری کی اللہ تعالی
نی ابراہیم کو بیٹی کی ذبح کرنیکا حکم دیا بعد ازان منسوخ کیا اگر نصاری کہین عیسی نی فرمایا تہا کہ
مین توریت وغیرہ کو ضائع کرنی نہین آیا بلکہ پورا کرنی آیا ہون کہو مین عیسی نی توریت
وغیرہ کی تکمیل کی مگر سب جگہہ نہین بعضی جگہہ تکمیل ہی بعضی جگہہ نسخ ہی اور اگر سب جگہہ
تکمیل ہی تو شراب کو بہت سا پینا اگلون نی منع کیا تہا اور نبیون اور خاص لوگون
کو مطلق شراب پینا منع تہا چنانچہ سفر الحساب کی ۶ مین و شعیا کی ۵ مین اور ۲۸ مین اور
[illegible] مین اور کتاب قضاۃ کی ۱۳ مین اور دانیال کی ۵ مین مسطور ہی پس چاہیی تہا کہ عیسی بالکل

اوس عقل کھونیوالیکا پینا منع کردیا کہ کہین ہتی کی ۲۸ باب ۱ اور رومیہ ۱۴ باب اور قرنتیہ کی ۵
اور قرنتیہ کی ۵ مین سی شراب کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہی اور مرقس مین ہی کہ عیسیٰ ع
کی پاس سولی دیتی وقت شراب لیگئی اور اوسنے نہ پی تولیکن ہم نصاری گمراہ بلکہ کافر ہین
کہ باوجود منع کی چھوٹی بڑی انکی دائم الخمر ہین اور سوا اسکی توریت مین سبت کی ماننی
کی نہایت تاکید ہی چنانچہ خروج کی ۲۰ مین ہی اور حضرت عیسیٰ ع نی سبت کا ماننا موقوف
کردیا یہانتک کہ یہودیون نی اسی سبب سی اونکی مارنیکا ارادہ کیا اور ابتک کہتی ہین
کہ ہماری توریت مین لکھا ہی سبت کو مانتی رہو جب تک آسمان و زمین ہی سوا اس سی
عیسیٰ ع کی رسالت بھی باطل ہوتی ہی کیونکہ اونہون نی سبت کا ماننا موقوف کیا پس
اسکی جواب مین نصاری کو ضرور ہی کہ مسلمانونکی طرح یہود سی کہین تمہاری توریت محرف
ہی اور پیدائش کی ۱۷ مین ہی کہ خدا نی ابراہیم سی فرمایا تو میری عہد کو قائم رکھ اور تیری
بعد تیری اولاد پشت بہ پشت سو وہ عہد یہ ہی کہ تم مین سی ہر ایک فرزند نرینہ ختنہ
کراوی میرا اور تمہاری بیچ یہ عہد کی علامت ہوگی اور تمہاری قومین ہر ایک لڑکی کا خانہ زاد
ہو یا زرخرید یا پردیسی ختنہ کیا جائیگا اور میرا عہد تمہاری جسمونمین ابدی عہد ہوگا اور وہ فرزند
نرینہ جو نامختون ہو جسکی بدن کی کھلڑی کٹی نہو وہ اپنی قوم سی کٹ جاوی کہ اوسنی میرا عہد
توڑا انتہی اور یہ سنت حضرت موسیٰ ع کی عہد مین بتاکید تمام جاری کی گئی اور کتاب یوشع
کی ۵ مین بھی اسکی تاکید ہی اور لوقا کی ۲ مین ہی کہ عیسیٰ ع پیدا ہوکی آٹھ دن کی بعد مختون
ہوا اور چارون انجیلون سی ختنی کا امتناع ثابت نہین ہوتا لیکن نصاری یہ سنت نہین ادا
کرتی اور موسیٰ ع کی عہد مین اکثر کبیرہ گناہون پر قتل تھا سو عیسیٰ ع کی عہد مین موقوف ہوگیا
اور قول اوسکا ایک جورو کی سو غلط ہی کیونکہ موسیٰ ع کی وقت مین دو جورو ایک ساتھ

گئے بارہ روا تہا چنانچہ استثنا کی ۱۳ باب سے معلوم ہوتا ہی اور اگر ہم مان لین کہ موسیٰ کی عہد مین دو کرنا
روا نہ تہا جیسا نصاری کہتی ہین تو انہین کی زبانی نسخ کا جواز ثابت ہو جاویگا کیونکہ
باتفاق ابراہیم کی تین جوروان تہین سارہ ہاجرہ قطورا پس معلوم ہوا کہ موسیٰ نی
اوس حکم کو منسوخ کیا اور ایک جورو کا حکم رکہا سو اوسی حکم پر عیسیٰ بہی چلی آئی پہر جب
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئی یہ حکم موسوی منسوخ ہوا اور پہلا حکم ابراہیمی
بدستور قائم ہوا اور پیدایش کی ۲۹ اور ۳۰ مین ہی کہ یعقوب کی چار جوروان ایکساتھ
تہین لیا و راحیل و بلہا و زلفا اور سموئیل کی سفر ثانی مین ہی کہ داؤد نی بہت عورتین
اور سے زیادہ عورتونسی ازدواج کیا اونہین مین سی ہین اخینفام و ابیغال و معخا و حجیث
و ابیطال و عجلہ اور اوسیکے ۱۱ مین ہی اوسکی جورو کا حال اسیطرح سی بیان کیا ہی
اور اسفار الملوک کی سفر اول مین ہی کہ سلیمان کی پاس سو بیبیان تہین اور تین سو
سریتین اور کتاب القضاۃ کی ۸ مین ہی کہ جدعون کی ستر بیٹی تہی سو اسطیکہ اونہون
نی بہت سی عورتونسی نکاح کیا تہا اور آدم کا ایک جورو پر قناعت کرنا اسکی
دلیل نہین ہوسکتا کہ ایک کی سوائی دوسری روا نہو کیونکہ اوسوقت مین ضرورت
تہی اور عورتین کہانسی آتین جو آدم بیاہ لیتی اسی ضرورت کی بابت اونکی وقت مین روا تہا
کہ ایک جہول کا بیٹا دوسری جہول کی بیٹی سی بیاہا جائی اور عیسیٰ کا بیاہ نکرنا مسلمانون کی
نزدیک شذوذ و عدم اتفاق پر محمول ہی اور یہود مردود کہتی ہین وہ نامرد ہون گی
اور جب اونسی کہا جاتا ہی کہ وہ کہوڑیکو چنگا کرتی تہی اور مردہ کو زندہ ایسی کسطرح
نامرد ہوتی کہتی ہین تقدیر کی چاک کو عیسیٰ کی سوئی رفو نہین کرسکتی اور حق یہ ہی کہ
شادی نکرنی سے نقص کچھ نہین ثابت ہوتی سب نصاری کہتی ہین کہ ہماری سوا تمام

ہیں مسلمان ہو یا یہود یا مجوس یا ہنود سب کافر ہیں یا سو سطیکہ نجات مسیح کی ساتھ
ایمان لانی پر موقوف ہی جو کوئی یہ اعتقاد کرتا ہی کہ شریعت کی اتباع سی نجات حاصل ہوتی ہی
وہ کافر ہی کیونکہ شرع نی نجات کو عیسیٰ کی نام پر منحصر کر دیا ہی پس جب اوسکی نام کی ساتھ ایمان
حاصل ہوا نجات حاصل ہو گئی کہتا ہوں میں اگر صرف ایمان نجات کی واسطی کافی ہوتا تو مسیح نیک
عملوں یا ہمیشہ نماز پڑھنی پر تقید نکرتی لیکن اونہون نی تقید کی پس معلوم ہوا کہ جسطرح اور
نیک عمل تزکیہ نفس کی اسباب اجزا ہیں اسیطرح مسیحؑ کی ساتھ ایمان لانا بھی تزکیہ کا ایک سبب
اور جزو ہی متی کی ۱۹ باب میں ہی کہ ایک نی عیسیٰ سی کہا ای اچھی استاد میں کونسا عمل کرون
جو حیات ابدی پاؤن عیسیٰ نی کہا تو مجھی اچھا کیون کہتا ہی اچھا تو سوا اوس ایک کی کوئی
نہیں لیکن تو اگر حیات چاہتا ہی تو قتل نکر زنا نکر چوری نکر جھوٹھی گواہی نی ماں باپ کی تعظیم کر دو
اپنی ہمسائی کو برابر دوست رکھہ اوسنی کہا میں جوانی سی آج تک ان سب باتوں پر عمل کرتا ہوں سو اب اور
مجھہ میں کیا لائق ہو بتا فرمایا اگر تو کمال چاہتا ہی تو اپنا سب مال متاع لٹا دی پھر آ کر میری پیروی
کر اس سی ثابت ہو کہ نجات بی اتباع شرع کی نہیں ملتی کیونکہ عیسیٰ نی اسیکو حیات
ابدی پانیکا سبب بتایا یہیں سی معلوم ہوا کہ یہ قوم فرنگ [illegible] رہی نصرانی پن کا رنگ ڈھنگ نہیں
رکھتی کیونکہ مسیحؑ کی احکام نہیں مانتی اور اونکی سنتوں پر نہیں چلتی محض اسواسطی آپ کو عیسیٰ کا
پیرو مشہور کرتی ہیں تا خلق کی طبیعت کہ اتباع شریعت کی خوگر ہو رہی ہی اونسی نفرت نکری
کیا تو نہیں دیکھتا کہ یہ لوگ گلا گھونٹا جانور اور مردہ جانور اور سور اور خون اور بتون پر کی قربانی
کہاتی ہیں باوجودیکہ نص صریح حلت ذبیح و حرمت غیر ذبیح پر واقع ہی اعمال میں ہی کہ پطرس
شمعون دباغ کی مکان میں تہا ناگاہ ایک خوان آسمان سی اترا کہ اوسمیں سبطرح کی چھی اور
پرندی تہی اور آواز آئی کہ ای پطرس ذبح کر اور کہا اور موسیٰ کی شرع میں [illegible] کا ناواجب تہا

اور یہانتک توریت مین موجود ہی کہ تو سور نکہا اور جانور کا خون نکہا کیونکہ یہ اوسکی جان ہی پس ثابت ہوا کہ بہتی خون کی نکالنا اونکی واسطی ذبح کرنا ضرور ہی اورعمال مین ہی کہ تون بت کی قربانیان اور خون اور گلا گہونٹا جانور نکہا اور زنا نکرو اگر تم انسی بچوگی تو نیک ہوگی لیکن یہ لوگ ہوای نفس کی پیرو ہین اعمال شرع سی جو کچہہ اوسکی مرضی کی موافق ہی کرتی ہین اور جو نہین موافق نہین کرتی اور اکثر انکی پادری توریت و انجیل کی ور تو نسی استنجا کرتی ہین اور کسی چیز کو ناپاک نہین جانتی اور آبدست نہین لیتی اور یہی سب انجیلی کتابین جو مروج و مشہور ہین و نکہین کہین اسبات کا نشان نہین کہ نجات مسیح کی ساتہہ ایمان لانی پر منحصر ہی اور اگر اسپر منحصر ہو تو لازم آوی کہ اگلی امتین سب یا اکثر کافر و گمراہ ہون کیونکہ وہ مسیح سی بیخبر تہین اور اگر قطع نظر اس نقصان سی تسلیم کیا جاوی کہ نجات مسیح کی ساتہہ ایمان لانی پر موقوف ہی تو اس سی کافر ہونا مسلمانونکا ثابت نہوگا کیونکہ ہم بہی مسیح کا ایمان کہتی ہین اور اونکو نبی مرسل جانتی ہین اور ایمان لاتی ہین یہ ضرور نہین کہ جسکا ایمان لاوی وسی خدا جانی دیکہو مسلمان و نصاری سب اگلی پیغمبرونکی اور فرشتونکی ساتہہ ایمان رکہتی ہین اور کسیکو خدا نہین کہتی ہان یہود و ہنود کہ مسیح کا ایمان نہین رکہتی البتہ کافر ہین اور انجیل لوقا مین ہی کہ عیسی نی صلیب پر فرمایا ای باپ انکی مغفرت کر کیونکہ یہ نہین جانتی ہین کہ کیا کرتی ہین یہانسی معلوم ہوا کہ وہ باپ سی کم تہی نہین تو دعا نمانگتی اور تامل کیا چاہی کہ جب قاتل عیسی کی مغفور ہوئی تو ہم جو اونکو بزرگ جانتی ہین کسطرح مقہور ہونگی انجیل مرقس کی تمامی مین ہی کہ عیسی نی فرمایا جو میری ساتہہ ایمان لاوینگی اونکی ساتہہ یہ علامتین ہونگی کہ میری نام سی دیو و نکو ہکا وینگی سانپونکو اوٹہالینگی اور اگر کوئی کشندہ چیز پیوینگی تو نہین ضرر نکریگی اور جسپر بیمار پر ہاتہہ دہرینگی چنگا ہو جاویگا سو شاید انجیل کی منسوخ ہونیسی پیشتر سچی ایماندار عیسائیونمین موجود تہی چنانچہ

صاحب ہدو دکا ذکر قران مین موجود ہی لیکن اب حضرت عیسی نصرانی سی عیسی کی کرامت اور معجزے کی بنائی ہوئی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی یہی امر ان کی شرع کی منسوخ ہونی پر اور انکی مردود ہونی پر دلالت کرتا ہی اس کتاب مین کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و عیسیٰ کی دشمنونکی اسطی ایک جیچ کا سا دہما کہ ہی اسیقدر بیان کیا گیا اور جسی زیادہ تشریح و تفصیل کی طلب ہو وہ صولۃ الضیغم کی طرف رجوع کری اوسوقت انکی گمراہی سی بخوبی آگاہی حاصل ہوگی اور اگلی وقت مین اس سبب سی کہ نصاری کا عمل نہتا اور زور و شور اس دین منسوخ کا پنہان تہا اگلی عالمون نے انکی رد کی طرف کم توجہ فرمایا لیکن اس زمانہ کی عالمون پر فرض و واجب ہی کہ انکی دین کی ابطال کی کوشش مین لا ازقتہ رفتہ یہی لوگ خلق کثیر کو گمراہ کر ڈالین گی اور یہ گمان نہ چاہیی کہ رد لکھنی سی کفار کا نفع نہین ہوتی پہر کیا فائدہ کیونکہ جب مین صولۃ الضیغم لکہہ چکا اور دس پانچ جگہہ یہ امر مشہور ہوگیا انگریزی ولایت اور روم پادریون سی اور مجہسی بحث کرادی آخر مین خدا کی مدد سی اون پر غالب ہوا اب اونکی فرقون مین سی جو نئی نئی کرسٹان ہوئی ہین دو شخص میری پاس آکر مسلمان ہوگئی و الحمد للہ رب العالمین

نظم عاشقا مختصر کر اپنا کلام بہیج احمد پر اب درود و سلام
کر تو ورد زبان اوسیکا نام تا ہو ایمان پر تیرا انجام

لراقمہ عجین بفضل خدای عزوجل و نت



ترتیب این رسالہ خوب گفت ہاتف
کتاب عجیب سال تاریخ ہم
بود مرغوب ۱۲۴۸

احمد عفا اللہ لہ

اور ۱۱۲ از بوئین ہی مبارک بندہ ہی وہ جو خدا سی ترسان ہین اور اوسکی فرمانشو سنی بہایت خوش ہی اوسکا تخم زمین پر زور آور ہوگا پرہیزگارونکی نسل مبارک ہوگی اسکی گہر مال اور دولت